خلافت ، خواتین کے حقوق اور سیاسی کردار کی درخشندہ مثال!

مارچ، اپریل 2012ء

نصرۃ میگزین



انشاءاللہ، غداروں کے دن اب گنے جا چکے ہیں

نُصرۃ میگزین

مارچ،اپریل 2012ء

Index

www.hizb-ut-tahrir.org www.hizb-ut-tahrir.info

مسلمانوں کو اقوام متحدہ کی لازمی مخالفت کرنی چاہیے جو بڑی طاقتوں کا استعماری آلہ ہے

"۔۔۔۔۔۔اقوام متحدہ کا ادارہ بنیادی طور پر تین عالمی طاقتوں کے درمیان ایک معاہدے کی بنیاد پر وجود میں آیا تھا جن کی سربراہی اُس وقت روزولٹ، چرچل اور سٹالن کر رہے تھے۔ وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ اس طرح کے عالمی ادارے کا قیام اُن کی اپنی ریاستوں کے مفاد میں ہے۔ آج یہ پوچھا جانا چاہیے کہ انہوں نے یہ معاہدہ کیوں کیا اور پھر اُس بنیاد پر تصوراتی وجوہات کیوں قائم کیں" مارک مازور (Mark Mazower)۔

حال ہی میں روس اور چین کی طرف سے اقوام متحدہ کی قرارداد، جو شام کے صدر بشارالاسد کو ہٹانے کے لیے تھی، کے خلاف دہرے ویٹو نے عالمی تنقید کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے اور ایک بار پھر اقوام متحدہ کو ایسے استعماری آلہ (Colonial tool) کے طور پر بے نقاب کیا ہے، جو عالمی طاقتوں کو مسلم دنیا میں اپنے مفادات کا تحفظ کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ اقوام متحدہ میں یہ حالیہ کشمکش ۲۰۰۳ میں عراق جنگ پر ہونے والے ووٹ کی۔۔ ہے جس نے شام کی صورتحال پر عالمی طاقتوں کے مابین شدید اختلافات کو واضح کر دیا ہے۔ جس کی وجہ ان ممالک کے جدا قومی مفادات ہیں۔ اس سے پہلے بھی روس اور فرانس نے عالمی سطح پر عراق پر فوج کشی اور صدام حکومت کا تختہ اُلٹنے کا قانونی جواز حاصل کرنے کے لیے کی جانے والی اینگلو امریکن (Anglo-American) کوششوں کو ویٹو کر دیا تھا۔

اس بار روس اور چین جیسی طاقتیں بشر الاسد کی حکومت کو طول دے کر خطہ میں اپنے سٹریٹجک مفادات حاصل کرنے کے لیے اکٹھی ہو گئی ہیں، جبکہ امریکہ، فرانس اور برطانیہ اس کے برعکس منصوبہ رکھتے ہیں۔ لیکن دونوں دھڑے (camps) اپنے مزموم مقاصد کو چھپانے کے لیے اور اقوام متحدہ میں اپنی اپنی پوزیشن کو جواز فراہم کرنے کے لیے "انسانی ہمدردی" کی زبان کا استعمال کر رہے ہیں۔ تاہم اس تمام ظلم و جبر کا افسوسناک ترین پہلو وہ بے لوث حمایت ہے جو مسلم حکمرانوں کی طرف سے اقوام متحدہ جیسے غیر جمہوری ادارہ کو دی گئی ہے۔ مسلم حکمران یہ یقین رکھتے ہیں کہ اقوام متحدہ کے ذریعے قانونی جواز حاصل کر کے اور بڑی طاقتوں کی منت سماجت کر کے مسلم دنیا کے مسائل حل کیے جا سکتے ہیں۔ جبکہ تاریخ ہمیں اس کے بالکل برعکس سبق سکھاتی ہے۔

۱۹۴۵ میں اپنے قیام کے بعد سے، اقوام متحدہ کا ادارہ ہمیشہ دنیا پر بڑی طاقتوں کی اجارہ داری مسلط کرنے کے لیے استعمال ہوا ہے۔ شاید ہی کسی اور قوم کو اقوام متحدہ سے اتنا نقصان پہنچا ہو جتنا مسلم اُمہ کو ہوا ہے۔ مغرب نے UN کو مسلمانوں کی زمین تقسیم کرنے کے لیے استعمال کیا جیسا کہ بنگلہ دیش کی پاکستان سے علیحدگی، بوسنیا کی تقسیم اور مشرقی تیمور کی انڈونیشیا سے علیحدگی۔ مزید برآں، امریکہ نے UN کو استعمال کرتے ہوئے ۱۹۴۸ میں اسرائیل کے قیام کی صورت میں اُمت کے دل میں ایک گہرا خنجر گھونپا، اور اس کے بعد اس کے وجود کو برقرار رکھنے کے لیے ۱۹۷۲ سے اب تک ۲۷ بار ویٹو کا حق استعمال کر چکا ہے۔

مغربی طاقتوں کے ایماء پر اقوام متحدہ نے مسلمانوں کو ایک دوسرے سے الگ تھلگ کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ۱۹۹۰ میں ایران، عراق، افغانستان اور سوڈان پر سخت ترین پابندیاں عائد کی گئیں، جو لاکھوں مسلمانوں کی موت کا سبب بنیں۔ 60minutes کے ایک پروگرام میں جب میڈیلین البرائیٹ سے ۵۰ لاکھ عراقی بچوں کی موت کے متعلق سوال کیا گیا تو وہ کہتی ہے "میرا خیال میں یہ بہت ہی مشکل انتخاب ہے لیکن قیمت۔۔۔۔ہم سمجھتے ہیں اس قیمت کی اہمیت ہے"۔ مزید براں مغرب نے صومالیہ پر حملہ آور ہونے کے لیے اقوام متحدہ کو استعمال کیا، جبکہ عراق اور افغانستان پر قابض ہونے کے لیے بھی اسی ہتھیار کو استعمال کیا گیا۔

دیگر بڑی طاقتیں بھی اقوام متحدہ کا تمسخر بنا کر مسلمانوں کے قتلِ عام کا بدنامِ زمانہ ریکارڈ رکھتی ہیں۔ چیچنیا کے مسلمانوں کا قتلِ عام اور مشرقی ترکستان (چائنا کا صوبہ سنکیانگ) میں مسلمانوں کا بلا امتیاز قتل کروانے میں اقوام متحدہ کا کردار نہ ہونے کے برابر ہے۔ روس اور چین دونوں نے بار بار اقوام متحدہ کو اس ظلم کی تحقیقات سے روکا۔ اس سے یہ واضح ہے کہ بڑی طاقتیں اسلام اور مسلمانوں کو دبانے کے لیے پوری کوششیں کر رہی ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

يُرِيدُونَ لِيُطْفِؤُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ()هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُون

"یہ لوگ اپنی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ اپنے نور کو پورا پھیلا کر رہے گا خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اُسے پورے کے پورے دین پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو"۔ (سورۃ الصف ۸،۹)

اقوام متحدہ کا مسلمانوں کے خلاف مجرمانہ ریکارڈ، مسلم اُمہ کے اتحاد کو دُبانے کی کوششوں اور امریکہ اجارہ داری نہ روکنے کی قابلیت کو دیکھتے ہوئے یہ ناقابل یقین ہے کہ کیوں مسلم دنیا کے حکمران آنکھیں بند کر کے اقوام متحدہ کے سامنے جھکے ہوئے اور اُس کی عزت وتکریم کرتے ہیں۔ ان حکمرانوں نے حقیقت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کو دھوکہ دیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَخُونُواْ اللّهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُواْ أَمَانَاتِكُمْ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ

''اے ایمان والو، جانتے بوجھتے اللہ اور اُس کے رسولؐ کے ساتھ خیانت نہ کرو، اپنی امانتوں میں غداری کے مرتکب نہ ہو''۔(سورۃ الانفال ۲۷)

کسی بھی شعور رکھنے والے حکمران کو تھوڑی سی عقل کا استعمال کر کے اب تک اِس بات کا احساس ہو جانا چاہیے تھا کہ اقوام متحدہ کے ساتھ تعلقات کا خاتمہ انھیں استعمار کے خلاف جنگ اور اُمت مسلمہ کی عزت کی حفاظت کے لیے بہترین مواقع فراہم کرے گا۔ ایسے مسلمان جو اس اُمید پر اقوام متحدہ کی بے سدھ رسی کو تھامے ہوئے ہیں کہ وہ انہیں اس صورتحال سے نجات دلائے گی، تو انہیں اس آیت سے سبق لینا چاہیے:

وَلاَ تَرْكَنُواْ إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللّهِ مِنْ أَوْلِيَاء ثُمَّ لاَ تُنصَرُونَ

''ان ظالموں کی طرف ذرا نہ جھکنا ورنہ جہنم کی لپیٹ میں آجاو گے اور تمہیں کوئی ایسا ولی اور سرپرست نہ ملے گا جو اللہ سے تمہیں بچا سکے اور کہیں سے تم کو مدد نہ پہنچے گی''۔(سورۃ ھود ۱۱۳)

آج یہ کڑوی حقیقت ہے کہ ایک طرف تو مسلم حکمران اقوام متحدہ کے ساتھ وفاداری کا عہد کیے ہوئے ہیں تو دوسری طرف بڑی طاقتوں کو اقوام متحدہ کی حدود (بے بسی) کا اچھی طرح اندازہ ہے، جس وجہ سے وہ اسلام کے احیاء کو دبانے کے اپنے ناپاک ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں۔ شام کے معاملے میں امریکہ اور برطانیہ (بالکل اس طرح جیسا انہوں نے ۲۰۰۳ میں عراق جنگ کے موقع پر کیا تھا) بشار الاسد کے اقتدار کو گرانے کیلئے متبادل ذرائع تلاش کر رہے ہیں۔انہوں نے شام میں اپنے سٹریٹجک مفادات کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے قطر اور ترکی سے مدد حاصل کی ہے۔

بڑی طاقتوں کے ظلم وجبر اور دنیا کے استحصال کے لیے اُن کا آلہ کار، یعنی اقوام متحدہ، سے بچاؤ کا واحد راستہ ایک طاقتور اسلامی ریاست کا قیام ہے۔ حقیقت میں یہ عثمانی خلافت کی یورپ کی طرف پیشقدمی ہی تھی جس نے یورپی ممالک کو Westphalia کے معاہدے اور عالمی قوانین مرتب کرنے کے لیے اُبھارا تھا۔عثمانی خلافت عالمی قوانین کے خلاف اس قدر مضبوطی سے قدم جمائے ہوئے تھی کہ کئی سالوں تک وہ اس قابل رہی کہ ریاست سے جنگ کرنے والے ممالک کو اپنی شرائط پر، اُمت کے وسائل سے دستبردار ہوئے بغیر اور اسلامی اقدار پر سمجھوتہ کیے بغیر امن معاہدوں پر مجبور کرتی رہی۔

مسلمانوں کو اقوام متحدہ سے بالکل مدد نہیں مانگنی چاہیے بلکہ اُنہیں چاہیے کہ خلافت کو دوبارہ قائم کرنے کے لیے اپنی کوششوں کو دُگنا کریں اور خلیفہ کو بیعت دیں جو بڑی طاقتوں کے خوفناک حملوں سے اُن کی حفاظت کرے گا۔مسلم نے العرج اور انہوں نے ابو ہریرہ کی اتھارٹی پر بیان کیا ہے، اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: الامامُ جنه یقاتلُ من ورائه ویتقی به ''خلیفہ ایک ڈھال کی مانند ہے جس کے پیچھے سے لڑا جاتا ہے اور تحفظ حاصل کیا جاتا ہے''۔

⊗⊗⊗

''حقیقی تبدیلی کی پکار - خلافت ہمارا مستقبل ہے''

خلافت کے خدوخال پیش کرنے کے لئے حزب التحریر کی خواتین ممبران کا لاہور میں سیمینار

حزب التحریر کی خواتین اراکین نے لاہور میں ''**حقیقی تبدیلی کی پکار - خلافت ہمارا مستقبل ہے**'' کے عنوان سے سیمینار منعقد کیا۔ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے **حزب التحریر** کی اراکین نے کہا کہ انسانوں کے بنائے ہوئے تمام نظام ناکام ثابت ہو چکے ہیں اور انسانیت ایک بار پھر نئے نظام کی تلاش میں ہے۔ انھوں نے بتایا کہ کس طرح اسلام انسانیت کو درپیش سیاسی، معاشی اور معاشرتی مسائل کو حل کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم امت عظیم افرادی قوت، قدرتی وسائل جیسے تیل، گیس، کوئلہ، سونا، چاندی، یورینیم وغیرہ سے مالا مال ہے۔ دنیا کے چند بڑے دریا اور بہترین زرعی زمینیں بھی مسلم دنیا یعنی پاکستان، ترکی، عراق اور مصر میں ہی موجود ہیں۔ اس کے علاوہ دنیا کی تمام اہم سمندری تجارتی گزرگاہیں مثلاً نہر سویز، آبنائے ہرمز اور آبنائے ملاکہ وغیرہ مسلم علاقوں میں پائی جاتی ہیں۔ مقررین نے کہا کہ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ مسلم امہ غدار ایجنٹ حکمرانوں اور سرمایہ دارانہ کفر نظام سے نجات حاصل کرے اور ایک خلافت کے تحت متحد ہو کر اسلام کے احکامات نافذ کرے جس کے نتیجے میں وہ ان عظیم افرادی وقدرتی وسائل کو امت کی بہتری کے لیے استعمال کر سکے گی۔ انھوں نے کہا کہ ماضی میں بھی جب مسلمانوں نے اسلام کو ایک مکمل نظام کے تحت نافذ کیا تھا تو نہ صرف 1300 سال تک ان کی حکومت دنیا کے تین براعظموں تک پھیلی ہوئی تھی بلکہ انھوں نے سیاست، معیشت، تعلیم، طب، سائنس غرض زندگی کے ہر شعبے میں ترقی کی اور اسلام نے انصاف کے ساتھ تمام شہریوں کے مسائل حل کئے۔ مقررین نے کہا کہ یہ امت اپنی ماضی کی عظمت کو دوبارہ بحال کر سکتی ہے اگر وہ کفار کی گھڑی ہوئی ان مصنوعی سرحدوں کو گراتے ہوئے ایک بار پھر خلافت کے پرچم تلے متحد ہو جائے۔ نیز اسلام کو ایک مکمل ضابطہ حیات کے طور پر نافذ کرے۔ انھوں نے کہا کہ ہمارے پاس صرف یہی وہ واحد راستہ ہے جس کے ذریعے امت کو حقیقی تبدیلی کی جانب گامزن کیا جا سکتا ہے۔ مقررین نے کہا کہ اس وقت ہم تاریخ کے ایک اہم موڑ پر کھڑے ہیں جب پوری مسلم دنیا میں مسلمان خلافت کے قیام کے ذریعے اسلام کے مکمل نفاذ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ مسلم خواتین بھی عالمی سطح پر اس مقصد کے لیے متحرک ہو چکی ہیں لہذا پاکستان کی خواتین کو بھی اپنی بہنوں کے شانہ بشانہ اس جدوجہد میں شریک ہونا چاہیے۔ آخر میں مقررین نے کنونشن میں شریک خواتین کو دعوت دی کہ وہ بھی **حزب التحریر** کے ساتھ مل کر خلافت کے قیام کے فرض کو پورا کریں۔

شہزاد شیخ (پاکستان میں حزب التحریر کے نائب ترجمان)

خلافت - خواتین کے حقوق اور سیاسی کردار کی درخشندہ مثال!

مورخہ ۱۰ مارچ ۲۰۱۲ کو عالمی خواتین خلافت کانفرنس سے امیر حزب التحریر شیخ عطاء ابن خلیل ابو الرشتہ کے افتتاحی خطاب کا ترجمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معزز بہنو!

اسلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

سب تعریفیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے ہیں۔اُس کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں اُس کے رسول ﷺ پر، اُن کی آل پر، اُن کے اصحابؓ پر اور اُن کے حقیقی پیروکاروں پر۔

میری بہنو!

آپ ایک عظیم اُمت کا حصہ ہیں۔

﴿ كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ﴾

''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے واسطے پیدا کیئے گئے ہو تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو'' (آل عمران: 110)

وہ اُمت جس کی تاریخ عظیم الشان ہے۔وہ اُمت جو اسلام کے نور اور اس کے انصاف کے ساتھ پوری دنیا پر چھا گئی۔ وہ اُمت جس کی طاقت اُس دینِ حق میں تھی جس کے ذریعے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مرد اور عورت دونوں کو یکساں مخاطب کیا۔ اُس کے بندے (مرد اور عورت) اُس ربِ عظیم سے دعائیں کرتے ہیں کہ وہ انہیں اس دنیا اور آخرت میں بہترین رزق عطا کرے اور اُن کے رب نے اپنے بندوں (مردوں اور عورتوں) سے اپنے انعام واکرام کا وعدہ کر رکھا ہے۔

﴿ رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلاَ تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لاَ تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ( ) فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لاَ أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَى بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ ﴾

''اے اللہ! جو وعدے تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے سے کیے ہیں، ان کو ہمارے ساتھ پورا کر اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا، بیشک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔ جواب میں اُن کے رب نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع کرنے والا نہیں ہوں، خواہ مرد ہو یا عورت'' (آل عمران: ۱۹۵-۱۹۴)

ان الفاظ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس اُمت (مردوں اور عورتوں) کو مخاطب کیا ہے۔ مومن مرد اور عورتیں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے ہیں، اُس جنت کو حاصل کرنے کے لیے کہ جس کی وسعت آسمان وزمین سے زیادہ ہے اور جو متقی لوگوں کے لیے بنائی گئی ہے۔ یقیناً یہ لوگ دنیا میں بھی کامیاب ہیں اور آخرت میں بھی کامیاب ہوں گے۔ ان مومنین کے ایمان نے دنیا کے اندھیروں کو نور میں بدل دیا، اُن کی ریاستِ خلافت نے حق کو قائم کیا اور انصاف کو پوری دنیا تک پھیلایا۔ اور ان مومنین کے خلفاء نے بادلوں کو مخاطب کر کے کہا وہ جس جگہ چاہیں برسیں، مگر وہ جہاں بھی برسیں گے وہ اسلام کی سرزمین ہی ہوگی۔ اُن کی خلافت مضبوط ہونے کے بعد انصاف اور حق کے علم کے ساتھ پوری دنیا تک پھیل گئی، مگر اُس کے بعد اُن کے ایسے جانشین ہوئے جنہوں نے خلافت اور اسلامی حکمرانی کو کھو دیا۔

یقیناً رسول ﷺ نے سچ فرمایا تھا:

''اسلام کی گرہیں ایک ایک کر کے کھلیں گی، جب بھی کوئی گرہ کھلے گی تو لوگ اگلی گرہ کو پکڑ لیں گے، سب سے پہلے حکمرانی کی گرہ کھلے گی اور سب سے آخر میں نماز کی'' (الحاکم، احمد)

چنانچہ، اُن کی سرزمین کو ۵۰ حصوں میں تقسیم کر دیا گیا اور اُن کی دولت کو لوٹ لیا گیا۔ جب ان مومن مردوں اور عورتوں نے، جو صدیوں تک اسلام پر مضبوطی سے قائم رہے، اس دین میں غفلت برتی، تو کُفار کو یہ موقع ملا کہ وہ اس دین پر اپنے افکار کے ذریعے حملہ آور ہوئے، اس سے پہلے کہ وہ عسکری حملہ کرتے۔ کُفار نے کبھی براہِ راست خود اور کبھی اپنے ایجنٹوں کو استعمال کرتے ہوئے اُمت میں کفریہ افکار اور باطل نظریات کو پھیلانا شروع کیا۔ صورتحال اس نہج پر پہنچ گئی کہ کافر اقوام نے مسلمانوں اور اسلام پر انگلیاں اٹھانی شروع کر دی اور خصوصاً یہ پروپیگنڈہ شروع کیا کہ اسلام عورت کے حقوق سلب کرتا ہے اور مسلمان عورت گھر میں ایک قیدی کی طرح ہے جس کا نہ تو خاندانی زندگی میں کوئی کردار ہے اور نہ ہی سیاسی وقومی معاملات میں کوئی اثر۔ یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ یہ الزام لگانے والے کون لوگ تھے؟ وہ کہ جنہوں نے عورت کی عزت ووقار کو روند ڈالا ہے اور وہ جنہوں نے عورت کو اشتہاری مہموں میں استعمال ہونے والی ایک شے بنا دیا ہے، اور تمام مردوں کی جنسی تسکین پوری کرنے کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ وہ مرد جو چاہتے ہیں کہ وہ ایسا لباس پہنے جس سے وہ برہنہ ہو، وہ مرد جو اُس کے جسم کے خدوخال دیکھ کر اُس کی قیمت لگاتے ہیں۔ مسلمانوں اور اسلام پر الزام لگانے والے وہ ہیں، جن کے معاشروں میں عورت کی زندگی عذاب بن چکی ہے، جہاں اُسے اپنی زندگی کے لیے بھرپور جدوجہد کرنی پڑتی ہے اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو اُس کی مدد کے لیے کوئی بھی موجود نہیں بلکہ وہ اپنی عزت کو بیچ کر اپنا پیٹ پالتی ہے۔ مسلمانوں اور اسلام پر الزام لگانے والے وہ ہیں، جن کے معاشروں میں مغربی تہذیب نے عورت کو اس مقام تک گرا دیا ہے کہ اُس کا وقار ختم ہو چکا ہے اور وہ گھروں، بازاروں اور دفاتر میں بکنے والی ایک شے بن چکی ہے۔ آج وہ اتنی مظلوم ہے کہ اُسے کسی کی ضرورت ہے جو اُسے غلیظ

مغربی تہذیب سے نجات دلائے۔ اُسے کسی کی ضرورت ہے جو اُسے استعماری کفار کے تعفن زدہ افکار سے آزاد کرائے، جو عورت کے حجاب کو پسماندگی کی علامت سمجھتے ہیں اور اُس کے برہنہ ہونے کو ترقی کی علامت۔ جو شادی کے ذریعے خوشگوار خاندانی زندگی کو قدیم روایت کہتے ہیں اور اس کے برعکس، بغیر شادی کے خاندان بنانا اور ہم جنس شادیوں کے ذریعے خاندان بنانے کو ترقی یافتہ خاندانی زندگی سمجھتے ہیں اور اس غلیظ طرزِ زندگی پر فخر کرتے ہیں۔ یقیناً اُن کے اخلاقی معیار گمراہی پر مبنی اور غلیظ ہیں۔

﴿ لَهُمْ قُلُوبٌ لاَّ يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لاَّ يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لاَّ يَسْمَعُونَ بِهَا أُوْلَـٰئِكَ كَالأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُوْلَـٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴾

''جن کے دل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے اور جن کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے نہیں دیکھتے اور جن کے کان ایسے ہیں جن سے نہیں سنتے۔ یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ یہی لوگ غافل ہیں'' (سورۃ الاعراف:179)

اے معزز بہنو!

اسلام نے عورت کو اُس دور میں بلند ترین مقام دیا جب اُس کا مقام جانوروں کے قریب تھا۔ نہ صرف یہ کہ عربوں کے دورِ جاہلیت میں، بلکہ اُس وقت کی ترقی یافتہ اقوام یعنی روم اور فارس میں بھی عورت کا یہی حال تھا۔ مغربی تہذیب کے پیروکار معاشروں میں آج بھی عورت کو تجارت اور جنسی تسکین کے لیے خرید وفروخت کیا جا رہا ہے۔ اُن معاشروں میں عورت کی قدر و قیمت اُس کے حسن، مال و دولت یا خاندان (یعنی باپ یا شوہر) کی وجہ سے ہے۔ کم ہی اُس کی علمی یا تخلیقی صلاحیت کی وجہ سے اُس کی قدر ہوتی ہے۔ دوسری طرف، اسلام نے قوانین کے ذریعے عورت کے حقوق کی ضمانت دی ہے۔ یہ عزت و وقار نہ تو اُس کی خوبصورتی کی وجہ سے ہے اور نہ ہی اُس کے مال یا خاندان کی وجہ سے، بلکہ صرف ایک انسان اور اللہ کے غلام ہونے کی حیثیت سے۔ بلکل اُسی طرح جس طرح اُس کے بھائی (یعنی مرد) کے حقوق کا تحفظ انسان اور اللہ کے غلام ہونے کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔

رسول ﷺ نے اس طرح عورت کو مخاطب کیا:

﴿ نعم، انما النساء شقائق الرجال ﴾

'' ہاں، یقیناً عورتیں مردوں کی جڑواں ہیں'' (سنن ابوداؤد)

اور فرمایا:

﴿ استوصوا بالنساء خیراً . . ﴾

''عورتوں سے اچھی طرح پیش آؤ...'' (سنن ابن ماجہ)

اسلام میں عورت کی مثال سیدہ خدیجہؓ کی ہے جنہوں نے بعثت کے بعد رسول ﷺ کا ہر طرح سے ساتھ دیا۔ اسلام میں عورت کی مثال سمیہؓ کی ہے جو اسلام کی پہلی شہیدہ تھیں، جو اس دعوت پر ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ذرا بھی کمزور نہ پڑیں۔ اسلام میں عورت کی مثال اُم عمارہؓ اور اُم منیعہؓ کی ہے جنہوں نے بیعتِ عقبہ الثانی میں رسول ﷺ کو نصرہ اور حکمرانی کی بیعت دی۔ اسلام میں عورت کی مثال عائشہؓ کی ہے جو فقیہہ اور عالمہ تھیں اور اُنہوں نے ہزاروں احادیث کو روایت کیا۔ اسلام میں عورت کی مثال اُم سلمہؓ کی ہے جنہوں نے حدیبیہ کے نازک موقع پر رسول ﷺ کو انتہائی قابلِ مشورہ دیا۔ اسلام میں عورت کی مثال خولہؓ بنتِ ازور کی ہے جنہوں نے اپنی بہنوں کے ہمراہ بلا خوف وخطر مسلمان قیدیوں کو آزاد کروایا اور دشمن پر غلبہ حاصل کیا، کیونکہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا قرب اختیار کرنے والی، دین میں مضبوط اور اس عارضی دنیا پر آخرت کو ترجیح دینے والی تھیں۔ اسلام میں عورت کی مثال خانسہؓ القادسیہ کی ہے جنہوں نے اپنے چاروں بیٹوں کے شہید ہو جانے پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اُس پروردگار نے اُنہیں چار شہداء کی ماں کا رتبہ عطا کیا۔ اسلام میں عورت کی مثال اُس مومنہ کی ہے جس نے عمرِ فاروقؓ کا اُن کے گھر میں سامنا کیا اور اُن سے اس قدر بحث کی کہ وہ کہنے لگے'' جاہلیت میں ہماری حالت فلاں فلاں طرح حالت تھی اور ہم عورتوں کو کوئی حیثیت نہیں دیتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے آیات نازل کیں اور عورتوں کو حقوق عطا کیے''۔ اسلام میں عورت کی مثال اُس مومنہ کی ہے جس نے عمرِ فاروقؓ کا مسجد نبوی میں محاسبہ کیا یہاں تک کی اُنہوں نے اپنی رائے واپس لے لی اور فرمایا'' یہ عورت حق پر ہے اور عمر غلطی پر تھا''۔ اسلام میں عورت کی مثال قاضی شفاء اُم سلیمان کی ہے جنہوں نے خلیفہ کے چناؤ میں اپنی رائے دی جب عمرؓ کے وصال کے بعد عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے مردوں کی طرح اُن سے بھی رائے لی کی وہ عثمانؓ اور علیؓ میں سے کس کا انتخاب کریں گی۔ یہ وہ وقت تھا جب دوسری اقوام میں حکمران الٰہی اختیارات کے مالک سمجھے جاتے تھے اور وہ کسی بھی شخص سے اپنے انتخاب، تاج پوشی یا اطاعت میں رائے لینے کے پابند نہ تھے۔ اسلام میں عورت کی مثال فاطمہؓ کی ہے جنہوں نے جنت کے سرداروں حسنؓ اور حسینؓ کی پرورش اور تربیت کی۔ اسلام میں عورت کی مثال زینب بنتِ حسین کی ہے جنہوں نے کربلہ کے سانحے پر صبر کرتے ہوئے یزید کا سامنا کیا اور خلافت پر بزورِ قوت قابض ہونے اور امام حسینؓ کو قتل پر اُسے انتہائی سختی سے مخاطب کیا۔

معزز بہنو!

یہ وہ انداز ہے جس میں اسلام نے عورت کے مقام کو اُس کے گھر اور ریاست میں بلند کیا ہے، جس کی مثالیں اظہر من الشمس ہیں۔ ایک اور انداز جس میں اسلام نے عورت کے مقام کو بلند کیا ہے، وہ اسلامی معاشرے میں عورت کی دیکھ بھال اور حفاظت کی صورت میں ہے۔ اسلام نے عورت پر اپنا نفقہ حاصل کرنے کے لیے کام کرنے کو فرض قرار نہیں دیا، بلکہ یہ اُس کی اپنی مرضی پر چھوڑا ہے کہ اگر وہ چاہے تو کام کرے اور اگر چاہے تو نہ کرے۔ اُس کے نفقہ کی ذمہ داری اُس کے باپ، بھائی اور شوہر پر عائد کی ہے اور کسی رشتہ دار کے نہ ہونے کی صورت میں خلیفہ اُس کا نگہبان ہوتا ہے۔ اس طرح عورت کو صرف زندہ رہنے کے لیے مشکل اور پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ اگر وہ بھوکی ہے تو خلیفہ اپنی کمر

پر کھانا لا دکر اُس تک پہنچاتا ہے۔ جب وہ پکارتی ہے،اے معتصم! تو خلیفہ اُسے بچانے کے لیے افواج متحرک کرتا ہے۔ اگر وہ مدد کے لیے پکارتی ہے،تو خلیفہ محمد بن قاسم کی قیادت میں ایک لشکر روانہ کرتا ہے اور وہ لشکر اُس بادشاہ کا تخت الٹا دیتا ہے جس نے مسلمان عورت کے جہاز کو لوٹا اور اُسے قیدی بنایا۔ اسلام میں عورت جب غیر محفوظ ہوتی ہے،تو مسلم افواج کا سپہ سالار قطبیہ اُس کی عزت پر حملہ کرنے والے کو گرفتار کرتا ہے اور اُس مجرم کی طرف سے سونے اور چاندی کے خزانے کو اُس کی رہائی کے بدلے قبول کرنے کو رد کر دیتا ہے اور یہ کہتے ہوئے اُسے قتل کرنے کا حکم جاری کرتا ہے''اللہ کی قسم !تم دوبارہ کبھی مسلمان عورت کو تنگ نہیں کرو گے''۔

اسلام میں عورت کا مقام بلند ہے، جہاں وہ ایک حاملِ دعوت ہے، وہ رسول ﷺ کی مدد کرنے والی انصاریہ ہے،وہ اسلام پر ثابت قدم رہنے والی ہے،وہ پہلی شہید ہے، وہ پہلی ڈاکٹر ہے، وہ فقیہہ اور عالمہ ہے،وہ سیاست دان ہے۔ وہ مسلمانوں کے سرداروں کی پرورش کرنے والی ماں ہے،اور ساتھ ہی ساتھ وہ خلیفہ کا انتخاب بھی کرتی ہے اور اس کا محاسبہ بھی۔ وہ ایک قاضی بھی ہے اور وہ ایک عزت بھی ہے جس کی حفاظت کی جاتی ہے۔

معزز بہنو!

یہ تھیں مسلمان عورتیں، رسول ﷺ کے دور میں اور اُن کے بعد خلفاء راشدین کے سنہری ادوار میں ۔انشاء اللہ خلافتِ راشدہ الثانی کے قیام کے بعد یہ دور پھر لوٹے گا جب مسلمان عورتیں اپنی اسلاف کی طرح مضبوط، ثابت قدم اور حق گو ہوں گی ،اور حق کو بیان کرنے میں کسی خوف اور ملامت کی پرواہ نہیں کریں گی۔

آج ہم اس سنہری دور کا آغاز دیکھ رہے ہیں جب مسلمان عورتوں نے لیبیا، تیونس، مصر اور یمن میں جابر حکمرانوں کو اُکھاڑنے کے لیے مردوں کے شانہ بشانہ جدوجہد کی، جبکہ شام کے حکمران کے سامنے آج کی مسلمان عورت کسی خوف کے بغیر کھڑی ہے۔ آج کی مسلمان عورت نے مغربی سیکولرز کے اس گمان کو روند ڈالا ہے کہ شرعی لباس میں ملبوث عورت سیاسی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لے سکتی۔ اللہ ان کو تباہ کرے، یقیناً ان کے خیالات اور قیاس گمراہ کن ہیں۔ اُن کی تمام قیاس آرائیاں پانی کی طرح بہہ چکی ہیں اور مسلمان عورتوں کا طوفان دیکھ کر ان کی آنکھیں چندھیا گئی ہیں۔ حجاب، جلباب اور نقاب پہنے مسلمان عورتوں کی صورت میں انہیں اپنا زوال دکھائی دے رہا ہے۔ ان عرب تحریکوں میں بہت کم ہی عورتیں حجاب، جلباب یا نقاب کے بغیر نظر آ رہی ہیں۔

یہ ہیں مسلمان عورتیں جو اپنے دین میں ثابت قدم ہیں چاہے عرب علاقوں میں یا پھر دیگر مسلم علاقوں میں۔ انتہائی مشرق میں بحرالکاہل کے ساحل پر انڈونیشیا سے لے کر بحرِ اوقیانوس کے ساحل پر مراکش تک اور شمال میں وسطی ایشیاء کی جابر حکومتوں (ازبکستان، قزاقستان، تاجکستان) سے لے کر بحرِ ہند میں موریطانیہ تک۔ پوری دنیا دیکھ رہی ہے کہ عرب شہروں میں مسلمان عورتیں فلسطین کی پاک سرزمین پر یہودی وجود کا مقابلہ کر رہی ہیں جہاں انہیں قید کیا گیا ہے اور تشدد کا نشانہ بھی بنایا گیا ہے۔ اور اسی طرح وسطی ایشیاء میں ظالم حکمرانوں کے ظلم کا مقابلہ کر رہی ہیں جہاں انہیں تشدد اور قید کا سامنا ہے۔ دونوں مواقع پر مسلمان عورتیں بلاخوف و خطر ظلم کا مقابلہ کر رہی ہیں۔

معزز بہنو!

یہ ہیں آپ لوگ، یعنی مسلمان عورتیں۔ یہ آپ ہی ہیں جو خلافت کے قیام کے لیے جدوجہد کر رہی ہیں، جو اُمت میں عظیم ترین سیاسی کام ہے، اور یہ آپ ہی ہیں جو آج اس عالمی خواتین خلافت کانفرنس میں شریک ہیں۔ آپ نے مومنات کی خوبیوں کو اپنی شخصیات کا حصہ بنا لیا ہے، جو اس دین کی داعیہ ہیں، جو اس پر ثابت قدم ہیں اور مسلمان ہیروؤں کی پرورش کر رہی ہیں، جو گھرانے کی محافظ ہیں اور اُمت کو نصیحت کرتی ہیں۔ آپ اس دین کے تقاضوں سے آگاہ ہیں، خواہ وہ اقتصاد کے متعلق ہو یا پھر تعلیم و معاشرت کے متعلق۔ آپ آج اندرونی اور بیرونی سیاست میں اُمت کی حفاظت کے لیے پُر عزم ہیں۔ آپ خلافت کے قیام اور خلیفہ کے انتخاب کی جدوجہد کا حصہ بنتے ہوئے ایک سیات دان ،فقیہہ اور عالمہ بھی ہیں۔

حزب التحریر نے صرف مردوں کو خلافت کے فرض ادا کرنے کے لیے متحرک نہیں کیا، بلکہ ہماری دعوت عورتوں کے لیے بھی ہے۔ ہماری رائے ہے کہ خلافت کا قیام ہر قابل مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ یہ جدوجہد خلافت کے قیام کے لیے بھی ہے جیسا کہ بیعتِ عقبہ الثانی میں مسلمان عورتوں کی شمولیت سے ظاہر ہے جو ریاستِ مدینہ کے قیام کے لیے ہوئی تھی ، اور خلافت کے قیام کے بعد بھی جیسا کہ عمرؓ کی وفات کے بعد عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے اس عمل سے ظاہر ہے جب انہوں نے عثمانؓ اور علیؓ کے مابین چناؤ کے لیے ہر مسلمان مرد اور عورت کی رائے لی۔ آج ہم مسلمان، مرد اور عورتیں، خلافت کے دوبارہ قیام کی جدوجہد کا حصہ ہیں کیونکہ اس کے قیام کا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حکم دیا ہے اور یہی مسلمانوں کے عزت و وقار کو لوٹائے گی، انشاء اللہ۔ اور ہمیں اس کے قیام کا یقین ہے کیونکہ رسول ﷺ نے خلافت کے تباہ ہونے کے بعد ظلم کے دور کے خاتمے اور دوبارہ خلافت کے قیام کی بشارت دی ہے۔ یقیناً اس ظلم کے دور کا خاتمہ ہو گا اور خلافتِ راشدہ کی صورت میں اسلام کی حکمرانی اور غلبے کا دور لوٹے گا۔

''تم میں دورِ نبوت رہے گا جب تک اللہ چاہے گا، پھر جب اللہ چاہے گا تو اسے ختم کر دے گا۔ پھر نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت قائم ہو گی، وہ تم میں رہے گی جب تک اللہ چاہے گا، پھر جب اللہ چاہے گا تو اُسے ختم کر دے گا۔ پھر کاٹ کھانے والی خاندانی حکومت ہو گی، وہ تم میں رہے گی جب تک اللہ چاہے گا، پھر جب اللہ چاہے گا، اُسے ختم کر دے گا۔ پھر جابرانہ حکومت کا دور ہو گا، وہ تم میں رہے گا جب تک اللہ چاہے گا، پھر جب اللہ چاہے گا اُسے ختم کر دے گا۔ پھر نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت قائم ہو گی'' پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے (مسند احمد و مسند طیالسی

بقیہ صفحہ نمبر 10 پر>>>

وسطی ایشیاء اور خلافت کی دعوت

وسطی ایشیاء اپنی جغرافیائی اہمیت، بیش بہا تیل اور گیس کے وسائل اور ایسا آمرانہ حکومتی ڈھانچہ جو بیرونی مداخلت میں مددگار ثابت رہا ہے کی وجہ سے ہمیشہ سے دنیا کی توجہ کا مرکز رہا ہے۔اس وجہ سے عالمی استعماری اور دیگر علاقائی طاقتیں ان ممالک میں اپنے ایجنٹوں کے ذریعے اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے سرگرم ہیں۔تاریخ میں اس خطے نے ہمیشہ بڑی طاقتوں کو اپنی طرف متوجہ کیا ہے اور آج بھی بڑی طاقتیں مثلاً امریکہ، برطانیہ، روس، چین، بھارت وغیرہ اس خطے میں ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار ہیں جسے عالمی سیاست میں 'New Great Game' کہا جارہا ہے۔اس عالمی تناظر میں ہمارے لیے انتہائی اہم ہے کہ ہم اس خطے میں موجود ممالک کے اندرونی حالات کے متعلق آگاہی رکھتے ہوں تاکہ خلافت کے قیام کے بعد اس خطے کے لیے ایک واضح پالیسی مرتب کی جاسکے۔

سوویت یونین کے انہدام کے بعد تمام وسطی ایشیائی ممالک میں اسلامی تحریکوں (بشمول جہادی تنظیموں) کی مقبولیت میں بے پناہ اضافہ ہوا۔اپنی آراء اور جذبات کا اظہار کرنے کے لیے روایتی طور پر اعتدال پسند وسطی ایشیائی عوام کا رجحان اب زیادہ سیاسی اور سرگرم انداز اور ذرائع کی طرف مائل ہورہا ہے اور وہ ایسی جماعتوں کا حصہ بن رہے ہیں جو موجودہ ریاستی ڈھانچوں کے قائم کردہ سیاسی اداروں کے ذریعے روایتی سیاست کے قائل نہیں ہیں۔

اچھی شرح خواندگی کے باوجود بیروزگاری کی بہت اونچی سطح نے ان ممالک میں ایسی فضاء کو جنم دیا ہے جہاں مایوسی اب عمل میں تبدیل ہوچکی ہے۔اس ابتر معاشی اور معاشرتی صورتحال نے عوام کو موجودہ نظاموں سے مایوس کر دیا ہے اور وہ 'خلافت' کے نظام کو ایک متبادل کے طور پر دیکھ رہے ہیں اور اس کے نفاذ کی خواہش رکھتے ہیں تاکہ اپنا اسلامی فرض پورا کرسکیں ۔

اس صورتحال نے حزب التحریر کو یہ موقع فراہم کیا کہ وہ معاشرے میں تحریک پیدا کرتے ہوئے عوام اور حکمرانوں میں مزید دوری پیدا کرے۔حزب التحریر اس تحریک کے نتیجے میں وسطی ایشیائی ممالک کے عوام میں بہت مقبول ہے اور اس کی کاوشوں کی بدولت آج وسط ایشیائی معاشرے حقیقی تبدیلی کے لیے تیار ہے۔

وسطی ایشیاء کی اسلامی تاریخ:

وسطی ایشیاء کئی صدیوں تک اسلامی تہذیب کا مرکز رہا ہے۔ساتویں صدی میں اسلام کے آغاز کے بعد سے ہی وسطی ایشیاء اسلامی ثقافت اور علم کے لیے زرخیز علاقہ رہا ہے۔اس خطے نے نامور مسلمان مفکر، محدث، فقیہہ اور حکمران پیدا کیے۔روحانی پیشوا ہوں، حکمران خاندان یا اسلامی فقہہ کے اُستاد، عرب کے بعد وسطی ایشیاء ہی صحیح معنوں میں دین اسلام کا محافظ رہا ہے۔یہ بات سمجھنا انتہائی ضروری ہے کہ وسطی ایشیاء کے مسلمان یہ تصور رکھتے تھے کہ روحانی اور سیاسی نظام دونوں کا کام دین کے بنیادی پیغام کی ترویج اور پھیلاؤ ہے۔اسلام کا یہ اصول ہی مسلمانوں کی فکری بنیاد تھا اور اس (روحانی اور سیاسی نظام کی) وحدت کو برقرار رکھنے پر تمام مسلمانوں کا اتفاق تھا۔

Russification:

یہ امر فطری تھا کہ وسطی ایشیاء کے مسلمان ۷۴ سالہ سوویت حکمرانی کے اختتام پر اپنی بنیاد یعنی اسلام کی طرف لوٹ جائیں۔اُس ۷۴ سالہ دور میں سوویت یونین کی طرف سے بھرپور کوشش کی گئی کہ اس خطے کے لوگوں کو ملحد کمیونسٹ شناخت دی جائے تاکہ یہ علاقے سوویت معاشرے کا فطری حصہ بن جائیں۔اس پورے دور میں قرآن اور عربی زبان پر مکمل پابندی لگائی گئی اور ہر طرح کی مذہبی نشرواشاعت، نشانات اور رسم ورواج پر بھی پابندی عائد تھی۔اس مہم کے نتیجے میں سوویت حکمران مسلمانوں کو اپنی اسلامی تہذیب اور ثقافت سے کاٹنے میں کامیاب ہوگئے اور یہاں کے عوام اسلام کے قوانین اور تفصیلات سے لاعلم ہونے کے باعث حقیقتاً بے عمل مسلمان بن کر رہ گئے۔اس کے باوجود اُن مسلمانوں نے اپنے شاندار ماضی کی تقدیس برقرار رکھی اور اپنی اصل شناخت کو محفوظ کیے رکھا۔سوویت دور کے اختتام پر وسطی ایشیائی مسلمانوں کے اذہان میں اسلام کی شکل اور اس کے تقاضے مبہم تھے، خاص طور پر یہ کہ اسلام کا معاشرتی اور سیاسی نقطہ نظر کیا ہے۔اس وجہ سے ان معاشروں میں عوام اس امر کی تلاش میں تھے کہ اسلام کس طرح ان کے ذاتی مسائل کو حل کرتا ہے اور وہ عوام کو ایک بہتر معاشرہ تشکیل دینے کے لیے کیا اجتماعی نظام دیتا ہے۔یہ وہ خلا تھا جسے اسلامی جماعتوں خاص طور پر حزب التحریر نے کامیابی سے پُر کیا۔حزب التحریر نے نہ صرف یہ کہ وسطی ایشیاء کے مسلمانوں کو ایک منفرد اسلامی شناخت مہیا کی بلکہ اُن کو ایک عملی لائحہ عمل بھی مہیا کیا کہ جس پر چل کر وہ اس دنیا میں اپنے معاشی حالت کو بہتر بنا سکتے ہیں اور ابدی فلاح بھی حاصل کر سکتے ہیں۔حزب التحریر کی ثقافت نے انتہائی کامیابی کے ساتھ اُمت میں موجود اس شناخت کے خلا کو پُر کیا اور اُمت کو اسلام کی بنیاد پر نشاۃ ثانیہ کا لائحہ عمل مہیا کیا۔

'اسلامی رجعت پسندی نے معاشرے میں موجود اُس خلا کو پُر کیا ہے جو کہ روایتی اسلام اور جدید سیکولرزم کے نتیجے میں پیدا ہوا'

(Zeyno Baran, S. Frederick Starr and Svante E.Cornell. Islamic Radicalism in Central Asia and the Caucasus. Policy paper, Washington D.C.: Silk Road Papar, 2006.

وادیِ فرغانہ:

وادیِ فرغانہ کو وسطی ایشیاء کا دروازہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ گنجان آباد علاقہ وسطی ایشیائی روایات اور رسم ورواج کا مرکز ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی تحریکوں کا گڑھ بھی سمجھا جاتا ہے۔ یہ علاقہ فطری طور پر اسلامی تحریکوں کے لیے بہترین علاقہ تھا اور حزب التحریر اس علاقے میں سب سے زیادہ مقبول جماعت ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے وسطی ایشیاء کا مرکزی علاقہ ہونے کی وجہ سے کسی بھی تحریک کے لیے اپنے پیغام کو موثر بنانے اور علاقے میں اپنا اثر ورسوخ قائم کرنے کے لیے یہ وادی بہترین ماحول مہیا کرتی ہے۔ وادیءِ فرغانہ کا علاقہ ازبکستان، کرغستان اور تاجکستان کے مخصوص حصے پر مشتمل ہے۔ پاکستان سے ریاستِ خلافت کے آغاز کے بعد اس علاقے کی اہمیت بہت زیادہ ہوگی۔

وسطی ایشیاء میں حزب التحریر کے اثر ورسوخ پر مغربی تھنک ٹینک کی متعدد رپورٹس:

وسطی ایشیائی حکمرانوں کی طرف سے حزب التحریر کے شباب پر مسلسل مظالم کے باوجود، حزب التحریر کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کی وجہ سے، مغربی دنیا اُس خطے میں موجود اپنے ایجنٹ حکمرانوں اور استعمار کے مفادات کے لیے حزب التحریر کے خطرے سے بخوبی واقف ہے۔

’چاہے اُن کے اہداف اور طریقہ کار مختلف ہوں، مگر اُوپر بیان کیے گئے تمام گروپ سیکولر نظام کا خاتمہ اور اسلامی خلافت کا قیام چاہتے ہیں۔ حزب التحریر ان میں واحد جماعت ہے جس کی ایک متعین آئیڈیولوجی ہے۔ نہ اُسامہ بن لادن، نہ مُلا عمر اور نہ ہی آئی ایم یو کے طاہر یلدشف نے اپنے اہداف اور لائحہ عمل کو ثابت کرنے کے لیے نظریاتی اور مذہبی بنیاد مہیا کی ہے۔ بلکہ ان اور دیگر مذہبی رہنماؤں نے حزب التحریر کے تفصیلی علمی اور فکری کام سے استفادہ حاصل کیا ہے جو کہ اس وقت وسطی ایشیاء میں سب سے مقبول جماعت ہے‘

(Zeyno Baran, S. Frederick Starr and Svante E.Cornell. Islamic Radicalism in Central Asia and the Caucasus. Policy paper, Washington D.C.: Silk Road Papar, 2006).

’حزب التحریر کے لیے دوسرا سب سے کامیاب علاقہ (برطانیہ کے بعد) وسطی ایشیاء ہے خاص طور پر ازبکستان، جہاں کے عوام سیاسی مظالم اور تباہ حال معاشی صورتحال سے انتہائی مایوس ہو چکے ہیں۔ حزب التحریر کی اس کامیابی کی وجوہات سوویت انہدام کے بعد پیدا ہونے والا نظریاتی خلا، ریاستی الحاد (State atheism) کے اختتام کے بعد عوام میں اسلام کو سمجھنے کی خواہش، مقامی علماء کی کمی جو کہ بیرونی ممالک سے علماء کے وسطی ایشیاء آنے پر منتج ہوئی، تحریکوں کا مارکسٹ لیننسٹ پراپیگنڈہ طریقوں پر عبور حاصل ہونا اور سب سے بڑھ کر ابتر معاشی اور معاشرتی صورتحال کی موجودگی ہے۔ حزب التحریر کا سب سے مضبوط مرکز ازبکستان ہے جہاں کی ابتر معاشی صورتحال اور ریاست کی جانب سے شدید سیاسی مظالم نے حزب کی حمایت میں اضافہ کیا ہے‘

(Ihsan Yilmaz(2010) 'The Varied Performance of Hizb ut-Tahrir: Success in Britain and Uzbekistan and Stalemate in Egypt and Turkey', Journal of Muslim Minority Affairs, 0: 0, 501 - 517)

حکمرانوں کا ردِ عمل:

وسطی ایشیاء کی پانچوں ریاستوں (ازبکستان، کرغستان، تاجکستان، کزاکستان اور ترکمانستان) کے آمر حکمران روسی کیمونسٹ پارٹی کے پرانے رکن ہیں اور اُسی طرزِ عمل پر چلتے ہوئے آج بھی ظلم وتشدد اور خوف وہراس کی بنیاد پر حکمرانی کر رہے ہیں۔ اُن کے مظالم کا نشانہ تمام مذاہب کے لوگ ہیں مگر اُن کی مخصوص توجہ مسلمانوں پر (ان کی تاریخی اہمیت کی وجہ سے) اور حزب التحریر پر (پُر خطر سیاسی تحریک ہونے کی وجہ سے) ہے۔ حکمران مسلمانوں سے خوفزدہ ہونے کی وجہ سے حکومتی عہدوں پر اُن کی تعیناتی میں بہت احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ وسطی ایشیاء کی تمام حکومتوں نے انتہائی سیکولر (تقریباً ملحد) طرزِ حکومت اپنایا ہوا ہے اور حزب کے کام کو روکنا اُن کے اہم ترین اہداف میں سے ایک ہے۔ یہ حکمران اپنی اور اپنے خاندان والوں کی تجوریاں بھرنے میں مصروف ہیں جبکہ اُمت مصائب کا شکار ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ حکمران اس بات پر مطمئن ہیں کہ سیاسی اور معاشی طاقت اُن کے ہاتھ میں ہے بجائے اس کے کہ وہ عوام میں مقبولیت کو اپنی طاقت کی بنیاد بنائیں۔ ان حکمرانوں کی جانب سے حزب کی حکومت پر تنقید کا جواب ایک ایسی مہم کی صورت میں نہیں ہے کہ جس کا مقصد عوام کے مسائل کا حل ہو بلکہ اس کے بالکل برعکس ان حکمرانوں نے مسلمانوں پر ظلم ڈھانے اور حزب کے شباب پر تشدد کرنے (اور انہیں شہید کرنے کی حد تک) کی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ جیسا کہ عرب حکمرانوں نے گزشتہ سال کی Arab Uprising سے پہلے بالکل ایسی ہی پالیسی اپنا رکھی تھی۔

خلافت کے لیے سیکیورٹی خطرات:

حزب وسطی ایشیاء کی سیاست پر باقی تمام تحریکوں سے زیادہ اثر رکھتی ہے اور خلافت کے قیام کے بعد اُمت کو ایک ریاست تلے متحد کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی۔ ذیل میں ہم اُن چند اہم چیلنجز کا جائزہ لیں گے جن کا سامنا خلافت کو اپنے قیام کے فوراً بعد کرنا پڑے گا۔

ا۔ علاقائی اور عالمی تعلقات (امریکہ، روس، چین، بھارت):

اس خطے کی اہمیت کی وجہ سے بہت سی استعماری اور علاقائی طاقتیں خلافت کے خلاف سرگرمِ عمل ہونگی۔ روس، اس علاقے میں سب سے زیادہ اثر ورسوخ رکھنے کی وجہ سے، خلافت کی وحدت کے لیے وسطی ایشیاء میں سب سے بڑا خطرہ ثابت ہوسکتا ہے۔ روس نے کئی دہائیوں تک اس علاقے پر حکمرانی کی اور آج بھی وسطی ایشیائی ممالک میں ایسی تحریکیں موجود ہیں جو سوویت دور کی طرف واپسی کی سوچ رکھتی ہیں۔ خلافت کو اس امر کو یقینی بنانا ہوگا کہ وسطی ایشیائی معاشرے میں اسلامی ثقافت کی ہنگامی

بنیادوں پر ترویج کی جائے اور عربی زبان کو ریاستی زبان کے طور پر پھیلایا جائے تا کہ روسی باقیات کا خاتمہ کیا جاسکے اور اُن بااثر لوگوں کے استعماری ذہن کو تبدیل کیا جاسکے جو کہ اب تک اس خطے میں روس کی قیادت کی سوچ رکھتے ہیں۔اس حقیقت کو مدِنظر رکھتے ہوئے کہ ایک واحد اسلامی خلافت کی سوچ وسطی ایشیاء میں انتہائی مقبول ہے، خلافت کو اس امر کو یقینی بنانا ہوگا کہ یہ فکر لوگوں میں مقبول رہے اور اس طرح غیر اسلامی افکار اور احساسات کی حوصلہ شکنی ہوا اور ان غیر اسلامی افکار کو ایک مسئلے کے طور پر دیکھا جائے۔

چین بھی اس علاقے کی ترقی میں دلچسپی لے رہا ہے اور ایسے ترقیاتی اور انفراسٹرکچر کے منصوبوں میں بھاری سرمایہ کاری کر رہا ہے جن کے ذریعے وسطی ایشیائی ریاستوں پر انتظامی اور سیاسی اثر ورسوخ قائم کر سکے۔موجودہ حالات میں چین کے اقدامات دراصل امریکہ کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کے خاتمے کے لیے کیے جا رہے ہیں۔مگر خلافت کے قیام کے بعد اسی صورتحال کا سامنا مسلمانوں کو بھی کرنا پڑسکتا ہے۔اس کے علاوہ روس، چین اور وسطی ایشیائی مملک نے اسلامی تحریکوں کا مقابلہ کرنے کے لیے کئی مشترکہ منصوبے شروع کر رکھے ہیں جس میں انٹیلیجنس کا تبادلہ بھی شامل ہے۔اس لیے خلافت کے قیام کے فوراً بعد ان مملک کے پاس ان علاقوں میں جاسوسی کا ایک نیٹ ورک پہلے سے ہی موجود ہو گا۔خلافت کو قیام کے فوراً بعد عوام کو انصاف مہیا کرنے اور خاص طور پر ظالم حکمرانوں کا جلد احتساب کرنے کے لیے جامع طور پر اسلامی قوانین کو نافذ کرنا ہوگا تا کہ عوام میں خلافت کی مقبولیت میں اضافہ ہو اور مسلمان خلافت کو حقیقی معنوں میں اپنے مسائل کا حل سمجھیں۔

بھارت وسطی ایشیاء کو اپنی توانائی کی ضرورت کو پورا کرنے اور سٹریٹجک وسعت حاصل کرنے کے لیے اہم سمجھتا ہے۔اس کے روس کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں اور وہ خلافت کے خلاف اقلیت اور فرقہ وارانہ کارڈ کی صورت میں پرانے حکمرانوں کی واپسی کو سپورٹ کرنے کی ممکنہ پالیسی اپنا سکتا ہے۔بھارت آج بھی پاکستان اور افغانستان میں حکومت مخالف تحریکوں کی خفیہ مدد کر رہا ہے اور یہی طریقہ کار خلافت کے خلاف بھی استعمال کر سکتا ہے۔

۲۔امریکی فوجی اڈے:

کرشی۔خاناباد ائیربیس ازبکستان کے جنوب میں واقع ہے جو کہ تاجکستان کے بارڈر کے بالکل قریب ہے۔مناس ائیربیس کرغستان کے شہر بشکیک کے شمال میں واقع ہے۔امریکہ نے ان دونوں اڈوں کو ۲۰۰۱ میں افغانستان پر حملے سے قبل استعمال کرنا شروع کیا۔امریکہ ان اڈوں کو اپنے فوجی دستوں کے قیام اور اپنے لڑاکا طیاروں اور بڑے کارگو جہازوں کی refueling کے لیے استعمال کرتا ہے۔ہر اڈے پر تقریباً ۱۰۰۰ امریکی فوجی اور نجی کنٹریکٹر مقیم ہیں۔امریکہ نے شنگائی کو اپریشن آرگنائزیشن کی جانب سے شدید دباؤ کے باوجود ابھی تک ان اڈوں کو خالی نہیں کیا۔خلافت چین اور روس کے ساتھ اس مشترکہ مفاد کو استعمال کرتے ہوئے امریکہ کی فوجی موجودگی کو اس خطے میں ختم کر سکتی ہے۔

۳۔پانی کا بحران:

وسطی ایشیاء میں پانی کا بحران اس علاقے کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ان مما لک کی زیادہ تر برآمدات زرعی اجناس کی شکل میں ہونے کی وجہ سے پانی کی ترسیل ایک اہم معاملہ ہے۔اس کا حل یہ ہے کہ اس پورے خطے (ازبکستان، کرغستان، تاجکستان) میں پانی کے ذخائر اور اس کی ترسیل کے نظام کو منظم کرنے کے لیے ایک واحد کنٹرول کا طریقہ کار موجود ہونا چاہیے اور آنے والی خلافت کو اس وحدت کو یقینی بنانا ہوگا۔یہ ایک ایسا عملی قدم ہوگا جو وسطی ایشیاء کے مسلمانوں کو اپنے قبائل، نسل اور میلانات کو پسِ پشت ڈالتے ہوئے حقیقی معنوں میں ایک ریاست میں ڈھالنے میں بہت مدد دے گا۔

۴۔منشیات، اسلحہ اور انسانی سمگلنگ:

دشوار گزار راستوں اور بڑے پہاڑی سلسلوں کی وجہ سے وسطی ایشیائی مما لک کی سرحدوں پر ہونے والی تجارت پر نظر رکھنا انتہائی مشکل کام ہے۔اس وجہ سے افغانستان سے لے کر روس تک منشیات، اسلحہ اور انسانوں کی سمگلنگ کی ایک بڑی صنعت بن چکی ہے۔منشیات اور اسلحہ مافیا ایک انتہائی بااثر علاقائی کھلاڑی بن چکا ہے اور خلافت کو بھی اس مسئلے کا سامنا کرنا پڑے گا۔کچھ مغربی رپورٹس کے مطابق بہت سے جہادی گروپ بھی اپنی کاروائیوں کے لیے اس تجارت کا سہارا لیتے ہیں۔خلافت کو بہت جلد افغانستان کو ریاست کا حصہ بنانا ہوگا تا کہ اس خطے میں پوپی کی فصل پر مکمل کنٹرول حاصل کیا جائے اور کوئی بھی قوت اس تجارت کے ذریعے اپنی اسلام مخالف سرگرمیوں کو فنڈ نہ کر سکے۔

۵۔توانائی کی پائپ لائنیں:

وسطی ایشیاء کی تمام گیس اور تیل کی پائپ لائنیں روس کی چھوڑی ہوئی ہیں۔امریکہ اس وقت TAPI (تاجکستان، افغانستان، پاکستان، انڈیا) پائپ لائن میں بھاری سرمایہ کاری کر رہا ہے جس کا مقصد وسطی ایشیاء کے تیل اور گیس کے ذخائر کے لیے متبادل راستہ قائم کرنا ہے۔امریکہ نیا Silk Route بھی قائم کرنے کا خواہاں ہے جس کا مقصد مشرق سے مغرب تک تجارت کے لیے زمینی راستہ قائم کرنا ہے۔خلافت کو امریکہ کو اس خطے سے نکالنا ہوگا اور ساتھ ہی ساتھ تجارت کے ذریعے روسی معاشرے میں اثر ورسوخ بڑھانے کی پالیسی اپنائی جاسکتی ہے۔روسی صنعتیں وسطی ایشیاء کے تیل، گیس اور زرعی اجناس پر کافی حد تک انحصار کرتی ہیں۔

نتیجہ:

وسطی ایشیاء کو خلافت میں ضم کرنا خلافت کے مستقبل کے لیے اور خطے کی حفاظت کے لیے انتہائی اہم ہے۔یہ ایک حقیقت ہے کہ وسطی ایشیاء اپنے قدرتی وسائل اور جغرافیائی اہمیت کی وجہ سے مشرق اور مغرب کے مابین تجارت کا مرکز بنتے ہوئے ایشیاء کا سب سے ترقی یافتہ خطہ بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔مگر وسطی ایشیاء کے عوام آج اپنی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے لیے بھی مشکلات کا شکار ہیں۔حزب اس خطے کے عوام میں (بشمول دیگر

بقیہ صفحہ نمبر 10 پر>>>

نوید بٹ (پاکستان میں حزب التحریر کے ترجمان)

جمہوریت - وہ نظام حکومت جسے سرمایہ دار جب چاہے خرید لے!

20فروری کو پارلیمنٹ نے بیسویں آئینی ترمیم برق رفتاری سے منظور کرلی۔ اس ترمیم کے ذریعے معطل اراکین قومی اسمبلی کی رکنیت بحال ہوجائے گی اور اگلے الیکشن ایک غیر جانبدار نگران سیٹ اپ کے زیرنگرانی انجام پائیں گے۔ یہ ترمیم قومی اسمبلی سے متفقہ طور پر منظور ہوئی جبکہ سینٹ میں صرف دو اراکین نے اس کی مخالفت میں ووٹ ڈالے۔ اس ترمیم کو بآسانی منظور کرانے کے لیے نہ صرف نام نہاد ترقیاتی رقوم استعمال ہوئیں بلکہ ریٹائر ہونے والے سینٹروں کے لیے مراعات میں بھی مزید اضافہ کردیا گیا۔ حکومت نے اس ترمیم کومنظور کرانے کے لیے رشوت کے طور پر 366ملین روپے ساٹھ سینٹروں میں تقسیم کرنے کے لیے جاری کیے جن میں وہ بیس سینیٹرز بھی شامل تھے جو مارچ کے مہینے میں ریٹائر ہورہے ہیں۔ یہ آئینی ترمیم حکومت اور حزب اختلاف (جو کہ اس وقت فوج کے ساتھ کھڑی ہے) کے درمیان کچھ لو اور کچھ دو کے اصول تحت پایۂ تکمیل تک پہنچی ہے۔ اس آئینی ترمیم کے ذریعے ایک طرف حکومت نے حال ہی میں ضمنی انتخابات میں کامیاب ہونے والے اراکین اسمبلی کی رکنیت کو قانونی لبادہ پہنایا تو دوسری طرف حزب اختلاف نے عنقریب ہونے والے انتخابات کے لیے نگران وزیر اعظم اور وزرائے اعلیٰ کی تقرری کے طریقہ کار میں تبدیلی کی اپنی خواہش کو منوالیا۔ اس ترمیم کے بعد حکومت اور حزب اختلاف متفقہ طور پر نگران وزیر اعظم اور وزرائے اعلیٰ کا تقرر کریں گی اور اختلاف کی صورت میں الیکشن کمیشن کا فیصلہ حتمی ہوگا۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ پیپلز پارٹی نے نگران حکومت بنانے کے اختیار سے دست برداری فوج اور اس کے سیاسی ہم نواؤں کے شدید دباؤ کے نتیجے میں اختیار کی۔ لیکن اس کے بدلے پیپلز پارٹی نے اپنی یہ بات منوالی کہ سینٹ کے الیکشن اس کی حکومت کے تحت ہی ہوں جس کے نتیجے میں سینٹ میں اس کی نشستوں میں قابل ذکر اضافہ ہوجائے گا۔ لیکن اس تمام تر سودے بازی کے باوجود حکومت کو آئینی ترمیم کی منظوری کے لیے درکار دوتہائی اکثریت حاصل نہ تھی جس کے لیے پیپلز پارٹی نے اسی آزمودہ کار ''جمہوری طریقے'' کو اختیار کیا جس کے ذریعے ہر قسم کی قانون سازی کی جاسکتی ہے، یعنی سیاستدانوں کو رشوت کی پیشکش۔ لہٰذا 366.1ملین روپے اور ریٹائر ہونے والے سینیٹرز کی مراعات میں اضافہ کر کے ان کی رضامندی حاصل کی گئی۔ یہ تمام پیسہ اور مراعات اس وقت دئے جارہے ہیں جب عوام دس سے بارہ گھنٹوں کی لوڈشیڈنگ کا شکار ہیں جبکہ معاشی مشکلات کی وجہ سے آئے دن خودکشیوں کا کوئی شمار ہی نہیں۔ اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ جمہوریت ہی وہ بہترین نظامِ حکومت ہے جس کو پیسے کے ذریعے مالدار اور استعمار جب چاہتا ہے خرید لیتا ہے۔ بے شک بلاول زرداری کا بیان درست ہے کہ '' جمہوریت سب سے بہترین انتقام ہے'' - آمروں سے نہیں بلکہ عوام سے!

بیسویں آئینی ترمیم کا بھی سترویں اور اٹھارویں آئینی ترامیم کی طرح عوام کی حالت زار کو بہتر بنانے سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم نے مشرف دور میں متحدہ مجلس عمل کے تعاون سے سترویں آئینی ترمیم کی منظوری بھی ملاحظہ کی تھی۔ اس ترمیم کے ذریعے امریکہ کی نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ میں مشرف کے اقدامات کو قانونی حیثیت دی گئی۔ اس ترمیم کے تحت مشرف کی غداری پر مبنی سودے بازی یعنی امریکہ کو پاکستان میں فوجی اڈوں اور مواصلات کی سہولیات فراہم کرنا، انٹیلی جنس معلومات کے تبادلے، مسلمانوں کو پکڑ پکڑ کر گوانتاناموبے بھجوانا اور اپنی فضائی حدود کو امریکہ کے لئے کھولنا وغیرہ جیسے تمام حرام اقدامات کو قانونی قرار دے دیا گیا۔ اس ترمیم کے مطابق مشرف کے مندرجہ بالا تمام اقدامات کو نہ صرف کسی بھی عدالت کے دائرہ کار سے بالاتر قرار دے دیا گیا بلکہ یہ بھی کہا گیا کہ یہ اقدامات ''نیک نیتی'' سے کیے گئے ہیں۔ ترمیم شدہ شق 270-AA(2) بعنوان، ''قوانین کی توثیق اور تصدیق'' کہتی ہے:

"All orders made, proceedings taken, appointments made, including secondments and deputations, and acts done by any authority, or by any person, which were made, taken or done, or purported to have been made, taken or done, … shall, notwithstanding - any judgment of any court, be deemed to be and always to have been validly made, taken or done and shall not be called in question in any court or forum on and ground whatsoever."

یعنی تمام جاری کیے گئے احکامات، وہ کاروائیاں جو ہوچکیں، تمام تقرریاں بشمول مندوبین کے، اور تمام اقدامات جو کسی بھی عہدیدار یا شخص نے کیے ہوں، انھیں کسی بھی عدالتی کاروائی سے استثناء حاصل ہے، یہ سمجھا جائے گا کہ وہ قانوناً درست تھے اور ان پر کبھی بھی کسی بھی وجہ سے کسی بھی عدالت اور کسی بھی جگہ، سوال نہیں اٹھایا جائے گا۔

تو اس جمہوریت کے ذریعے ہی امریکہ نے مشرف کی غداری کو قانوناً درست قرار دے دیا اور اس کے تمام غیر قانونی اور غیر اسلامی اقدامات کو قانونی تحفظ فراہم ہوگیا۔ چنانچہ امریکہ نے جمہوریت کو اپنے مفاد کو پورا کرنے کے لیے کامیابی سے

استعمال کیا اور جمہوری نظام میں یہ عمل نہ پہلی بار ہوا اور نہ ہی یہ آخری بار ہوگا۔ امت یہ عظیم دھوکہ پہلے بھی دیکھ چکی ہے جب امریکہ نے NRO کو اپنی زیرنگرانی پایہ تکمیل تک پہنچایا اور بے نظیر بھٹو کی واپسی کا راستہ ہموار کیا اور پھر مشرف کو ہٹا کر زرداری کو منصب صدارت پر بٹھایا۔

یہ بات واضح ہوچکی ہے کہ جمہوریت اور آمریت امریکہ کے دو ہتھیار ہیں جو انسانوں کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ وہ قانون سازی کرسکیں اور پھر اس قانون سازی کے نتیجے میں مسلم سرزمین پر امریکی اثر ورسوخ جاری و ساری رہے۔ پاکستان کے عوام جمہوریت اور آمریت سے تنگ آچکے ہیں اور حقیقی تبدیلی کی تلاش میں ہیں۔ یہ حقیقی تبدیلی صرف اللہ رب العزت کے دئے ہوئے نظام حکمرانی کے ذریعے لائی جاسکتی ہے یعنی خلافت، جہاں قوانین صرف اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ہی کے عطا کردہ ہوتے ہیں اور خلیفہ محض ان قوانین کو نافذ کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔ یہ ہے وہ واحد نظام حکومت جو انسان کو کلی طور پر خود مختار بننے سے روکتا ہے چاہے وہ کوئی فرد واحد ہو یا ایک گروہ (پارلیمنٹ)۔

⊗⊗⊗

بقیہ صفحہ نمبر 8 سے

وسطی ایشیاء اور خلافت کی دعوت

اسلامی تحریکوں) میں بھرپور مقبولیت کے باعث بہت جلد خلافت کے قیام کے ذریعے اس حقیقت کو تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

خلافت افغانستان میں طالبان کے ساتھ اچھے تعلقات کو استعمال کرتے ہوئے بہت جلد افغانستان کے بڑے حصے کو خلافت کا حصہ بنانے کی طرف بڑھے گی۔اس کے بعد وسطی ایشیائی ممالک میں موجود مخلص اہل قوت افراد اور دیگر اسلامی تحریکوں کی مدد سے وسطی ایشیائی حکومتوں کو گرانے کا عمل شروع کرے گی۔اس کے ساتھ ساتھ اس سیاسی مہم کو وسطی ایشیائی عوام کی اندرونی خواہش کے طور پر پیش کرتے ہوئے ان موجودہ حکمرانوں کے اُس ظلم و بربریت کو عالمی سطح پر بے نقاب کرے گی جو اُنہوں نے عالمی طاقتوں کی پشت پناہی سے اس خطے کے مسلمانوں پر ڈھائے ہیں۔

اس خطے کی آبادی ۹ کروڑ ۲۰ لاکھ ہے اور شرح خواندگی ۹۹ فیصد ہے اور اس خطے میں روزانہ ۴ ارب بیرل تیل کی پیداوار کی صلاحیت موجود ہے۔یہاں کے تیل کے ذخائر قطر اور امریکہ سے زیادہ ہیں اور صرف Caspian Sea کی گیس کی ذخائر سعودی عرب سے زیادہ ہیں۔وسط ایشیاء دنیا میں کپاس کی پیداوار کے اعتبار سے تیسرا بڑا علاقہ ہے۔سوویت دور میں یہ علاقہ پورے سوویت یونین میں زرعی پیداوار کا بنیادی مرکز سمجھا جاتا تھا۔یہ علاقہ وہ تاریخی Silk Route ہے جو مشرق اور مغرب کے مابین واحد زمینی تجارتی راستہ ہے۔آج اس خطے میں حزب التحریر سب سے بااثر سیاسی قوت ہے اور انشاءاللہ بہت کم وقت میں صرف خلافت ہی اس خطے میں واحد سُپر پاور ہوگی۔

⊗⊗⊗

بقیہ صفحہ نمبر 5 سے

خلافت- خواتین کے حقوق اور سیاسی کردار کی درخشندہ مثال!

بروایت حذیفہؓ)۔

آخر میں میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ آپ کی اس عالمی خواتین خلافت کانفرنس کو کامیاب بنائے اور آپ کا اگلا اجتماع عقاب کے جھنڈے تلے منعقد ہو، جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا علم ہے۔ اس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ دو صورتوں میں آپ پر اپنا فضل نازل کرے، ایک اُس اجر کی صورت میں جو اس مشکل دور میں خلافت کے قیام کی جدوجہد کے نتیجے میں آپ کو حاصل ہوگا، اور دوسرے اُس فتح کی شکل میں جو خلافت کے قیام کی صورت میں آپ کو حاصل ہوگی۔ وہ خلافت جو اپنے قیام کے بعد پوری دنیا کو اسلام کے نور سے منور کرے گی۔اور یقیناً اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے یہ کچھ بھی مشکل کام نہیں۔

﴿ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيراً وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْراً عَظِيماً ﴾

''بیشک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں، فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں، راست باز مرد اور راست باز عورتیں، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں، عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں، اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، ان سب کے لیے اللہ نے مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے'' (سورۃ الاحزاب ۳۵)

اسلام وعلیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

⊗⊗⊗

غدار حکمران امریکی راج کو بچانے کے لئے فوج سے مخلص افسروں کی چھانٹی کر رہے ہیں

11 فروری کو متعدد پاکستانی اخبارات اور ٹی وی چینلز پر بریگیڈیئر علی خان اور چار دیگر فوجی افسروں کے کورٹ مارشل کی خبریں نشر کی گئیں۔ خبروں میں بیان کیا گیا کہ پاکستانی فوج کے اس بریگیڈیئر کو محض اس جرم کی پاداش میں گرفتار کیا گیا کہ انہوں نے پاکستان پر جاری امریکی حملے خصوصاً مئی 2011ء میں ہونے والے ایبٹ آباد واقعہ پر سوال اٹھاتے ہوئے یہ مطالبہ کیا تھا کہ اس واقعہ پر فوجی قیادت میں سے کسی کا محاسبہ کیا جانا چاہیے۔

اخباری رپورٹوں کے مطابق پنجاب کے ایک سادہ گھرانے سے تعلق رکھنے والے یہ جرنیل پاکستان کے قابل ترین فوجی افسران میں سے ایک ہیں جو کہ نہ صرف بتیس سالہ شاندار ملٹری کیریئر رکھتے ہیں بلکہ گولڈ میڈلسٹ بھی ہیں۔ بریگیڈیئر علی خان کے ساتھی افسروں نے یہ بھی بتایا کہ علی خان گزشتہ کئی برسوں سے فوجی قیادت پر دباؤ ڈال رہے تھے کہ وہ افغانستان اور قبائلی علاقوں کے مسلمانوں کے خلاف امریکہ کی اس صلیبی جنگ سے کنارہ کشی اختیار کر لیں۔ یہ معاملہ اُس وقت اپنی انتہاء کو پہنچ گیا جب علی خان نے سٹاف کالج کوئٹہ کی ایک تقریب میں اس وقت کے آرمی چیف جنرل پرویز مشرف، کو کھلم کھلا چیلنج کرتے ہوئے اس بات کا مطالبہ کیا کہ وہ امریکہ کے ساتھ اپنے خفیہ معاہدوں کی تفصیلات کو منظر عام پر لائیں۔ انہوں نے مزید یہ بھی مطالبہ کیا کہ امریکہ کے ساتھ اتحاد کی واضح ''حدود'' متعین کی جائیں۔ جنرل پرویز مشرف کے پاس اپنے دفاع میں کہنے کے لیے سچائی پر مبنی کوئی لفظ نہ تھا، لہٰذا اس واقعہ کے چند ہی ہفتوں بعد مشرف نے ذاتی طور پر پروموشن بورڈ کی صدارت کر کے بریگیڈیئر علی خان کو میجر جنرل کے عہدے پر ترقی دینے سے روک دیا، اگرچہ یہ ترقی متوقع تھی۔ چنانچہ اب جب کہ علی خان کی کورٹ مارشل کی کاروائی شروع کی جا رہی ہے، بریگیڈیئر علی خان پاکستان آرمی کے سینئر ترین بریگیڈیئر ہیں۔

حزب التحریر ولایہ پاکستان بریگیڈیئر علی خان کے کورٹ مارشل سے متعلق مندرجہ ذیل اہم نکات پیش کرنا چاہتی ہے:

اول: مئی 2011 میں امریکہ کے ایبٹ آباد پر حملے کے بعد 5 مئی کی کور کمانڈر میٹنگ کے موقع پر آئی ایس پی آر نے اپنی پریس ریلیز (PR108/2011-ISPR) میں کہا تھا: ''چیف آف آرمی سٹاف نے واضح کیا ہے کہ پاکستان کی سلامتی کے خلاف اس قسم کے کسی بھی ممکنہ واقعہ کی صورت میں امریکہ کے ساتھ ملٹری اور انٹیلی جنس کے شعبوں میں تعاون پر نظر ثانی کی جائیگی''۔ لیکن اس کے باوجود 26 نومبر 2011 کو نیٹو اور امریکی فوج نے پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے دو درجن سے زائد مسلمان فوجیوں کو شہید کر دیا۔ جہاں تک نظر ثانی کے وعدے کا تعلق ہے، تو 7 فروری 2012 کی اخباری رپورٹوں کے مطابق، جنرل کیانی نے اس معاملے کو صرف نیٹو سپلائی لائن کی معطّلی تک ہی محدود رکھا۔ اور پھر 9 فروری کو پاکستان میں امریکہ کے سفیر کیمرون منٹر نے اس بات کی تصدیق کر دی کہ مغربی صلیبی فوجیوں کو رسد فراہم کرنے کے لئے ابھی تک پاکستانی فضائی حدود استعمال کی جا رہی ہیں۔ کیا یہی ہے امریکہ کے ساتھ تعلقات پر نظر ثانی کی حقیقت؟ تو ہم پوچھتے ہیں کہ آخر کورٹ مارشل کس کا کیا جانا چاہیے، بریگیڈیئر علی جیسے لوگوں کا یا جنرل کیانی جیسے لوگوں کا؟

دوم: نومبر میں ہونے والے نیٹو حملوں کے بعد جنرل کیانی نے غم وغصہ سے بھری ہوئی پاکستانی فوج کو یہ یقین دھانی کرائی تھی کہ ڈرون حملے بند اور نیٹو سپلائی لائن کاٹ دی جائیگی۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اگر کیانی واقعی امریکہ کے خلاف ہے تو اس نے ایبٹ آباد حملے کے فوراً بعد اس قسم کا ''جرأت مندانہ'' قدم کیوں نہیں اٹھایا۔ یا پھر حقیقت یہ ہے کہ کیانی ہمیشہ سے ایسا کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا لیکن ماضی میں اس نے جان بوجھ کر ایسا کوئی قدم نہیں اٹھایا؛ حالانکہ وہ یہ جانتا تھا کہ ایسا نہ کرنے کے صورت میں ڈرون حملوں میں ہزاروں جانوں کا ضیاع ہو گا اور بارڈر پر نیٹو حملوں کے نتیجے میں درجنوں فوجی مارے جائیں گے۔ یا پھر سپلائی لائن کی یہ معطّلی محض فوج میں موجود مخلص افسران کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے کی گئی تا کہ ان کے غصے کو ٹھنڈا کیا جا سکے اور امریکہ پاکستان کی ملٹری اور انٹیلی جنس کی صلاحیتوں کو بغیر کسی تعطّل اور رکاوٹ کے اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرتا رہے۔ تو ہم ایک بار پھر پوچھتے ہیں کہ کورٹ مارشل درحقیقت کس کا کیا جانا چاہئے؟ بریگیڈیئر علی جیسے لوگوں کا یا جنرل کیانی جیسے لوگوں کا؟

سوم: 27 جنوری 2011 کو امریکی انٹیلی جنس اہلکار ریمنڈ ڈیوس نے پاکستان میں ڈرون حملوں کے لئے معلومات اکھٹا کرتے ہوئے دو پاکستانیوں کو گولی مار کر قتل کر دیا تھا، اور ریمنڈ ڈیوس کے قبضے سے لانگ رینج ریڈیو، جی پی آر ایس آلات اور حساس مقامات کی تصاویر بھی برآمد ہوئیں تھیں۔ پاکستان کی سلامتی اور خودمختاری کے خلاف ان واضح شواہد کو بالائے طاق رکھتے ہوئے آئی ایس آئی کے سربراہ جنرل شجاع پاشا نے حسین حقانی کو یہ اجازت دے دی کہ وہ ریمنڈ ڈیوس کی رہائی کے لئے امریکہ سے ڈیل کرنے میں اپنا کلیدی کردار ادا کرے۔ آج بھی ریمنڈ ڈیوس جیسے خفیہ امریکی اہلکار پاکستان کے طول وعرض میں دندناتے پھر رہے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ بریگیڈیئر علی کتنے مسلمانوں کے قتل میں ملوث ہے؟! ہم یہ بھی پوچھتے ہیں کہ کیا بریگیڈیئر علی نے بھی کسی ڈرون حملے کے لئے امریکہ کو انٹیلی جنس فراہم کی ہے؟ تو پھر کورٹ مارشل حقیقت میں کس کا کیا جانا چاہئے؟ بریگیڈیئر علی جیسے لوگوں کا یا جنرل پاشا جیسے لوگوں کا؟

چہارم: بریگیڈیئر علی خان کے خلاف کورٹ مارشل کی کاروائی درحقیقت مسلم ممالک میں جاری امریکی پالیسی کا حصہ ہے کہ مسلم افواج سے تمام ایسے

مخلص اور قابل افسروں کو چھانٹ کر نکال باہر کیا جائے جو امریکی تسلط سے پاک خودمختار اور مضبوط امت کی خواہش رکھتے ہوں۔ پاکستان کی فوجی قیادت میں موجود غدار اس امریکی پالیسی پر پوری طرح عمل پیرا ہیں۔ اس پالیسی کو اپنانے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ امریکہ اس بات سے خائف ہے کہ کہیں معاملات اس کے ہاتھ سے نکل نہ جائیں۔ وہ جانتا ہے کہ مسلمانوں پر کنٹرول ان کی افواج پر کنٹرول حاصل کر کے ہی ممکن ہے۔ 24 نومبر 2008 کو میجر جنرل جان ایم کسٹر (جو کہ ایری زونا کے ایک انٹیلی جنس سنٹر کا کمانڈر تھا) نے واشنگٹن ٹائمز کو انٹرویو کے دوران اظہارِ افسوس کرتے ہوئے کہا تھا کہ: ''پرانے (پاکستانی) فوجی لیڈر ہمیں بے حد پسند کیا کرتے تھے۔ وہ امریکی کلچر کو سمجھتے تھے اور وہ جانتے تھے کہ ہم ان کے دشمن نہیں ہیں۔ لیکن اب وہ آہستہ آہستہ ریٹائر ہوتے جا رہے ہیں''۔ مارچ 2009 میں واشنگٹن پوسٹ سے بات کرتے ہوئے ڈیوڈ کلکلن David Kilcullen نے (جو امریکی سینٹ کام کے کمانڈر جنرل ڈیوڈ پٹریاس کا مشیر تھا) یہ کہا: ''پاکستان کی آبادی 173 ملین ہے، اس کی فوج امریکی فوج سے بڑی ہے اور اس کے پاس سو سے زائد ایٹمی ہتھیار ہیں... اب ہم اس مقام پر پہنچ چکے ہیں جہاں آنے والے ایک سے چھ ماہ کے دوران پاکستانی ریاست ناکامی سے دوچار ہو سکتی ہے... انتہا پسندوں کے قبضے کا خطرہ لاحق ہے جس کے سامنے موجودہ دہشت گردی کے خلاف جنگ بھی ہیچ نظر آئے گی۔'' چنانچہ یہ ہے اسلام پسند افسران کی چھانٹی کی پالیسی جس پر بنگلہ دیش میں امریکی ایجنٹ حکمران، شیخ حسینہ واجد، بھی بخوبی عمل پیرا ہے اور درجنوں ایسے مخلص افسران کو گرفتار کر چکی ہے جو اسلام کی حمایت میں اور امریکہ کا ساتھ دینے والے غدار حکمرانوں کے خلاف کھڑے ہو رہے تھے۔ چھانٹی کی یہی پالیسی کئی دہائیوں سے شام میں جاری تھی جس کے نتیجے میں اب بشار الاسد کئی مہینوں سے بھاری اسلحے، ٹینکوں اور ہوائی جہازوں کا بے دریغ استعمال کر کے اپنے ہی عوام کا قتلِ عام کر رہا ہے جبکہ امریکہ اطمینان کے ساتھ تماشا دیکھ رہا ہے۔ ہم یہ پوچھتے ہیں کہ کیا کیانی اور پاشا بھی اسی پالیسی پر کاربند نہیں؟ اور کیا امریکہ نے ان کی مدت ملازمت میں بار بار توسیع ان کی وفاداریوں کے عوض نہیں کی؟ کیا یہ وہی پالیسی نہیں کہ جس کے تحت کیانی اور شجاع پاشا پاکستان کے فوجی افسروں کو اپنے ہی عوام کے خلاف امریکی مفادات کا محافظ بنا رہے ہیں؟ جبکہ ان پاکستانی افسروں نے تو بیرونی حملہ آوروں سے مسلمانوں کی حفاظت کا حلف اٹھایا تھا! کیا قبائلی علاقوں میں بھی یہی پالیسی نہیں اپنائی گئی اور کیا کیانی اور پاشا نے اس فتنے کی جنگ کو پاکستان کے بڑے شہروں، بشمول کراچی، تک پھیلانے میں اپنی رضامندی کا اظہار نہیں کیا؟ کیا وجہ یہ نہیں ہے کہ ان کورٹ مارشلوں کے ذریعے کسی بھی مخلص افسر کو شکار کر کے فوج سے نکال باہر کرنے اور اسے دوسروں کے لئے ایک مثال بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ آئندہ کوئی اس قسم کا سٹینڈ لینے کی جرأت نہ کر سکے۔ پس ہم سوال کرتے ہیں کہ آخر کورٹ مارشل کس کا کیا جانا چاہئے؟ بریگیڈئیر علی جیسے مخلص فوجی افسروں کا یا کیانی اور پاشا جیسے غداروں کا؟

اے افواجِ پاکستان کے افسران! آگاہ رہو کہ ایک طرف تو امریکہ اس وسیع و عریض امت کو اس کے طاقتور ترین حصے یعنی افواج کے ذریعے کنٹرول کرتا ہے تو دوسری طرف وہ امت کی مخلص عالمی قیادت، حزب التحریر، پر بھی پابندیاں لگاتا ہے تاکہ وہ پاکستان کے عوام پر اپنے کنٹرول کو برقرار رکھ سکے۔ تمام استعماری طاقتوں نے، جو امت کے خلاف عزائم رکھتی ہیں، مختلف مسلم ممالک میں اپنے ایجنٹ حکمرانوں کے ذریعے حزب التحریر پر پابندی لگا رکھی ہے۔ روس نے وسطی ایشیائی ریاستوں میں اپنے ایجنٹ حکمرانوں کے ذریعے حزب پر پابندی لگوائی جبکہ امریکہ نے پاکستان، بنگلہ دیش اور متعدد عرب ممالک مثلاً شام اور مصر میں حزب پر پابندی لگوائی۔ دوسری طرف برطانیہ نے بھی اردن، لیبیا، تیونس اور دیگر ممالک میں حزب پر پابندیاں عائد کروائیں۔ اس کے باوجود حزب التحریر عالمی سطح پر سب سے بڑی سیاسی جماعت بن کر ابھری ہے جو چالیس سے زائد ممالک میں ایک امیر اور مجتہد عطا بن خلیل ابو رَشتہ کی لیڈرشپ تلے کام کر رہی ہے۔ حزب التحریر ہی اہلِ طاقت میں موجود مخلص لوگوں کو ساتھ ملا کر امت کو موجودہ نو آبادیاتی غلامی سے نجات دلانے کی مکمل صلاحیت رکھتی ہے۔

اے افواجِ پاکستان کے افسران! کیا تمہیں اپنی طاقت کا اندازہ نہیں کہ کس طرح امریکہ اپنے مفادات کے حصول کے لئے تمہی پر انحصار کرتا ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ امریکہ کس طرح اپنی انتقامی چھانٹی کی پالیسی پر کاربند ہے کیونکہ وہ تمہاری طاقت سے خوفزدہ ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ کیانی اور پاشا کے لئے بریگیڈئیر علی جیسے بے شمار افسروں کو خاموش کرنا نہایت ضروری ہے کیونکہ وہ ان خیالات کا اظہار کر رہے ہیں جو آپ کے دل و دماغ میں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ فوج کے ادارے سے خوفزدہ ہے اور اسے ایک کمزور ذہنیت کی حامل کرائے کی فوج میں بدلنا چاہتا ہے تاکہ وہ اپنے مفادات کا تحفظ کر سکے۔ بریگیڈئیر علی وہ پہلا شخص نہیں جسے انتقام کا نشانہ بنایا گیا ہے اور جب تک کہ امریکہ اور اس کے ایجنٹ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے کوشاں رہیں گے کہ فوج کا پورے کا پورا ادارہ پاکستان کی سلامتی اور خودمختاری کی پرواہ کئے بغیر محض امریکہ کے تمام احکامات کو اندھا دھند پورا کرے، ایسے افسران کو انتقام کا نشانہ بنایا جاتا رہے گا۔

چنانچہ آج تمہاری پوزیشن کیا ہے کہ جب امریکہ تمہیں اپنے چوکیدار کے طور پر تمہارے اپنے ہی بہن بھائیوں کے خلاف ہانک رہا ہے؟ تم کہاں کھڑے ہو جب مخلص افسروں کا کورٹ مارشل کیا جا رہا ہے اور غداروں کی ملازمتوں میں توسیع کی جا رہی ہے؟

تم میں سے بعض ان غدار حکمرانوں اور کافر امریکیوں کے ساتھ کھڑے ہیں اور ان کی شرانگیز حرکتوں سے بخوبی واقف ہونے کے باوجود ان کے ساتھ مکمل تعاون کر رہے ہیں۔ جان رکھو کہ خلافت کے قیام کے بعد ایسے تمام لوگوں کو غدار حکمرانوں سمیت امت کے ہاتھوں سخت سزا کا سامنا کرنا پڑیگا اور انشاء اللہ وہ دن بہت قریب ہے۔ یہ بھی جان رکھو کہ آخرت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا عذاب دنیا کی کسی بھی سزا سے کہیں شدید ہے۔ اللہ سبحانہ و

تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْیَ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ﴾ ''پھر اللہ نے انہیں دنیا کی زندگی میں بھی رسوائی کا مزہ چکھایا اور آخرت کا عذاب تو اور بھی بڑا ہے، کاش وہ جانتے ہوتے'' (الزمر:26)

تم میں سے بعض خاموش تماشائی بنے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت کو ضائع کر رہے ہیں جس کے بارے میں انہیں حشر کے روز جواب دینا ہوگا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ فرعون کی فوج کو بھی ظالم فرعون سمیت عذاب دیا گیا تھا جس کی وہ اطاعت کر رہے تھے؟ کیا یہ دنیا اور اس کی عارضی لذتیں تمہیں جنت کی ہمیشہ رہنے والی خوشیوں سے دور کر رہی ہیں؟ اللہ جل شانہ فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِیْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ ؕ اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِیْلٌ﴾ ''مومنو! تمہیں کیا ہوا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں (جہاد کے لئے) نکلو تو تم زمین پر گرے جاتے ہو (یعنی گھروں سے نکلنا نہیں چاہتے) کیا تم آخرت (کی نعمتوں) کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو بیٹھے ہو؟ دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابلے میں بہت ہی کم ہیں''۔ (التوبہ 38)

جبکہ تم میں سے بعض وہ بھی ہیں جو دشمن کی شکست اور مسلمانوں کی فتح کی آرزو رکھتے ہیں۔ تو اے عزیز بھائیو! وہ وقت آن پہنچا ہے کہ تم حزب التحریر کو خلافت کے قیام کے لئے نصرت دینے میں جلدی کرو۔ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ تمہارے ذریعے وہ وقت جلد لائے جب اسلام کی سچائی کے ذریعے مجرموں اور غداروں کے شر و باطل کا خاتمہ ہو جائیگا

﴿لِیُحِقَّ الْحَقَّ وَیُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ﴾

''تاکہ اللہ حق کا حق ہونا اور باطل کا باطل ہونا دکھادے گو مجرموں کو یہ ناگوار ہی ہو'' (الانفال:8)

13 فروری 2012ء حزب التحریر
21 ربیع الاول 1433ھ ولایہ پاکستان

⊗⊗⊗

بے شک حکومتی ایجنسی ہی حزب التحریر کے اراکین کے اغوا میں ملوث ہے

14 مارچ کو ڈپٹی اٹارنی جنرل نے آئی ایس آئی کا خط اسلام آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اقبال حمید الرحمان کو پڑھ کر سنایا اور حزب التحریر کے اراکین کے اغوا میں ملوث ہونے سے انکار کیا بلکہ ان پر خود ہی گھروں سے غائب ہو جانے اور تخریبی و عسکری سرگرمیوں میں ملوث ہونے کی تہمت بھی لگائی۔ حزب التحریر حکومتی ایجنسی کے جواب کو مکمل طور پر مسترد کرتی ہے اور اسے جھوٹ کا پلندہ قرار دیتی ہے۔ آج بھی ڈاکٹر عبدالقیوم انہی حکومتی ایجنسیوں کے عقوبت خانے میں ہیں۔ اس حقیقت سے تمام واقف ہیں کہ یہ ایجنسیاں امریکہ، زرداری اور کیانی کے حکم پر پاکستان کے شہری اغوا کرتی ہیں اور پھر انہیں قتل کر کے ویرانوں میں پھینک دیتی ہیں۔ آج بھی پاکستان کی مائیں بہنیں کشمیر کی ماؤں بہنوں کی طرح اپنے پیاروں کی تصویریں اٹھائے پارلیمنٹ کے سامنے دھرنے دے رہی ہیں۔ کیا یہ ہزاروں لوگ جھوٹے اور حکومتی ایجنسیاں سچی ہیں؟ کیا فرق ہے بھارت کے پوٹا کے قانون میں اور پاکستان کے انسداد دہشت گردی کے قانون میں؟ کیا فرق ہے بھارتی ایجنسیوں کے غنڈوں میں جو جہاد کرنے والوں کو دہشت گرد قرار دیتے ہیں اور پاکستان کی ایجنسیوں میں جو اسلام کے نفاذ کی بات کرنے والوں کو اغوا کر کے تشدد کا نشانہ بناتے ہیں؟ پچھلے سال جولائی میں حزب کے کئی اراکین کو ملتان، لاہور، راولپنڈی اسلام آباد اور رحیم یار خان سے ان کے گھروں اور بازاروں سے بے شمار افراد کی موجودگی میں اغوا کیا گیا۔ حکومتی ایجنسی کے خلاف ان اغوا کی وارداتوں میں ملوث ہونے کے حوالے سے اسلام آباد ہائی کورٹ میں آئینی درخواستیں داخل کی گئیں جس کے دباؤ کے نتیجے میں کئی اراکین کو شدید جسمانی تشدد کا نشانہ بنانے کے بعد اس دھمکی کے ساتھ چھوڑا گیا کہ وہ میڈیا اور عدالتوں سے رجوع نہیں کریں گے۔ لیکن حزب التحریر کے بہادر اراکین نے رہا ہونے کے فوراً بعد مجسٹریٹ کے سامنے اپنے بیان حلفی ریکارڈ کروائے۔ نیز حزب کے رکن نے آئی ایس آئی کو اپنے اغوا کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے میجر طارق کو ملزم نامزد کیا۔ آج بھی ڈاکٹر عبدالقیوم کو سات ماہ گزرنے کے باوجود یہ ایجنسیاں محض اسی لئے نہیں چھوڑ رہیں کیونکہ وہ ان کے رشتہ داروں سے مسلسل کوشش کے باوجود یہ یقین دہانی حاصل نہیں کر سکے کہ وہ رہائی کے بعد ان کے خلاف عدالتی چارہ جوئی نہیں کریں گے۔ ہم خفیہ ایجنسی میں موجود مسلمان افسروں کو نصیحت کرنا چاہتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو ٹارچر کرنے کا ابولہب اور ابوجہل کا وطیرہ چھوڑ دیں۔ کیا ایجنسیوں میں موجود مخلص افراد نہیں دیکھ رہے کہ امریکہ آئی ایس آئی کو بھارت سے نکال کرا کے اپنے ہی مسلمانوں کے خلاف استعمال کر رہا ہے۔ امریکہ نے آئی ایس آئی کا ریجنل رول ختم کر کے اسے پاکستان میں محض مخلص مسلمان پکڑنے پر مامور کر دیا ہے۔ جہاد کشمیر ختم کر دیا گیا ہے اور اب وہ آئی ایس آئی کو فاٹا اور افغانستان میں مسلمانوں کے قتل عام کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ امریکہ آئی ایس آئی کو عالمی سطح پر دہشت گردی کے حامی کے طور پر پیش کرتا ہے تاکہ اس پر دباؤ ڈال کر اسے مزید اپنے مفادات کے لئے استعمال کر سکے۔ کیا یہ ایجنسی کے اہلکار نہیں دیکھتے کہ جس امریکہ کی مدد کرنے کے لئے آج وہ مخلص مسلمانوں کو اذیتیں دے رہے ہیں وہی امریکہ افغانستان میں ان کا قرآن جلا رہا ہے، ان کے بچے اور عورتیں گھروں میں گھس کر قتل کر رہا ہے جبکہ یہ اہلکار ''نوکری'' کے نام پر اپنی غیرت کا سودا کر رہے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ امریکہ کی چاکری میں اپنی آخرت بھی تباہ کر رہے ہیں۔ ہم ان غدار حکمرانوں اور ان کے گماشتوں کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ ان کا ظلم حزب التحریر اور اس کے شباب کو خلافت کے قیام کی پرامن جدوجہد سے نہیں روک سکتا۔ یہ حکمران اور ان کے حواری یاد رکھیں بہت جلد خلافت کے قیام کے بعد انہیں اس دنیا میں بھی اپنے مظالم کا حساب دینا ہوگا جبکہ آخرت کی سزا تو اس سے کہیں بدتر ہے۔

شہزاد شیخ

پاکستان میں حزب التحریر کے نائب ترجمان

ایران کے خلاف عسکری حملے کی اسرائیلی دھمکیاں

سوال: کل اتوار 15-01-2012 کو اوپیک کے لیے ایرانی نمائندے محمد علی خطیبی نے خلیجی ممالک کو یورپی یونین کی جانب سے ایران پر پابندی کی صورت میں مارکیٹ میں خام تیل کی سپلائی بڑھانے کے خلاف دھمکی دی، مزید برآں ایران کے اخبار ''شرق'' نے رپورٹ کیا کہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس قسم کی متبادل سپلائی کی صورت میں ایران کا ردعمل اتنا شدید ہوسکتا ہے جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔

اسی دن ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان رامین مھمن پرست نے اعلان کیا جس کو ایرانی سرکاری نیوز ایجنسی نے رپورٹ کیا کہ امریکہ نے آبنائے ہرمز کے حوالے سے ایران کو ایک خط بھیجا ہے، اس سے قبل 28-12-2011 کو ایران نے عالمی پابندیوں کے ردعمل میں آبنائے ہرمز کو بند کرنے کی دھمکی دی تھی پھر اس علاقے میں بحری مشقوں کا اعلان کیا تھا اور شارٹ اور لانگ رینج کے مختلف مزائیلوں کا کامیاب تجربہ بھی کیا تھا،

کیا ایران آبنائے ہرمز کو بند کرنے میں سنجیدہ ہے؟ کیا ایران اپنے خلاف حقیقی جنگ سے خوفزدہ ہے؟ اگر ہے تو کس کی طرف سے؟ کیا موجودہ عالمی حالات اس قسم کی کسی جنگ کی اجازت دیتے ہیں؟

جواب: اس سوال کے جواب کے لیے مندرجہ ذیل امور پیش خدمت ہیں:

1۔ ایران کے نائب صدر محمد رضا رحیمی نے یہ کہتے ہوئے آبنائے ہرمز کو بند کرنے کی دھمکی دی کہ، اگر ایرانی تیل پر پابندی لگائی گئی تو آبنائے ہرمز سے تیل کا کوئی ایک قطرہ بھی نہیں گزرنے دیا جائے گا (ارنا ایران 27-12-2011)۔ ایرانی ریوولوشن گارڈ کے لفٹیننٹ کمانڈر جرنیل حسین سلامی نے یہ دھمکی دی کہ ایران اپنے اہم ترین مفادات کی حفاظت کے لیے بھر پور ایکشن لے گا، ایران نے 31-12-2011 کو اس علاقے میں بحری جنگی مشقیں شروع کردیں تاکہ پابندیاں لگنے کی صورت میں وہ اپنی جنگی صلاحیت کا مظاہرہ کرسکے، ایرانی بحریہ کے سربراہ ایڈمرل حبیب اللہ سیاری نے ان دھمکیوں میں تھوڑی سی نرمی دیکھائی اور یوں کہا کہ ''آبنائے ہرمز کو بند کرنا ایرانی مسلح افواج کے لیے بہت آسان ہے بلکہ ایرانی کہاوت کے مطابق پانی پینے سے بھی زیادہ آسان ہے لیکن فی الحال اس کو بند کرنے کی کوئی ضرورت نہیں'' (پریس ٹی وی ایران 28-12-2011) اس کا یہ مطلب ہے کہ ایران صرف پابندیوں کی وجہ سے آبنائے ہرمز کو بند کرنے میں پہل نہیں کرے گا جب تک اس پر جنگ مسلط نہیں کی جاتی اور اس پر حملہ نہیں کیا جاتا۔

2۔ مختلف رپورٹس اس طرف اشارہ کرتی ہیں کہ 30 سے 40 فیصد تیل کا بین الاقوامی نقل وحرکت آبنائے ہرمز کے راستے ہوتا ہے جو کہ پچاس کلومیٹر چوڑا ہے جہاں سے روزانہ 30 سے 40 آئل ٹینکرز گزرتے ہیں جن کے ذریعے اندازاً ۱۹ ملین بیرل تیل روزانہ گزرتا ہے۔ چنانچہ یہ تاریخی اور اسٹریٹجک لحاظ سے ایک انتہائی اہم گزرگاہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ گزرگاہ یورپی استعماری ممالک کے درمیان رسہ کشی کا ایک سبب تھی۔ ''برطانیہ عظمیٰ'' (Great Britan) کے دور میں یہ گزرگاہ ہندوستان کے لیے ان کی اہم ترین سمندری گزرگاہ تھی، وہ (ہندوستان) کہ جس کو وہ اپنے تاج کا موتی کہتے تھے۔ جب برطانیہ نے ایران اور خلیج کے دوسرے ممالک پر اپنا اثرورسوخ قائم کیا تو اس پر بھی کنٹرول حاصل کرلیا۔ اسکے بعد گزشتہ صدی میں ستر کی دہائی سے نئی صورتحال سامنے آئی اور امریکہ نے برطانیہ کی جگہ لے لی تو امریکہ نے اس (آبنائے ہرمز) کو اپنی نیشنل سکیورٹی کا حصہ قرار دیا اور اپنے پانچویں بحری بیڑے کو 1993ء میں بحرین کے ساتھ ہونے والے مشترکہ دفاعی معاہدے کی آڑ میں خلیج میں تعینات کر دیا اور امریکی جنگی بحری جہاز اس سمندری گزرگاہ میں گشت کرتے رہتے ہیں۔ اس لیے ایران کے لیے اس کو بند کرنا آسان نہیں، لیکن یہ یورپ کے خلاف امریکہ کے ساتھ سازباز کے نتیجے میں ہوسکتا ہے۔

گزشتہ صدی کی 80 کی دہائی میں بھی ایران نے صدام کے ساتھ اپنی جنگ کے دوران اس گزرگاہ کو بند کرنے کی دھمکی دی تھی لیکن اس نے ایسا کیا نہیں تھا۔ اب ان تمام تر دھمکیوں کے بعد ایرانی بحریہ کے سربراہ نے اپنے لہجے میں نرمی دکھائی ہے جس کا ذکر ہوچکا ہے۔

3۔ ایرانی دھمکیوں کے بعد امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان وکٹوریا نولینڈ نے یہ وضاحت کر دی: ''حال ہی میں ایران کی جانب سے بالکل بے موقع رویہ دیکھا گیا ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ بین الاقوامی دباؤ ایران پر اپنا اثر ڈال رہا ہے اور ایران کی طرف سے یہ دھمکیا ں اسی دباؤ کے اثر کا نتیجہ ہیں'' (العربیہ 30-12-2011) یوں امریکہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ ایرانی ایٹمی پروگرام کے حوالے سے پابندیاں لگانا ہی کافی ہیں تاکہ یہود کو لگام دی جاسکے کہ وہ ایران پر عسکری حملوں کی دھمکیوں کو عملی جامہ نہ پہنا سکیں۔ پچھلے کئی سالوں سے امریکی ہی یہودی ریاست کی جانب سے ایران پر عسکری حملے کو روکے ہوئے ہیں۔ امریکی کئی بار یہ وضاحت کر چکے ہیں کہ ایران کو ایٹمی پروگرام سے باز رکھنے کے لیے اس پر پابندیاں عائد کرنا ہی کافی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ''پابندیوں سے متوقع نتیجہ برآمد ہو رہا ہے''۔ اسی طرح کئی مہینوں سے امریکی وزیر دفاع لیون پنیٹا اس بات کو دہرا رہا ہے کہ ایران کو ایٹمی پروگرام سے باز رکھنے کے لیے پابندیاں کافی ہیں اور یہی واحد آپشن ہے۔ امریکہ نے یہودی ریاست سے مطالبہ کیا ہے کہ اس کی مرضی کے بغیر ایران پر کسی قسم کا حملہ نہ کرے کیونکہ امریکہ یہ نہیں چاہتا کہ معاملات اس کے ہاتھ سے نکل جائیں۔

4۔ نظر آرہا ہے کہ کچھ عرصے سے امریکہ یہ محسوس کر رہا ہے کہ یہودی ریاست ایرانی ایٹمی تنصیبات پر عسکری حملے کا پکا ارادہ رکھتی ہے اور برطانیہ بھی پوری تندہی کے ساتھ یہودی ریاست کو

اس حملے کے لیے شہ دے رہا ہے،جس کی وجہ سے امریکہ پابندیوں کومزید سخت کرنے کے لیےمتحرک ہوا یہاں تک کہ ایران کے مرکزی بینک کے ساتھ لین دین پر بھی پابندی لگادی۔چنانچہ ایک امریکی اہلکارنے2012-01-13 کو یہ اعلان کیا کہ وہ نئی امریکی پابندیاں جو ایران پر گذشتہ مہینے لگائی گئی ہیں تا کہ وہ ایٹمی پروگرام سے دستبردار ہو،ان کا ٹارگٹ ایران کے مرکزی بینک کومفلوج کرنا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ان پابندیوں سے اس بینک کے لیے دوسرے انٹرنیشنل بینکوں کے ساتھ لین دین مشکل ہوگیا۔ان پابندیوں کے ذریعے امریکہ یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ حل پابندیاں اوران پابندیوں میں سختی لانا ہے تا کہ یہودی ریاست کو حملے سے باز رکھا جائے۔یوں امریکہ یورپین،خاص کر برطانیہ کواس مسئلے میں کردار ادا کرنے سے روکنا چاہتا ہے۔

5۔اس بات کے شواہد موجود ہیں کہ یورپ ایران پرعسکری حملے کا خواہشمند ہے اوراس کے لیے یہودی ریاست کی حوصلہ افزائی بھی کررہا ہے بلکہ اس کام کے لیے اس کو مسلح بھی کررہا ہے اوراس حوالے سے اس کی پشت پناہی کررہا ہے۔چنانچہ دوسال پہلے فرانس نے ایران کی جاسوسی کے لیے اس علاقے کے اوپرایک مصنوعی سیارہ روانہ کیا،جس کے ذریعے اس نے یہودی ریاست کوایرانی فوجی اڈوں اورایٹمی تنصیبات کے بارے میں معلومات اورتصاویرفراہم کیں۔جرمنی نے یہودی ریاست کو میزائلوں سے لیس جدید ترین آبدوزیں دے دیں،جبکہ برطانیہ اس حوالے سے یہودی ریاست کے ساتھ بڑے پیمانے پرفوجی تعاون کررہا ہے۔برطانوی وزیر دفاع فلپ ھامونڈ نے آبنائے ہرمز کو بند کرنے کے بارے میں ایران کو وارننگ دی۔برطانوی میڈیا ہمیشہ اس معاملے کواچھالنے اورایران کے خلاف رائے عامہ کو مشتعل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔چنانچہ گارڈین اخبارنے 2011-11-03 کو رپورٹ دی کہ ایرانی ایٹمی پروگرام کے خوف کی وجہ سے برطانوی فورسز ایران کے خلاف ممکنہ فوجی کاروائی کی تیاری کر رہی ہیں۔چند مہینے قبل برطانویوں نے یہودیوں کے ساتھ اپنے رابطوں کاانکشاف کیا۔چنانچہ امریکی نیوز ایجنسی (یو پی اے)نے 2011-11-02 کو رپورٹ کیا کہ''برطانوی چیف آف اسٹاف جرنیل ڈیوڈ ریچرڈز نے اسرائیل کا خفیہ دورہ کیا ہے جو تین دن جاری رہا جبکہ اسرائیلی وزیر دفاع ایہود باراک 2011-11-02 کی شام برطانیہ روانہ ہوں گے اور یہ اس وقت ہو رہا ہے جب ہر طرف ایران پر اسرائیلی عسکری حملے کی بات ہو رہی ہے''برطانوی اخبار ڈیلی میل نے 2011-11-10 کواپنی ویب سائٹ پر جاری ایک رپورٹ کے ضمن میں کہا کہ برطانوی حکومتی عہدہ داروں نے اس بات کی یقین دہانی کرائی ہے کہ حکومت میں اس بات پر اتفاق ہے کہ اسرائیل عنقریب ایرانی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کرے گا۔نومبر 2011 کے مہینے کے شروع میں اسرائیلی میڈیا نے خبر دی کہ صہیونی ائرفورس نے اٹلی میں نیٹو کے ایک فوجی اڈے میں فضائی جنگی مشقیں کی ہیں۔ان جنگی مشقوں میں ائرفورس کی ان تمام قوتوں نے حصہ لیا جو مستقبل میں ایک طویل حملے میں حصہ لیں گی۔

6۔رواں مہینے میں ایرانی ایٹمی تنصیبات پر حملے کی اسرائیلی دھمکیوں میں اضافہ ہوا ہے۔ چنانچہ امریکی اخبار وال اسٹریٹ جرنل نے 14-01.2012 کے جریدے میں رپورٹ کیا کہ واشنگٹن ایرانی ایٹمی تنصیبات پر ممکنہ اسرائیلی حملے سے خوفزدہ ہے۔یہی وجہ ہے کہ امریکی عہدہ داروں نے اس حملے کومسترد کرتے ہوئے سخت پیغامات بھیجے اور اسرائیلی اہلکاروں کو اس کے تباہ کن انجام سے ڈرایا۔اخبار اس موضوع کے ضمن میں لکھتا ہے کہ امریکی صدر بارک اوباما وزیردفاع لیون پنیٹا اور دوسرے بڑے عہدہ داروں نے حال ہی میں اسرائیلی قیادت کوخفیہ پیغامات کے ذریعے ممکنہ حملے کے تباہ کن نتائج سے خبردار کیا امریکی میڈیا بھی اس موقف پر ڈٹا ہوا ہے کہ تہران پر پابندیوں کو مزید وقت دیا جانا چاہیے تا کہ ان کے ثمرات سامنے آئیں اورایران ایٹمی اسلحے کے حصول سے دستبردار ہو۔

7۔امریکہ اس بات پرزور دے رہا ہے کہ صرف پابندیاں ہی ایران پراثر کرسکتی ہیں،عسکری کاروائی کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔خاص طور پر رواں سال 2012 امریکہ میں صدارتی انتخابات کا سال ہے۔ یہودی ریاست اور یورپی ممالک ،امریکی انتخابات کے اس سال سے ایران پرعسکری حملے کے لیے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں کیونکہ اوباما انتظامیہ دوبارہ صدارتی انتخابات میں کامیابی چاہتی ہے جس کے لیے اسے یہودیوں اوربعض دوسرے لوگوں کے ووٹ حاصل کرنا ہیں۔اس حملے کی صورت میں امریکہ مشکل حالات سے دوچار ہوگا اوراگر یہ انتخابات کے دوران ہوا تو امریکہ اس کی حمایت پر مجبور ہو جائے گا یوں خطے میں امریکہ کے سامنے حالات پیچیدہ ہو جائیں گے،جس سے یورپی ممالک،خاص طور پرانگریز جو کہ علاقے کے پرانے استعماری ہیں،کوخلیج کے علاقے میں مداخلت اورمؤثر کردارادا کرنے کا موقع ملے گا۔یہی وجہ ہے کہ وہ خطے میں امریکی اثر ونفوذ کومتزلزل اور ایران کے اندرونی حالات کوخراب کرنا چاہتے ہیں۔وہ ایران میں اپنے اس اثر ونفوذ کے لیے راہ ہموار کر رہے ہیں جس کووہ 1979 کے انقلابِ ایران کے بعد اپنے ایجنٹ رضا شاہ پہلوی کے سقوط کے بعد کھو چکے ہیں۔

8۔یوں امریکی پالیسی اس بات پر مرتکز ہے کہ پابندیوں سے مقصد حاصل ہوجائے گا۔یہی وجہ ہے جب بھی یہودی ریاست رواں انتخابی سال کے دوران یورپ کی حمایت سے طبل جنگ بجانے کے قریب ہوتا ہے امریکہ پابندیوں کومزید سخت کردیتا ہے۔شاید امریکہ نے گذشتہ سال کے آخر میں ایک موقع گنوادیا جب یہ خبر لیک ہوئی کہ گذشتہ سال کے آخر میں یہ حملہ متوقع تھا،جیسا کہ''المشہد نیوز'' کی ویب سائٹ پر2011-11-10 کو یہ خبر شائع ہوئی کہ''برطانوی وزارت دفاع کے ایک اہلکار نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پرانکشاف کیا ہے کہ برطانوی وزراء کو بتایا گیا کہ اسرائیلی حملہ کرسمس کے بعد یا2012 کی ابتدا میں ہوگا''۔اس کے باوجود اس امکان کومسترد نہیں کیا جاسکتا کہ یورپ یا یہودی ریاست کی جانب سے انتخابی سال کی وجہ سے امریکی انتظامیہ میں کارڈز کو الٹنے کی کوشش جائے گی لیکن توقع یہی ہے کہ امریکہ ان کواس موقعے سے فائدہ اٹھانے نہیں دے گا اورمعاملات کوکنٹرول میں رکھے گا۔یہی وجہ ہے کہ جب بھی اس انتخابی سال کے دوران یورپ نے ایران پر حملے کے لیے یہودی ریاست کو تھپکی دی اور اوبامہ کو یہودی ووٹرز کے

سامنے شرمندہ کرنے کی کوشش کی ،اوبامہ نے یہودیوں کو دکھانے کے لیے کہ مسئلے کا حقیقی حل ایران پر عسکری حملہ نہیں بلکہ پابندیاں ہیں ایران پر پابندیاں مزید سخت کرنے کا اعلان کر دیا۔ یوں اوبامہ یہودیوں کے ووٹ حاصل کرنے کے لئے ان کو باور کروانے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ انکے مفادات کے لیے ایران پر پابندیاں سخت کر رہا ہے۔

9۔ایران کی طرف سے یہ بیان کہ خلیجی ممالک نے اگر ایرانی تیل کی درآمد پر یورپی پابندی کی وجہ سے ہونے والی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی تو اس کی تمام تر ذمہ داری ان پر ہوگی ، یہ تیل کی منڈی میں افراتفری پیدا کرنے کے لیے آبنائے ہرمز کو بند کرنے کی ہی دھمکی ہے، تا کہ تیل کی قیمت بڑھ جائے اور یورپ متاثر ہو، خاص طور پر اس وقت جب یورپ معاشی بحران کا سامنا کر رہا ہے۔۔۔۔ تا کہ وہ ایران کے خلاف فوجی کاروائی میں یہودی ریاست کی مدد کو جاری نہ رکھ سکے۔

10۔ جہاں تک ایرانی اہلکاروں کو اوبامہ کے خط کا تعلق ہے جس کے مندرجات کو اگر چہ ظاہر نہیں کیا گیا، تاہم یہ بعید نہیں کہ اس میں امریکہ کی جانب سے ایران سے کشیدگی میں کمی کا مطالبہ کیا گیا ہو۔خواہ یہ آبنائے ہرمز کو بند کرنے کی دھمکی سے متعلق ہو یا خلیجی ممالک کو تیل کی سپلائی کی کمی کو پورا کرنے کی صورت میں دی جانے والی دھمکی کے حوالے سے ہو۔ یہ اس اشتعال انگیزی کو کم کرنے کے لیے ہے جس سے یورپ اور یہود امریکی انتخابات کے سال ایران کے خلاف فوجی کاروائی کے لیے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ گذشتہ دنوں ایسے دلائل ظاہر ہوئے ہیں کہ امریکہ اور ایران نے اس کشیدگی میں کمی کرنے کے اقدامات کر لیے ہیں۔ چنانچہ ایران نے رواں مہینے میں اقوام متحدہ کے ایٹمی تفتیش کاروں (انسپکٹرز) کے وفد کے استقبال کی ہامی بھر لی ،اور امریکہ نے اسی مہینے دو مرتبہ اس علاقے کے سمندر میں حادثے کا شکار ہونے والے ایرانی جہاز رانوں کو بچایا (وال اسٹریٹ جرنل ''2012-01-14'')

11۔ یہ ایک تکلیف دہ بات ہے کہ خلیج کے خطے کی زمین، اس کا سمندر اور ہرمز کی آبی گزرگاہ امریکی سیکیورٹی کا جزو اور اس کے اہم ترین اور اسٹریٹجک مفادات کا حصہ ہے حالانکہ یہ مکمل طور پر اسلامی خطہ ہے۔اس خطہ کی خلیج جس کو خلیج عربی یا خلیج فارس کہا جاتا ہے اسلامی علاقہ ہے، عمان کی خلیج بھی اسلامی علاقہ ہے، اور اسی طرح آبنائے ہرمز بھی اسلامی آبی گزرگاہ ہے۔ مسلمانوں نے ان تمام علاقوں کا یورپی یلغاروں کے سامنے دفاع کیا ہے چاہے یہ یلغار پرتگالی ،ولندیزی ،فرانسیسی یا انگریزوں کی یلغار تھی۔ اور اب امریکی یہاں آدھمکے ہیں اور وہ بھی اس خطے میں اپنے پنجے گاڑھنے اور اس کے وسائل کو لوٹنے میں لگے ہوئے ہیں۔

سب سے اندوہ ناک اور تلخ بات یہ ہے کہ خطے کے حکمرانوں میں اس بین الاقوامی چپقلش کے آلہ کار موجود ہیں جو ان طاقتوں کے اہداف کے حصول کو آسان بناتے ہیں، اس کے باوجود انشاء اللہ یہ سب کچھ زیادہ دیر باقی نہیں رہے گا، اور یہ امت جس میں خلیج کا خطہ بھی ہے، ایک ریاست یعنی ریاستِ خلافتِ راشدہ کے سائے تلے ایک امت بن جائے گی اور وہ ریاست مسلمانوں کے کسی بھی علاقے کی طرف دست درازی کرنے والی ان ریاستوں کے ہاتھ کاٹ دے گی ، بیشک آنے والا کل دیدور کے لیے قریب ہے۔

المختصر:

1۔ یورپ خاص کر انگریز اور یہودی ریاست اوبامہ کی انتخابی ریس کو ایرانی ایٹمی تنصیبات پر فوجی حملے کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ یہ سال انتخابات کا ہے اس لیے اگر اوبامہ عسکری کاروائی کے سامنے رکاوٹ بنتا ہے تو یہودیوں کے ووٹ حاصل کرنے میں اس کو مشکلات کا سامنا ہو سکتا ہے،

2۔ یقیناً ایران اوبامہ کے لیے بہت اہم ہے وہ اس پر عسکری حملہ ہونے نہیں دینا چاہتا جب تک کہ ایران آبنائے ہرمز کے بارے میں امریکہ کی مقرر کردہ حد کو عبور نہ کرے، جیسا کہ وزیر دفاع لیون پنیٹا نے 2012-01-08 کو وضاحت کی۔ ساتھ ہی یہودی وجود بھی اس کے لیے اہمیت کا حامل ہے کیونکہ وہ یہودیوں کے ووٹ کھونا نہیں چاہتا۔ یہی وجہ ہے کہ اوبامہ یہ باور کرانے کی کوشش کر رہا ہے کہ ایران کو ایٹمی اسلحے کے حصول سے روکنے ، جو کہ یہودی ریاست کے لیے بہت اہم ہے ، کا بہترین طریقہ پابندیاں ہیں، اور یہ کہ فوجی کاروائی کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا بلکہ اس کے پورے خطے پر تباہ کن اثرات ہوں گے اور امریکی و مغربی مفادات کو نقصان پہنچے گا۔

اسی بنا پر اوبامہ جب فوجی کاروائی کو قریب آتا دیکھتا ہے اس کو نظروں سے اوجھل کرنے کے لیے پابندیاں سخت کرتا ہے یہاں تک کہ اب وہ ایران کے مرکزی بنک کو بھی ان پابندیوں کے دائرے میں لے آیا ہے اور اس بات پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہے کہ ایران کی جانب سے ایٹمی ہتھیاروں کے حصول کی کوشش کے خلاف پابندیاں ہی مؤثر ہتھیار ہیں عسکری کاروائی نہیں۔ توقع یہی ہے کہ کم از کم اس انتخابی سال کے دوران اس مسئلے میں ان منصوبوں کا یہی سلسلہ جاری رہے گا، یعنی یورپ اور یہودی ایران کے ایٹمی تنصیبات کے خلاف فوجی مہم جوئی کے لیے موقعے سے فائدہ اٹھانے کی کوشش جاری رکھیں گے جبکہ امریکہ اس حملے کو روکنے اور یہ دکھانے کی کوشش جاری رکھے گا کہ مسئلے کا حل پابندیاں اور ان کو سخت کرنا ہے۔

3۔ جہاں تک ایران کو اوبامہ کے خط کا تعلق ہے اگر چہ اس کے مندرجات کو ظاہر نہیں کیا گیا مگر ممکن ہے کہ اس میں ایران کو وارننگ دی گئی ہو اور آبنائے ہرمز کو بند کرنے اور خلیج کو دی جانے والی دھمکیوں میں نرمی لانے کا کہا گیا ہو تا کہ ان دھمکیوں سے پیدا ہونے والی کشیدگی کم ہو، اور فوجی کاروائی کا جواز باقی نہ رہے۔

4۔ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ مغربی ممالک ہمارے اسلامی علاقوں میں آکر رسہ کشی کر رہے ہیں اور خطے میں موجود ان کے ایجنٹ ان کے اشاروں پر ناچتے ہیں، ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری اپنی ریاست ہو یعنی خلافت راشدہ جو ہر اس ناپاک ہاتھ کو کاٹ دے جو ہماری پاک اسلامی سرزمین کی طرف بڑھے۔ تاہم یہ غداریاں اور یہ اندھیر نگری زیادہ دیر چلنے والی نہیں، اللہ کے اذن سے اسلام جلد ابھرے گا اور خلافت قائم ہوگی۔

(وَ لَتَعۡلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعۡدَ حِينٍ)

''اور تم کو اس کا حال ایک وقت کے بعد معلوم ہو جائے گا''۔(سورہ ص:88)

⊗⊗⊗

دنیا بھر سے خبریں اور اُن پر تبصرہ

امریکہ: ریپبلیکن امیدواروں کی شامی باغیوں کو مسلح کرنے کی حمایت

بدھ کے دن ریپبلیکن صدارتی امیدوار Mitt Romney اور Newt Gingrich نے شام کے صدر بشار الاسد کا تختہ اُلٹنے کے لیے حزبِ اختلاف کے حامیوں کو مسلح کرنے کے خیال کی حمایت کی۔ میساء، ایریزونا میں CNN کے ایک مباحثہ میں Romney نے کہا ''امریکہ کو چاہیے کہ وہ اتحادیوں کے ساتھ مل کر باغیوں کی مدد کرے''۔ ایک سابق Massachusetts کے گورنر نے کہا ''ہمیں سعودی عرب اور ترکی کے ساتھ مل کر یہ کہتے ہوئے اکٹھے کام کرنے کی ضرورت ہے کہ آپ دونوں شام میں موجود باغیوں کو اس طرح کا اسلحہ فراہم کریں جس سے اُن کی مدد ہو''۔ نومبر کے صدارتی انتخابات میں براک اوبامہ کا سامنا کرنے والے ریپبلیکن صدارتی امیدوار، Romney نے کہا ''جب تہران ممکنہ طور پر جوہری ہتھیار تیار کرنے کو کوشش کر رہا تھا، اُس وقت اس طرح کی حمایت شام کو ایران سے بدول کرنے کے لیے ضروری تھی''۔ Romney نے کہا ''اگر ہم شام اور لبنان کو ایران سے بدول کر سکیں تو ہم یہ صلاحیت رکھتے ہیں کہ ایران کو پیچھے کی طرف دھکیل دیں''۔ اس ہفتے کے شروع میں اس قسم کے اشارے مل رہے تھے کہ اگر اس تنازعہ کا سیاسی حل ناممکن ہو جاتا ہے تو آخر کار شاید اوبامہ انتظامیہ شامی باغیوں کو مسلح کرنے کا دروازہ کھول دے۔ لیکن وائٹ ہاؤس کے ترجمان نے خبردار کیا ہے کہ اس طرح کی کارروائی شام میں عسکریت پسندی میں مزید اضافہ کرے گی اور شام کو انتہائی خطرناک راستہ پر ڈال سکتی ہے، اگرچہ انتظامیہ نے اضافی اقدامات کو خارج از امکان قرار نہیں دیا۔

ایک دفعہ پھر امریکی سیاستدان شام کو تباہ کرنے کے لیے سعودی عرب اور ترکی کے حکمرانوں سے حمایت کی توقع کر رہے ہیں۔ اور بجائے امریکہ کی مخالفت کرنے کے، ترکی اور سعودی عرب کے حکمران اس ظلم کی حمایت میں زیادہ خوش ہیں۔ ان کا اجتماعی موقف اُمت کے لیے دھوکہ ہے۔ قرآن میں ذکر ہے ''اے ایمان والو جانتے بوجھتے اللہ اور اُس کے رسولؐ کے ساتھ خیانت نہ کرو، اپنی امانتوں میں غداری کے مرتب نہ ہو''۔

⊗⊗⊗

امریکہ کے نقشِ قدم پر برطانیہ نے بھی اسرائیل کو ایران پر حملہ نہ کرنے کا انتباہ دے دیا

خلیجِ فارس میں سخت کشیدگی کے باعث آج برطانیہ نے کہا ہے کہ اسرائیل کا ایرانی جوہری تنصیبات پر پیشگی حملہ عقلمندانہ فیصلہ نہیں ہوگا اور اس کے انتہائی بھیانک اثرات ہوں گے۔ سیکرٹری خارجہ ولیم ہیگ نے کہا کہ وہ اسرائیل سے حملہ نہ کرنے کی اپیل کر چکے ہیں'' ہم دہری طرز کی پالیسی، یعنی پابندیاں، دباؤ اور دوسری طرف مذاکرات کی حمایت کرتے ہیں''۔ ٹیلی گراف سے بات کرتے ہوئے اُس نے کہا کہ تمام آپشنز میز پر موجود رہنے چاہییں، لیکن ایک فوجی حملے کے نہایت منفی اثرات ہوں گے''۔ اس کے علاوہ ہیگ نے BBC کو بتایا کہ اسرائیل کی جانب سے برطانیہ کو نہ تو ایران پر حملہ کرنے کی کسی منصوبہ بندی سے آگاہ کیا گیا ہے اور نہ ہی اس حملہ میں ساتھ شامل ہونے کو کہا گیا ہے۔'' اور میں نہیں سمجھتا کہ اس موقع پر اسرائیل کا ایران پر حملہ کرنا دانشمندانہ بات ہے''۔ اُس نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ اسرائیل باقی دنیا کی طرح اس نقطہ نظر کو ایک حقیقی موقع دے جو ہم نے بہت سنگین اقتصادی پابندیوں، سفارتی دباؤ اور ایران کے ساتھ گفت و شنید کے طور پر اختیار کیا ہے، اور یہ وہ ہے جس کو اب ہم نے کامیاب کرنا ہے۔ اُس نے کہا کہ ایران کو میز پر واپس لانے کے لیے برطانیہ سفارتکاری اور ٹارگٹڈ اقتصادی پابندیوں پر سو فیصد مرکوز ہے۔

اس سے پہلے امریکہ نے بھی صیہونی ریاست کو خبردار کیا تھا کہ وہ ایران پر حملہ نہ کرے۔ جنرل ڈیمپسی، جوائنٹ چیف آف سٹاف کا چیئرمین، نے CNN کو بتایا کہ اسرائیل کا ایران پر حملہ عدم استحکام کا باعث بنے گا اور اسرائیل خطہ میں اپنے طویل مدتی مقاصد حاصل نہیں کر پائے گا۔ اُس نے کہا کہ یہ ایک قبل از وقت فیصلہ ہوگا کہ اسرائیل اکیلا ہی یہ تہیہ کر لے کہ حملہ کا وقت آ چکا ہے۔

ایران پر حملہ کرنے کا ایک سنہری موقعہ ہموار کرنے کے بعد امریکہ اور اُس کے اتحادی اصرار کر رہے ہیں کہ صیہونی ریاست کو اس سے باز رہنا چاہیے۔ کیا امریکہ اسی لیے ایران کو استعمال کر رہا ہے تاکہ شام، افغانستان اور عراق میں اپنے مفادات کا تحفظ کرے؟ وہ لوگ جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ دھوکہ سفارتی تعلقات کا حصہ ہے اُن کے لیے یہ وضاحت بہت زیادہ معقول ظاہر ہوتی ہے۔

⊗⊗⊗

بحرین مظاہرین سے لرز گیا

متحرک کارکنوں نے بتایا کہ بحرین میں ۱۲۰ سے زائد مظاہرین پولیس کے ساتھ جھڑپوں میں زخمی ہو چکے ہیں، اور حزبِ اختلاف کی ایک اعلیٰ ترین شخصیت نے کہا کہ کے حکومت نے ایک سال سے خلیج میں جاری طویل بحران کی وقتی تجاویز کو بات

چیت سے باہر کر دیا ہے۔ ایک دن پہلے جب بحرین میں جمہوریت کے حق میں احتجاج کی پہلی سالگرہ منائی گئی، جس کو فرقہ وارانہ شیعہ سنی فسادات کی آڑ میں تشدد سے دبانے کی پوری کوشش کی گئی ،تو وہ کارکن جو'' February 14 Youth Coalition'' کا نام استعمال کررہے ہیں، نے مزید مظاہروں کی کال دی ہے۔Manama کے قریب Musalla اور مظاہروں کے گڑھ Sitra میں جھڑپیں ہوئی ہیں،Sanabis میں پولیس گھر گھر چھاپے مار کر لوگوں کو گرفتار کر رہی ہے جو دارلحکومت کی سرحد پر واقع ایک شیعہ آبادی کا گاؤں ہے ، اور Budaiya جو Manama کے باہر ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ایک ڈاکٹر، جو بین الاقوامی اداروں کے ساتھ کام کرتا ہے ، نے نام نہ ظاہر کرنے کی شرط پر بتایا کہ منگل کے دن وہاں تقریبا ۱۰۰ سے زائد لوگ لائے گئے جن میں سے ۱۳۷ انتہائی تشویش کی حالت میں تھے جن کے سروں میں چوٹ اور فریکچرز تھے۔سوموار کے دن تقریبا ملک کے تمام گاؤں میں ۲۰ سے زائد زخمی لوگ ہوئے۔ڈاکٹر نے بتایا کہ کچھ جانی نقصانات پرندوں کو نشانہ بنانے والی بندوق(birdshot) کے استعمال سے ہوئے ،جس کے استعمال کا بحرین کی پولیس انکار کر رہی ہے۔ بہت سے زخمیوں کا گاؤں کے گھروں اور پرائیویٹ کلینکس میں ہی علاج کیا گیا کیونکہ شیعہ کی اکثریت اس بات سے خوفزدہ تھی کے اگر وہ سرکاری ہسپتالوں میں گئے، تو گرفتار کر لیے جائیں گے کیونکہ وہاں ڈاکٹر سُنی شہنشاہ کی طرف سے تعینات کیے گئے ہیں۔احتجاج اچانک شیعہ اور سُنی ، دونوں کی طرف سے بیک وقت کیا گیا، جس میں مزہبی وطبقاتی تقسیم کے فرق کو نظر انداز جبکہ وسیع سیاسی، سماجی اور اقتصادی تقاضوں کو مدِنظر رکھا گیا۔

ایک دفعہ پھر سامنے آ گیا کہ مغرب کی منافقت کی کوئی حدود نہیں ہیں۔ایک طرف تو مغرب مسلم ریاستوں میں مداخلت کر کے انہیں جابرانہ حکومتوں سے نجات دلانا چاہتا ہے اور دوسری طرف مغرب خوش ہے کہ جابر حکومتوں کی حمایت کر کے لوگوں کو دُبایا جائے۔اس سے واضح ہے کہ مغرب اپنے مادی مفاد کو اصولوں سے اوپر رکھتا ہے۔

⊗⊗⊗

قران کے جلنے پر نیٹو کی افغان سے معذرت

ہزاروں کی تعداد میں غصے سے بھرے افغانوں کے بگرام ائیربیس کے گھیراؤ نے نیٹو کو قران پھاڑے اور جلائے جانے کے واقعہ پر فوری معذرت پر مجبور کر دیا ہے ۔کچھ لوگ قدیم شکاری بندوقیں اُٹھائے ہوئے تھے اور دیگر نے بیس کی بیرونی دیوار پر غلیلوں سے کئی گھنٹوں تک پتھر برسائے، وہ انتہائی سخت سردی کے باوجود'' امریکہ مردہ باد'' اور اس قسم کے دوسرے نعرے لگا رہے تھے۔ پروان صوبہ کے پولیس کے سربراہ جنرل محمد اکرم بیکزاد کے مطابق مجمع بڑھ کر تین ہزار تک پہنچ گیا جبکہ بیس(base) کی طرف جانے والے راستوں پر کھڑی پولیس واپس مُڑ گئی اور باقی مظاہرین سے کافی دور ہوگئی۔بگرام ضلع کے پولیس کے سربراہ حاجی عبدالعزیز کے مطابق کم از کم ۱۲ کے قریب مظاہرین ربڑ کی گولیوں سے زخمی ہوئے جو اتحادی فوج کی طرف سے برسائی گئیں۔نیٹو فورسز کی قیادت نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ ہجوم کو منتشر کرنے کے لیے کچھ غیر مہلک ہتھیاروں سے بھی مدد لی گئی ہے۔ اسلام کی مقدس کتاب کو کسی بھی قسم کا نقصان اور تباہی افغانستان میں انتہائی حساس معاملہ ہے جس نے ماضی میں بھی مہلک فسادات کو جنم دیا ہے۔ جیسے ہی اس ممکنہ جلاؤ کی تفصیلات منظر عام پر آئیں، اعلیٰ امریکی اور نیٹو جنرل نے معافی مانگی اور تحقیقات کا وعدہ کیا جو بظاہر بڑھتے ہوئے غم وغصے کو قابو کرنے کی کوشش ہے۔ جنرل جان ایلن نے افغانستان کے نیک لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ''میں یقین دلاتا ہوں۔۔۔میں وعدہ کرتا ہوں یہ کسی بھی صورت میں جان بوجھ کر نہیں کیا گیا ۔مغربی اور افغانی افسران کے مطابق قران کی کاپیاں جو ائیربیس پر قیدیوں سے لی گئی تھیں پیر کی رات کو انہیں ختم کرنے کے لیے واپس کر دیا گیا جس کو افغان کارکنوں نے بھی دیکھا''۔

اللہ کہتا ہے'' اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنی جماعت کے لوگوں کے سوا دوسروں کو اپنا رازدار نہ بناو۔وہ تمہاری خرابی کے کسی موقع سے فائدہ اُٹھانے سے نہیں چوکتے۔تمہیں جس چیز سے نقصان پہنچے وہی ان کو محبوب ہے۔ان کے دل کا بغض ان کے منہ سے نکلا پڑتا ہے اور جو کچھ وہ اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں وہ اس سے شدید تر ہے۔ہم نے تمہیں صاف صاف ہدایت دے دی ہے اگر تم عقل رکھتے ہو''(سورۃ العمران۔۱۱۸)

⊗⊗⊗

''امریکہ،اسرائیل، بھارت بلوچستان میں قتل وغارت گری کے ذمہ دار ہیں'' پاکستان

عسکری ذرائع کا کہنا ہے کہ کچھ ممالک اور ایجنسیاں گوادر کی بندرگاہ کے انتہائی مخالف ہیں اور پاکستان اور ایران کے درمیان ایک تناؤ پیدا کرنے کا مصمم ارادہ کیے ہوئے ہیں اور بلوچستان میں دہشت گرد کارروائیوں میں ملوث ہیں۔ انہوں نے Nation اخبار کو بتایا کہ گوادر کی بندرگاہ بلوچستان میں معاشی خوشحالی لانے کی صلاحیت رکھتی تھی اور واضح طور پر یہ کوئی دشمن برداشت نہیں کرسکتا۔اسی طرح ذرائع نے بتایا کہ وہ ممالک جنہوں نے ایران اور پاکستان کے مابین تعاون کو پسند نہیں کیا وہ دونوں اسلامی ممالک کے مابین تناؤ پیدا کرنے کے لیے ہر قسم کے ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں۔انہوں نے ایران کے اندر کارروائی کرنے کے لیے دہشت گرد تنظیم جنداللہ کی مدد کی ۔ذرائع نے بتایا کہ امریکہ، CIA، XE(جس کا پرانا نام Blackwater ہے)، بھارت اور اسرائیل وہ چند عناصر ہیں جو بلوچستان کے اندر دہشت گرد کارروائیاں کر رہے

ہیں اور ناراض بلوچوں کے اندر علیحدگی کے رجحانات کو ہوا دے رہے ہیں۔ ذرائع نے کہا کہ وزارتِ داخلہ ان عناصر کو بے دخل کرنے میں ناکام ہوگئی ہے جس وجہ سے دہشت گردی کی کارروائیاں اب بھی جاری ہیں۔ دہشت گرد کارروائیوں اور بلوچستان میں روز روز کی ہلاکتوں نے لوگوں میں بے چینی پیدا کردی ہے اور کچھ رہنماؤں کو موقع فراہم کیا ہے کہ وہ وفاق کے خلاف بات کریں۔ اُن میں سے کچھ نے آزاد بلوچستان کی باتیں کرنا شروع کردی ہیں۔ جبکہ حکومت اور کچھ سیاسی جماعتیں علیحدہ علیحدہ کانفرنسیں کر کے بلوچستان کے لوگوں کے ساتھ بار بار ہونے والی محرومیوں کا ممکنہ حل نکالنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ تاہم دشمن نے بھی بلوچوں میں احساس محرومی کو ہوا دینے کی کوششوں کو تیز کردیا ہے۔

⊗⊗⊗

طبی ماہر کے دلائل کے مطابق نومولود بچوں کو قتل کرنا جائز ہونا چاہئے

طبی اخلاقیات کے جریدے میں شائع ہونے والے مضمون میں اس موضوع پر بحث کی گئی ہے کہ اسقاط حمل سے بڑھ کر اس چیز کی بھی اجازت ہونی چاہئے کہ نوزائدہ بچوں کو قتل کیا جاسکے اگرچہ وہ تندرست ہی کیوں نہ ہوں۔ اس مضمون کو ملبورن میں موناش یونیورسٹی کے Alberto Giubilini اور ملبورن یونیورسٹی کے Applied فلسفہ اور عوامی اخلاقیات کے مرکز کے Francesca Minerva نے تصنیف کیا ہے۔ مصنفین کا کہنا ہے کہ ،''دونوں foetuses اور نومولود کی اخلاقی حیثیت حقیقی لوگوں جیسی نہیں ہوتی''، اور کیونکہ foetus کے صحت مند ہونے کے باوجود بھی اسقاط حمل کی اجازت ہے، تو اس انداز میں ''نومولود کے قتل کی تمام ان حالات میں اجازت ہونی چاہئے جن میں اسقاط حمل کی اجازت ہے، بشمول ان کے جن میں نوزائدہ بالکل صحت مند بھی ہو''۔ ''یہ حقیقت کہ دونوں ممکنہ افراد ہیں اخلاقی طور پر غیر متعلقہ ہے،'' مصنفین کا یہ دعویٰ ہے کہ گود لینے کی بحث ایک مناسب کاؤنٹر دلیل نہیں کیونکہ بچے کے والدین کو اقتصادی یا نفسیاتی طور پر بوجھ تلے ہوں اور یہ عمل ممکن ہے ماں کیلئے ''نفسیاتی تکلیف'' کا باعث ہو۔ اس امر پر کوئی روشنی نہیں ڈالی گئی کہ ماں کیسے اپنے نوزائدہ بچے کے قتل کی وجہ سے نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو نہیں سکتی ہے۔ صرف انسان ہونا ہی کوئی ایسی وجہ نہیں ہے کہ کسی کو زندگی کا حق دے دیا جائے۔ ''،مصنفین مزید لکھتے ہیں کہ ''بے شک، کئی انسانوں کو سمجھا جاتا ہے کہ ان کے معاملوں میں انکے پاس زندہ رہنے کا حق نہیں جیسا کہ spare embryo جہاں embryo stem cells پر تحقیق کی اجازت ہے، foetuses جہاں اسقاط حمل کی اجازت ہے اور مجرم جنہیں پھانسی کی سزا دینا جائز ہے۔''

⊗⊗⊗

ایندھن نہ خرید پانے کے باعث ہونے والی اموات برطانیہ کو ایک ترقی پذیر ملک کی طرف دھکیل رہی ہیں

ایک نئی تحقیق کے مطابق غربت کی وجہ سے ایندھن نہ خرید پانے کے باعث ہونے والی اموات کی شرح حکومت کے اندازوں سے تین گنا زیادہ ہے، اور اسکے لئے مہم چلانے والوں کے نزدیک یہ شرح انتہائی تشویشناک ہے۔ غربت کی وجہ سے ایندھن نہ خرید پانے کے باعث ہونے والی اموات پر السٹر یونیورسٹی کے پروفیسر کرسٹین لِڈل نے منگل کو اخبار انڈیپنڈنٹ (Independent) میں شائع ہونے والی اپنی تحقیق میں انکشاف کیا ہے کہ تقریباً 8000 افراد ہر سال ایندھن نہ خرید پانے کی وجہ سے سردیوں میں موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ برطانوی حکومت کی طرف سے حال ہی میں دیئے گئے اندازے کے مطابق گھروں کو مناسب طریقے سے گرم نہ کر پانے کے باعث تقریباً 2700 لوگ موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لِڈل نے کہا،''میرے خیال میں سرد اور نمی والے گھروں کی بدولت 7800 افراد کی اموات کا اندازہ زیادہ حقیقت پسندانہ ہے، کیونکہ یہ WHO (عالمی ادارہ برائے صحت) کی تازہ ترین رپورٹ پر مبنی ہے۔'' معروف تنظیم، Transform UK جس نے توانائی کے بل کے لئے انقلابی مہم چلائی تھی، کے مطابق یہ اعداد و شمار انتہائی تشویشناک ہیں۔ اس تنظیم کے ڈائریکٹر ایڈ میتھیو کا کہنا ہے کہ ''یہ اعداد و شمار انتہائی تشویشناک ہیں اور اتنے لوگوں کی سرد گھروں میں رہنے کی بدولت ہونے والی اموات کی وجہ سے آپ خود کو ایک ترقی یافتہ ملک نہیں کہہ سکتے۔'' اس نے مزید کہا کہ ''ان اموات کا مکمل سدباب ممکن ہے، اور یہ اموات شائد حکومت کیلئے سب سے بڑا امتحان ہیں اگر حکومت میں کوئی رتی بھر بھی اخلاقی اقدار یا رحم موجود ہے۔''

⊗⊗⊗

جنوبی سوڈان کی سرحد کے قریب سوڈانی افواج نے جمع ہونا شروع کردیا

جمعرات کو جنوبی سوڈان کے حکام نے کہا ہے کہ سوڈانی افواج متنازعہ سرحد کے قریب جمع ہو رہی ہیں اور یہ کہ مسلح افواج نے جنوبی سوڈان میں دو تیل کے کنوؤں پر بمباری کی ہے۔ جنوبی افواج کی مسلح افواج کے ترجمان نے کہا کہ دو سوڈانی طیاروں نے شمال جنوبی سرحد کے ساتھ ساتھ بدھ کی دوپہر کو Pairang County میں چھ بم گرائے ہیں۔ کرنل فلپ اگور نے کہا کہ ایک کنویں کو نقصان پہنچا ہے اور تیل اس میں سے leak ہو کر زمین میں پینے

کے پانی کو آلودہ کر رہا ہے۔اس نے مزید کہا کہ سوڈان مسلح افواج کو ایک قریبی قصبے میں اکٹھا بھی کر رہا ہے۔سوڈان کے دفتر خارجہ کے ترجمان ،العبید مروہ نے اس معاملے پر تبصرہ کے حصول کیلئے کی گئی ٹیلیفون کالز سننے کا انکار کر دیا۔جنوبی سوڈان جولائی میں سوڈان

سے علیحدہ ہوا لیکن ابھی کئی معاملات حل طلب باقی ہیں جن میں سرحدوں کی حد بندی اور تیل کی آمدنی کی تقسیم شامل ہیں۔اس کے علاوہ بین الاقوامی جرائم کی عدالت نے سوڈان کے وزیر دفاع کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کئے ہیں، یاد رہے کہ یہ تیسرے سینئر حکومتی اہلکار ہیں جو کہ دارفور میں مظالم ڈھانے میں مبینہ طور پر ملوث ہونے پر عدالت کو مطلوب ہیں۔

⊗⊗⊗

ترقی میں دریافت ہونے والی انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی پیشن گوئی کی گئی ہے۔

1500 سال پرانی ایک انجیل جس میں خیال کیا جاتا ہے کہ اللہ کے نبی محمدؐ کے دنیا میں آنے کی پیشن گوئی کی گئی ہے ، نے اس ہفتے ویٹیکن کی توجہ حاصل کئے رکھی۔پوپ بینیڈکٹ XVI نے مبینہ کتاب کو دیکھنے کے لئے درخواست کی ہے ، جسے گزشتہ 12 سالوں سے ترقی میں چھپا کر رکھا گیا۔ ترک ثقافت اور سیاحت کے وزیرErtugrul Gunay نے انگریزی اخبار 'ڈیلی میل' کو بتایا کہ یہ کتاب جس کی مالیت دو کروڑ بیس لاکھ ڈالر ہے، میں نبیؐ کے آنے کی پیشن گوئی موجود ہے

اور اسے اس وجہ سے چھپایا جا رہا ہے کیونکہ اس میں حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں نظریہ اسلامی نقطہ نظر سے بہت متشابہ ہے۔اخبار نے تفصیلات دیں کہ ''اسلامی عقیدہ کے ساتھ مطابقت رکھتے ہوئے، یہ انجیل عیسیٰؑ کو ایک بشر کا درجہ دیتی ہے نہ کہ خدا کا۔یہ مقدس مثلث اور صلیب کے نظریہ کی بھی نفی کرتی ہے اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے رسول اللہؐ کے آنے کی پیشن گوئی کی ہے۔'''انجیل کے ایک ایڈیشن میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے ایک پادری کو بتایا کہ اس مسیحا کو کس نام سے بلایا جائے گا؟ اس کا بابرکت نام محمدؐ ہوگا۔''اخبار نے مزید کہا کہ ''ایک دوسرے ایڈیشن میں لکھا ہے کہ عیسیٰؑ نے مسیحا ہونے کا انکار کیا اور کہا کہ وہ (مرد ہو یا عورت) اسماعیل میں سے ہوگا، یہ اصطلاح جو عربوں کے لئے استعمال کی جاتی تھی۔''رپورٹ کے مطابق ،مسلمان اس انجیل کے دعویدار ہیں، جس کے بارے میں کئی یہ کہتے ہیں کہ یہ برنباس کی انجیل ہے، جو کہ مارک ،میتھیو، لوک اور جان کے نسخوں کی طرح انجیل کے اصلی نسخوں میں ایک اضافہ ہے۔پادری برنباس روائیتی طور پر قبرصی چرچ کا بانی سمجھا جاتا ہے، جو کہ شروع کے عیسائیوں میں سے تھا جسے بعد میں رسول کہا جانے لگا۔Gunay نے کہا کہ یہ کتاب ترقی میں 2000 میں پولیس کے اینٹی سمگلنگ اپریشن کے دوران دریافت ہوئی تھی اور ویٹیکن نے اس

کتاب کو دیکھنے کیلئے باضابطہ طور پر درخواست کی ہے۔چمڑے کے لحاف میں لپٹی سونے سے لکھی ہوئی یہ کتاب جسے عیسیٰؑ کی ابرانی زبان میں تحریر کیا گیا ہے، کے ایک صفحے کی کاپی 24 لاکھ ڈالر مالیت بتائی جاتی ہے۔

⊗⊗⊗

کیا امریکہ بھارت کے ساتھ مل کر پاکستان پر حملہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے؟

ایک سینئر امریکی فوجی اہلکار نے کانگریس کے پینل کو بتایا کہ امریکہ کے خصوصی دستے لشکر طیبہ پر قابو پانے کیلئے بھارت کے ساتھ مل کر کام کر رہے تھے۔ہاؤس آرمڈ سروسز کمیٹی کے سامنے اپنے بیان میں امریکی پیسیفک کمانڈر ایڈمرل رابرٹ ولارڈ نے لشکر طیبہ کو جنوبی ایشیاء کے پورے خطے کیلئے انتہائی خطرناک قرار دیا۔اگرچہ بھارتی حکومت نے امریکی خصوصی دستوں کی بھارت میں موجودگی کی تردید کی ہے لیکن اس نے ایڈمرل کے دوسرے دعوے، جس میں کہا گیا ہے کہ دونوں ممالک لشکر طیبہ پر قابو پانے کیلئے مل کر کام کر رہے تھے ، کی تردید نہیں کی ۔ ایڈمرل ولارڈ نے ہاؤس کمیٹی کو بتایا کہ ''ہمارے خصوصی دستے ،جنہیں پیسیفک اسسٹ ٹیم (Pacific assist teams) کہا جاتا ہے،ابھی بھی نیپال، بنگلہ دیش، سری لنکا، مالدیپ کے ساتھ ساتھ بھارت میں بھی موجود ہیں۔'' اس نے مزید کہا ''اور ہم بھارت کے ساتھ مل کر انکی انسداد دھشتگردی کی صلاحیتوں میں بالخصوص اور سمندری ڈومین میں بالعموم اضافہ کر رہے ہیں، اور اسکے ساتھ ساتھ حکومتی سطح پر بھی، وزارتِ دفاع کی سطح ضروری نہیں لیکن دوسری ایجنسیاں انکی اندرونی انسداد دھشتگردی اور اندرونی شورشوں کو کنٹرول کرنے کیلئے انکی مدد کر رہی ہیں۔ اس سے پہلے کانگرس کے ممبر جو ولسن جو کہ ساؤتھ کیرولینا کا ریپبلکن ہے، نے لشکر طیبہ کو پاکستان اور بھارت کا مشترکہ دشمن قرار دیا، جس نے ممبئی میں 2008 میں ایک قاتلانہ حملہ کیا۔جس اس سے پوچھا گیا کہ ''اس درجہ کی دھشتگردی کا مقابلہ کرنے کیلئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟ تو ایڈمرل ولارڈ نے جواب دیا''لشکر طیبہ بہت خطرناک ہے، اسکا مرکز پاکستان ہے اور بین الاقوامی سطح پر اسکے بہت سے عزائم ہیں ۔سو اسلئے یہ بہت اہم خطرہ ہے، جس کیلئے ہم اس خطے کی حکومتوں کے ساتھ مل کر اس پر قابو پانے کی کوششیں میں مدد کر رہے ہیں۔''

⊗⊗⊗

⊗⊗⊗

اقتصادی مسئلہ وسائل کی کمی نہیں بلکہ اموال کی غیر منصفانہ تقسیم ہے

(حزب التحریر کی کتاب ''مقدمۃ الدستور'' سے ایک اقتباس)

دفعہ 124: اقتصادی مسئلہ اموال اور منافع کو رعایا کے تمام افراد کے درمیان تقسیم کرنا ہے، اسی طرح اس مال سے نفع اٹھانے یعنی دولت کو اکٹھا کرنے اور اس کیلئے کوشش کرنے کو ان کے لیے آسان بنانا ہے۔

اس دفعہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اقتصادی مسئلے کے دو شقیں ہیں: اول: افراد کی غربت کو ختم کرنا، یعنی اس بات کی ضمانت دینا کہ ملک کی دولت رعایا کے افراد میں سے ہر فرد کو اس طرح میسر ہو کہ کوئی بھی فرد اس سے محروم نہ رہے۔ جبکہ دوسری شق یہ ہے کہ رعایا کے ہر فرد کے لیے دولت جمع کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کو ممکن بنانا۔ پہلی شق کی دلیل وہ آیات اور احادیث ہیں جو فقیر مسکین اور مسافر کے بارے میں ہیں۔ ان آیات کی کثرت اور تنوع کو دیکھ کر اس مسئلے کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ جہاں تک آیات کا تعلق ہے تو ان میں سے کچھ یہ ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاطعِمُوا البائس الفقیر﴾ ''اور بھوکے فقیروں کو بھی کھلاؤ'' (الحج:)۔ اور فرمایا: ﴿وما تنفقوا من خیر یوف الیکم وانتم لاتظلمون o للفقراء الذین احصروا فی سبیل اللّٰہ﴾ ''اور تم جو کچھ مال خرچ کرو گے اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور تمہارا حق نہ مارا جائے گا۔ صدقات کے مستحق صرف وہ غربا ہیں جو اللہ کی راہ (جہاد) میں روک دیئے گئے'' (البقرۃ:3-272)۔ اور فرمایا: ﴿انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیھا والمؤلفۃ القلوب وفی الرقاب﴾ ترجمہ ''صدقات (زکوٰۃ) صرف فقیروں، مسکینوں، ان صدقات کے وصول کرنے والوں، دل جیتنے کے لیے، گردن چھڑانے میں، قرض داروں کے لیے، اللہ کے راستے میں اور مسافروں کے لیے ہیں'' (التوبۃ: 60)۔ اور فرمایا ﴿ما افآء اللّٰہ علی رسولہ من اھل القری فللّٰہ و للرسول ولذی القربی والیتمی والمسکین و ابن السبیل﴾ ''بستیوں والوں کا جو (مال) اللہ تعالیٰ تمہارے لڑے بھڑے بغیر اپنے رسول کے ہاتھ لگائے وہ اللہ کا ہے اور رسول ﷺ کا اور قرابت والوں کا، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا'' اور فرمایا ﴿للفقر آء المھجرین﴾ ''اور (فئی کا مال) مہاجر مسکینوں کے لیے ہے'' (الحشر 88)۔ اور فرمایا: ﴿ان تبدوا الصدقت فنعما ھی وان تخفوھا وتؤتوھا الفقرآء فھو خیر لکم﴾ ''اگر تم صدقے خیرات کو ظاہر کرو تو وہ بھی اچھا ہے اور اگر تم اسے پوشیدہ پوشیدہ مسکینوں کو دے دو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے'' (البقرۃ 271)۔ اور فرمایا ﴿و علی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین﴾ '' اور جو لوگ روزہ نہیں رکھ سکتے ان کے اوپر فدیہ یعنی (ایک روزے کے بدلے میں) ایک مسکین کو کھانا کھلانا واجب ہے'' (البقرۃ 184)۔ ﴿ومن لم یستطع فاطعام ستین مسکیناً﴾ ''اور جس کو یہ طاقت بھی (ساٹھ روزہ رکھنے کی) نہ ہو تو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے'' (المجادلۃ)۔ اور فرمایا ﴿ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا﴾ ''اور اللہ کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدی کو'' (الانسان:8)۔ اور فرمایا ﴿اَو اِطعَامٌ فی یَومِ ذِی مَسغَبَۃِ یَّتِیمًا ذَامقرَبَۃِ اَو مِسکِینًا ذَامَترَبَۃِ﴾ '' بھوک والے دن کھانا کھلانا کسی رشتہ دار یتیم یا خاکسار مسکین کو'' اور فرمایا ﴿قل ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین والیتٰمیٰ والمساکین وابن السبیل﴾ (البقرۃ 215) ''آپ کہہ دیجئے جو مال تم خرچ کرو وہ ماں باپ کے لیے ہے اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے'' اور فرمایا: ﴿ولٰکن البر من آمن باللہ والیوم الآخر والملٓئکۃ والکتٰب والنبیین وآتی المال علیٰ حبہ ذوی القربیٰ والیتٰمیٰ والمساکین وابن السبیل والسائلین﴾ (البقرۃ 177) ''بلکہ حقیقتاً نیک وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو، اور جو مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور سوال کرنے والوں کو دے''۔ اور فرمایا ﴿او اطعام مسکین﴾ (المائدہ: 95) ''اور خواہ کفارہ مساکین کو دے دیا جائے''۔ اور فرمایا ﴿فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین﴾ ''اس کا کفارہ دس محتاجوں کو کھانا دینا ہے'' (المائدہ:89)۔ اور فرمایا: ﴿وفی اموالھم حق معلوم للسائل والمحروم﴾ ''اور ان کے مال میں مانگنے والوں کا اور سوال سے بچنے والوں کا حق تھا'' (الذاریات 19)۔ اور فرمایا: ﴿و الذین فی اموالھم حق معلوم o للسائل والمحروم﴾ ''اور جن کے مال میں حصہ مقرر ہے یعنی مانگنے والوں کا اور نہ مانگنے والوں کا'' (المعارج:25)۔

جہاں تک احادیث کا تعلق ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((وایما اھل عرصۃ اصبح فیھم امروٌ جائع فقد برِئَت مِنھُم ذِمَّۃُ اللّٰہِ تعالیٰ)) '' کسی بستی میں کوئی شخص بھوکا سوئے تو اس بستی والوں کی ذمہ داری سے اللہ تعالیٰ بری ہے'' اس حدیث کو امام احمد نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے اور احمد شاکر نے اس روایت کو صحیح قرار ہے۔ اور آپ ﷺ اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ((ما آمن بی من بات شبعان وجارہ جائع وھو یعلم)) ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ شخص مجھ پر ایمان ہی نہیں لایا جس خود تو پیٹ بھر کر کھایا اور اس کا ہمسایہ بھوکا سویا، حالانکہ اسے (ہمسائے کی حالت کا) علم بھی تھا'' اس حدیث کی تخریج بزار نے انسؓ سے کی ہے جسے الھیثمی اور المنذری نے صحیح قرار دیا ہے۔ یہ تمام آیات اور وہ احادیث جو خرچ کرنے کے بارے میں ہیں، اس طرح صدقات کے احکام، زکوٰۃ کے احکام اور فقرا، مساکین،

ضرورت مند مسافر اور سائل کی حاجت روائی کرنے کے احکامات کو جو بار بار دھرایا گیا ہے اس سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اقتصادی یا معاشی مسئلہ افراد کی ضرورتمندی ہے یعنی دوسرے الفاظ میں افراد کے درمیان دولت کی غلط تقسیم ہے، جس کا نتیجہ افراد کی غربت کی شکل میں نکلتا ہے۔ چنانچہ مسئلہ رعایا کے تمام افراد پر دولت کو تقسیم کرنا ہے۔ لہٰذا دولت کی تقسیم کے مسئلے کو حل کرنا ضروری ہے تا کہ دولت تمام افراد کو مل سکے۔ جس امر کے متعلق دلائل وارد ہوئے ہیں وہ یہ ہے کہ دولت تمام افراد کو پہنچنی چاہئے۔ ہر فرد تک دولت پہنچانے کے لئے محرومی کا ازالہ کرنا ہوگا۔ یعنی وہ افراد جن میں صفت فقر پائی جائے جیسا کہ فقرا، مساکین، مسافر اور سوالی، ان کے مسائل کو حل کرنا پڑے گا۔ پس اس دفعہ کی پہلی شق کے یہی دلائل ہیں۔

دفعہ کی دوسری شق کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر مباح ذریعے سے مال کے مالک بننے کو عمومی طور پر جائز (مباح) قرار دیا ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **((من احاط حائطا علیٰ ارض فھی لہ))** ''جو کوئی کسی بنجر زمین کے اردگرد چاردیواری بنالے تو وہ اس کی ہوگئی''۔ احمدؒ اور ابو داؤدؒ نے اس حدیث کی تخریج کی ہے اور ابن الجارود اور الزین نے اس کے اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿**واحل لکم صید البر**﴾ '' تمہارے لیے سمندر کا شکار حلال کیا گیا ہے'' (المائدہ96)۔ اسی طرح ملکیت کا مباح ہونا اور اس اباحت کا ریاست کے ہر فرد کے لیے عام ہونا، چاہے مسلم ہو یا ذمی، اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ہر فرد کے لیے مال حاصل کرنا، اس کے لیے کوشش کرنا مباح ہے۔ اس کے علاوہ کھانے پینے کی اشیاء لباس، مکان اور دوسرے مال ومتاع سے فائدہ اٹھانے کے مباح ہونے کی بھی عام دلائل وارد ہوئے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿**وکلوا مما رزقنکم**﴾ ''اور اس میں سے کھاؤ جو رزق ہم نے دیا ہے'' اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ **((ما اکل احد طعاما قط خیراً من ان یأکل من عمل یدہ))** ''آدمی کے لیے اپنے ہاتھ کی کمائی کے کھانے سے بہتر کوئی کھانا نہیں'' اس حدیث کو بخاریؒ نے المقدام کے واسطے سے روایت کیا ہے۔ اور ارشاد باری ہے ﴿**کلوا مما رزقکم اللّٰہ**﴾ '' جو کچھ اللہ نے تمہیں دیا ہے کھاؤ'' (الانعام142)۔ اور ارشاد باری ہے ﴿**وکلوا مما رزقنکم الله حللا طیباً**﴾ ''اور اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تم کو دی ہیں ان میں سے حلال مرغوب چیزیں کھاؤ'' (المائدہ88)۔ اور ارشاد ہے: ﴿**وکلوا من طیبٰت ما رزقنکم**﴾ ''جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دے رکھی ہیں انہیں کھاؤ'' (البقرہ172)۔ اور ارشاد باری ہے: ﴿**قل من حرم زینۃ اللّٰہ التی اخرج لعبادہ والطیبٰت من الرزق**﴾ '' آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے اسبابِ زینت کو، جنہیں اس نے اپنے بندوں کے واسطے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کس نے حرام کیا ہے؟'' (الاعراف 32)۔ اس کے علاوہ اور دلائل بھی وارد ہوئے ہیں۔ اور یہ سب دلائل عام ہیں۔ اباحت کی اس عمومیت میں رعایا کے تمام افراد شامل ہیں خواہ مسلمان ہوں یا ذمی، یعنی کوئی بھی شخص ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس تمام کا یہ مطلب ہے کہ شریعت نے رعایا کے ہر فرد کے لیے مال کے مالک بننے اور اس سے فائدہ اٹھانے کو ممکن بنایا ہے۔

یوں شرعی دلائل نے بنیادی مسئلے کو اور اس کے حل کو بیان کیا ہے، یعنی مسئلہ افراد کی غربت اور ان کا مال کمانے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے قابل نہ ہونا ہے۔ چنانچہ شرع نے اس مسئلے کو اس طرح حل کیا کہ افراد کی غربت کو دور کرنے کے لیے مال کمانے اور اس سے فائدہ اٹھانے کو عموماً مباح قرار دیا اور اسی اباحت کو اقتصادی معاملات کی بنیاد بنایا۔ یہ اباحت اقتصادی امور کی بنیاد ہے۔ بالفاظ دیگر بنیادی مسئلہ دولت کی تقسیم ہے نہ کہ دولت کی پیداوار کا، کیونکہ مسئلہ افراد کی غربت اور ان کا مال کمانے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے قابل نہ ہونا ہے نہ کہ ملک کے غریب ہونے یا دولت کے کم ہونے کا، پس اصل مسئلہ دولت کی تقسیم ہے نہ کہ دولت کو پیدا کرنا۔

رہی یہ بات کہ اس کی کیا دلیل ہے کہ اصل مسئلہ دولت کی تقسیم کا ہے نہ کہ پیداوار کا، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس مسئلے سے متعلق جتنی بھی شرعی دلائل ہیں وہ غربت کے مسئلے کو حل کرنے، ملکیت کے جائز ہونے اور اس ملکیت سے فائدہ اٹھانے کے مباح ہونے کے متعلق ہیں اور یہی معاشی زندگی کی زمینی حقیقت بھی ہے۔ جہاں تک شرعی دلائل کی بات ہے تو یہ دلائل افراد کی غربت کے حل، ملکیت کے مباح ہونے اور ملکیت سے فائدہ اٹھانے کے مباح ہونے کے بارے میں ہیں، یعنی دولت کی تقسیم کے حوالے سے ہیں اور اسی طرح ملک کی غربت کے مسئلے کے حل حوالے سے بھی دلائل وارد ہوئے ہیں یعنی مال کی پیداوار و نشوونما کے متعلق۔ ان دونوں امور کی دلائل کو باریک بینی سے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ افراد کی غربت، ملکیت کی اباحت اور اس سے فائدہ اٹھانے کے دلائل کثیر اور متنوع ہیں جس سے اس مسئلے کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے اور اس بات کا تعین ہوتا ہے کہ یہ دلائل اصل مسئلے کے حل سے متعلق ہیں نہ کہ کسی فروعی مسئلے کے متعلق۔ چنانچہ غربت یعنی دولت کی غلط تقسیم اور اس کے حل کے حوالے سے جتنی آیات اور احادیث ہیں وہ بہت زیادہ ہیں، اسی طرح ملکیت اور اس سے فائدہ اٹھانے کے مباح ہونے کے بارے میں دلائل بھی کثیر ہیں۔ یہ تو ایک پہلو سے ہوا۔ جب کہ دوسرے پہلو سے، جس مسئلے کو شرع نے حل کیا ہے وہ دولت کو جمع کرنا، ہے جو کہ معیشت کی اصل الاصول ہے اور اسی سے تمام فروعی اقتصادی مسائل جنم لیتے ہیں نتیجتاً معلوم ہوا بنیادی مسئلہ دولت کی تقسیم کا ہے کیونکہ غربت، ملکیت کی اباحت اور اس سے فائدہ اٹھانے کے مباح ہونے کی دلائل بے تحاشہ ہیں اور اس مسئلے کو اصولی اور بنیادی مسئلے کے طور پر حل کرتی ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ دولت کی تقسیم کا مسئلہ ہی اصل اور بنیادی مسئلہ ہے اسی سے دوسرے فروعی مسائل جنم لیتے ہیں۔ اس کے برعکس ملک کی غربت کے دلائل، بالفاظ دیگر پیداوار کے متعلق دلائل محدود ہیں اور ضمنی طور پر پیدوار کے مسئلے کو حل کرتے ہیں، اور براہ راست پیداوار کو موضوع نہیں بناتے۔ پیداوار سے متعلق براہِ راست کوئی خاص دلائل نہیں ہیں۔ کچھ احکام شرعیہ ہیں جو ملکی دولت میں اضافے کا تقاضا کرتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ضمناً پیداوار کے مسئلے کو حل کرتی ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿واعدوا لهم ما استطعتم من قوة﴾ ''تم ان کے مقابلے کے لیے اپنی طاقت بھر قوت کی تیاری کرو'' (الانفال 60)۔ یہ آیت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ریاست کے پاس دولت ہو اور اس دولت کو حاصل کرنے کا عمل بھی لازمی ہے۔ اس طرح رعایا کے لیے امن و امان کا قیام، ان کے مفادات کی نگرانی، جیسے سڑکیں تعمیر کرنا، پانی مہیا کرنا، تعلیمی ادارے اور مساجد بنوانا، علاج معالجے اور تعلیم کی سہولیات فراہم کرنا، حوادث اور ہنگامی صورت حال جیسے زلزلہ، طوفان اور رعایا کی ناگزیر ذمہ داریوں وغیرہ کی صورت میں مال ودولت کی ضرورت بھی اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ سرمایہ دستیاب ہو اور اس کے حصول کے لیے کام کرنا بھی ضروری ہے۔ اس طرح افراد کی غربت جو کہ بنیادی اقتصادی مسئلہ ہے، کو حل کرنے کے لیے بھی سرمائے کا ہونا اور اس کے حصول کے لیے کام کرنا لازمی ہے۔ یہ سارے احکام ان چیزوں کے حل سے متعلق ہیں جو پیداوار کا تقاضا کرتی ہیں نہ کہ یہ احکام براہِ راست پیداوار سے متعلق ہیں۔ لیکن یہ آیات اس قاعدے کے تحت سرمائے کے حصول کو واجب قرار دیتے ہیں: (ما لا يتم واجب الا به فهو واجب) کہ ''جس کام پر کسی واجب عمل کی ادائیگی کا دارومدار ہے تو وہ کام بھی واجب ہے''۔ جہاں تک ان احکامات کا تعلق ہے جو صریحاً دولت کے حصول کی ترغیب دیتے ہیں وہ انتہائی محدود اور گنے چنے ہیں۔ ارشاد باری ہے: ﴿فاذا قضيت الصلوٰة فانتشروا في الارض وابتغوا من فضل الله﴾ ''جب نماز ہو چکے تو زمین پر پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو'' (الجمعة: 10)۔ اور فرمایا: ﴿فامشوا في مناكبها و كلوا رزقه﴾ ''پس تم اس کی راہوں میں چلو پھرو اور اس کے عطا کردہ رزق کھاؤ'' (الملک 15)۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((ما اكل احد طعاما قط خيرا من ان يأكل من عمل يده)) ''تم میں سے کوئی شخص اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کوئی کھانا نہیں کھاتا''۔ اس حدیث کو بخاری نے مقدام کے حوالے سے کیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((من طلب الدنيا حلالاً استعفافاً عن المسئلة وسعياً علىٰ اهله وتعطفاً علىٰ جاره جاء يوم القيٰمة وجهه كالقمر ليلة البدر)) ''جو حلال طریقے سے مال کمائے اس نیت سے کہ سوال سے بچے گا اور اپنے اہلِ خانہ پر خرچ کرے گا اور اپنے ہمسایئے پر مہربانی کرے گا تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہو گا''۔ اس حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان میں مکحول سے مرسلاً نقل کیا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((طلب الحلال واجب على كل مسلم)) ''حلال مال کمانا ہر مسلمان پر فرض ہے''۔ اس حدیث کو طبرانی نے الاوسط میں انس کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ہیثمی و منذری نے اس کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔ یہ مذکورہ دلائل براہِ راست رزق کے طلب کے بارے میں ہیں یعنی پیداوار کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں یا دوسرے الفاظ میں ریاست کی غربت کے مسئلے کی تعبیر دیتے ہیں۔ لیکن ان میں بھی یہ بات ظاہر ہے کہ ان میں افراد کو مخاطب کیا گیا ہے۔ مال کے حصول کی حوصلہ افزائی ان کی انفرادی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ہے یعنی افلاس کو ختم کرنے یا ملکیت کی بڑھوتری یا اس مال سے نفع اٹھانے کے مباح ہونے کے بارے میں ہیں۔ یہ تو ایک پہلو تھا، جبکہ دوسرا پہلو اس کا یہ ہے کہ ان دلائل سے براہ راست جس چیز کا علاج کیا گیا ہے یا جس چیز کا یہ تقاضا کرتی ہیں وہ ہے عمل (کام) برائے ملکیت، نہ کہ کام برائے کام۔ یعنی دولت کا حصول اسے جمع کرنے کے لیے نہ کہ صرف پیداوار برائے پیداوار۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کام کرنے کی وجہ دولت جمع کرنا ہے، اس لیے کام کرنا اصل نہیں۔ اصل دولت جمع کرنا ہے، کام کرنا فروعی چیز ہے یعنی مقصد دولت جمع کرنا ہے نہ کہ کام کرنا۔ یہی وجہ ہے کہ اس حوالے سے جتنے بھی احکامات ہیں ان میں جمع کرنے کیلئے مال کمانے کا حکم ہے۔ اسی طرح احکامات پیداوار سے فائدہ اٹھانے کے بارے میں وارد ہوئے ہیں یعنی آیت میں مال کمانے کی کوشش کا جو حکم ہے وہ مال کو کھانے کے لیے ہے۔ اسی طرح پہلی حدیث میں کھانے کے لیے مال کمانے کا حکم ہے اور دوسری اور تیسری حدیث میں کمانے کی کوشش کو طلب دنیا اور طلب حلال سے تعبیر کیا گیا ہے۔ یہ سارے احکامات مال کو اکٹھا کرنے کی دلائل ہیں۔ اس تمام بحث سے یہ معلوم ہو گیا کہ پیداوار معیشت کا بنیادی مسئلہ نہیں بلکہ اقتصادی مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے۔ اس طرح یہ بھی معلوم ہو گیا کہ بنیادی مسئلہ ملکیت کا ہے یعنی مال کا جمع کرنا اور اس مال کو تقسیم کرنا۔

یہ ساری بحث شرعی دلائل کے حوالے سے تھی جہاں تک معاشی زندگی کی زمینی حقائق کا تعلق ہے، تو کسی کو بھی اس بات سے انکار نہیں کہ ہر وہ ملک جس کو معاشی مسائل کا سامنا ہے وہ دولت کی غلط تقسیم کی وجہ سے ہے، پیداوار کی کمی کی وجہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اشتراکی نظام (Socialism) جس میں سے کمیونزم بھی نکلتا ہے، اس معاشی ظلم کے نتیجے میں ہی اُبھرا جو سرمایہ دارانہ نظام (Capitalism) کی طرف سے معاشرہ کے اوپر ڈھایا جا رہا تھا، یعنی مال کی غلط تقسیم کے نتیجے میں۔ سرمایہ دارانہ نظام کے علمبردار بھی اپنے نظام میں جو پیوندکاری کی کوشش کرتے رہتے ہیں اس سب کا تعلق دولت کی تقسیم سے ہے۔ اشتراکی تشریحات کا تعلق بھی صرف اور صرف دولت کی تقسیم سے ہے۔ وہ علاقے جنہیں یہ لوگ پسماندہ علاقے قرار دیتے ہیں، ان کی پسماندگی کی وجہ بھی دولت کی غلط تقسیم ہے، نہ کہ علاقے کی غربت۔ یوں اقتصادی نظام میں بنیادی مسئلہ صرف دولت کی غلط تقسیم ہے پیداوار کی کمی نہیں۔ یہ ایسی حقیقت ہے کہ جس کو ہر انسان چاہے مسلم ہو، اشتراکی ہو یا سرمایہ دار، محسوس کرتا ہے۔ دنیا میں پیداوار اس قدر ہے کہ تمام انسانوں کی ضرورت سے بھی زیادہ ہے، لیکن غلط تقسیم کی وجہ سے کچھ لوگ انتہائی مالدار اور کچھ انتہائی غریب ہیں۔ حتیٰ کے وہ ممالک جو پیداوار کی کمی کا رونا روتے ہیں ان کا بھی بنیادی مسئلہ غلط تقسیم کا ہے، اور پیداوار کا مسئلہ ثانوی ہے۔ ان تمام باتوں کو سامنے رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اقتصادی زندگی کی زمینی حقائق یہ ہیں کہ بنیادی مسئلہ دولت کی تقسیم کا ہے نہ کہ پیداوار کا۔

⊗⊗⊗

شہداء کے سردار

اے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے والو!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''شہداء کے سردار حمزہؓ ہیں، اور وہ شخص جس نے جابر حکمران کے سامنے کھڑے ہو کر اُسے صحیح نصیحت کی اور اُسے قتل کر دیا گیا'' (الحاکم)

اے آج کے جابر حکمرانوں کا محاسبہ کرنے والو!

ہمارے آقا، رسول اللہ ﷺ نے جابر حکمران کا محاسبہ کرنے والے کو شہداء کے سردار، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے شیر محمد ﷺ کے پیارے چچا حضرت حمزہؓ سے تشابہہ بیان کیا۔ تو آخر یہ حمزہؓ کون ہیں؟ ہم جن کی صف میں کھڑے ہونا چاہتے ہیں۔ یہ وہ حمزہؓ ہیں جنہوں نے قریش میں اپنی ممتاز حیثیت کی وجہ سے، مشکل ترین وقت میں مسلمانوں کے لیے ڈھال کا کام کیا۔ یہ وہ حمزہؓ ہیں جو اپنے رتبے کی وجہ سے، مختلف قبائل کے لوگوں کے لیے اسلام کی طرف متوجہ ہونے کا سبب بنے۔ یہ وہ حمزہؓ ہیں جو اسلام قبول کرنے کے بعد اُس پر اس مضبوطی سے جم گئے کہ کفار نے غزوہ احد میں ایک غلام وحشی کو آزادی کے بدلے اس ہدف پر معمور کیا کہ وہ حمزہؓ کو قتل کرے گا۔ یہ وہی حمزہؓ ہیں کہ جب اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ نے اُن کے جسدِ خاکی کو دیکھا تو فرمایا ''میں نے اپنی زندگی میں اتنا شدید نقصان نہیں اُٹھایا جتنا آج اور مجھے کبھی اتنا غصہ نہیں آیا جتنا آج ۔۔ اگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مجھے قریش پر غلبہ عطا کیا تو میں اُن کے ۳۰ لوگوں کا مثلہ کروں گا''۔ اور رسول اللہ ﷺ کی طرف سے شہداء کے سردار حمزہؓ کے بارے میں انہی الفاظ پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی:

ادْعُ إِلِى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ()وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُواْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِ وَلَئِن صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ() وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلاَّ بِاللّهِ وَلاَ تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلاَ تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ()

ترجمہ: ''اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے۔ یقیناً آپ کا رب اپنی راہ سے بھٹکنے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے اور وہ راہ یافتہ لوگوں سے بھی واقف ہے۔ اور اگر بدلہ لو بھی تو بلکل اتنا ہی جتنا صدمہ تمہیں پہنچایا گیا ہو اور اگر صبر کر لو تو بیشک صابروں کے لیے یہی بہتر ہے۔ آپ صبر کریں، بغیر توفیق الٰہی کے آپ صبر کر ہی نہیں سکتے اور ان کے حال پر رنجیدہ نہ ہوں اور جو مکر وفریب یہ کرتے رہتے ہیں ان سے تنگ دل نہ ہوں۔'' (النحل ۔۱۲۵ تا ۱۲۷)

یقیناً یہ اُمت اپنے شہداء پر غمگین نہیں ہوتی، اور نہ ہی اُن کی گنتی کرتی ہے۔ اُن کے لیے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جنت کا وعدہ کر رکھا ہے اور اُن کے چہرے اُس دن خوشی سے روشن ہونگے جس دن تمام انسان شدید خوف کی حالت میں اپنے فیصلے کا انتظار کر رہے ہونگے ۔ یہ ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں شہداء کا مقام ۔ تو پھر سید الشہداء کی تو کیا ہی شان ہوگی؟

اے سید الشہداء کی صف میں شامل ہونے کی خواہش رکھنے والو!

جابر حکمرانوں کا محاسبہ کرنے کا رستہ رسول اللہ ﷺ کا رستہ ہے۔ یہ وہ افضل ترین عبادت ہے کہ جس میں نہ جسم تھکتے ہیں، نہ ذہن آہستہ ہوتے ہیں اور قلوب اُس اجرِ عظیم کی تمنا رکھتے ہیں جس کا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے۔ حکمران کا محاسبہ کرنا فرض ہے اور یقیناً حکمران ہی المعروف کی بنیاد ہے اگر وہ عادل ہو، اور وہی منکر کی جڑ ہے اگر وہ ظالم ہو۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرنا اور ظالم کے ہاتھ کو روکنا، یہ وہ عمل ہے کہ جس کی شریعت میں بہت تعریف کی گئی ہے اور اس کے ترک کرنے پر سخت وعید بھی سنائی گئی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم ضرور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرو ورنہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمہیں عذاب میں مبتلا کرے گا، پھر تم اُس سے دعائیں کرو گے اور وہ اُنہیں قبول نہیں کرے گا'' (جامع الترمذی)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''نہیں ! اللہ کی قسم !تم ضرور ظالم کے ہاتھ کو پکڑو اور اسے حق کی طرف موڑو اور اسے حق پر قائم رکھو۔ ورنہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمہارے قلوب کو آپس میں ٹکرائے گا اور تم پر اسی طرح لعنت کرے گا جیسے بنی اسرائیل پر کی''

اے سید الشہداء کے راستے پر چلنے والو!

جابر حکمرانوں کے محاسبے کے راستے پر چلتے ہوئے، مسلمان کسی قسم کے نقصان پر خوفزدہ نہیں ہوتا، جو ظالموں کی طرف سے تنگ کرنے، قید وبند کرنے، تشدد کرنے اور کبھی شہید کر دینے کی حد تک بھی ہوتا ہے جیسا کہ آج ہم پوری مسلم دنیا میں دیکھ رہے ہیں۔ مسلمان میں نہ تو اپنے پیاروں کا ساتھ چھٹ جانے کا خوف ہوتا ہے، نہ ہی اُن کا نفقہ ختم ہو جانے کا اور نہ ہی جان چلے جانے کا (جو اہل وعیال کے ساتھ اور اُن کے نفقے کی بنیاد ہے)۔ کیونکہ وہ شخص جو سید الشہداء کی صف میں شامل ہونا چاہتا ہے، وہ اللہ کے اس فرمان کو یاد رکھتا ہے:

فَلاَ تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي

''پس، اُن سے مت ڈرو، صرف مجھ سے ڈرو''

(البقرہ۔۱۵۰)

اور وہ قریش کی جارحیت پر رسول اللہ ﷺ کے اس جواب کو بھی یاد رکھتا ہے ''اللہ کی قسم ! میں اپنی اس جدوجہد کو جاری رکھوں گا جس کے لیے اُس نے مجھے

بقیہ صفحہ نمبر 26 پر>>>

ازبکستان کے صدر کریموف اور اس کے غنڈوں کے چند قبیح جرائم اور امریکہ اور یورپی یونین کا اس حکومت کے ساتھ رویہ

کریموف اور اس کے غنڈے ازبکستان کی جیلوں میں وحشیانہ تشدد کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ازبکستان کی متعدد جیلوں میں بے گناہ مسلمانوں خصوصاً حزب التحریر کے شباب پر وحشیانہ تشدد جاری ہے۔اس تشدد میں سالہا سال سے مزید اضافہ ہوتا رہا ہے۔یہ اہم ہے کہ اس بات کا ادراک کیا جائے کہ حزب التحریر ایک سیاسی جماعت ہے اور یہ عسکری جدوجہد پر یقین نہیں رکھتی۔یہ عالمی تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ حزب کے ہتھیار صرف اسلامی افکار ہیں۔

اس وحشیانہ تشدد کے نتیجے میں حزب کے سینکڑوں شباب شہید ہو چکے ہیں۔ان شہداء کی فہرست میں نیا اضافہ صلاہ قدیم دینوف کا ہے جو ۱۹۷۱ میں اندیجان میں پیدا ہوئے۔16/1/2012 کو جیل پولیس اُن کی میت سنکراد سے اندیجان اُن کے گھر لے کر آئی۔ظالم کریموف اس پر راضی نہ ہوا کہ اس شب کو تشدد کے نتیجے میں شہید کر دیا گیا ہے بلکہ اُس نے اپنے غنڈوں کے ذریعے صلاہ کے گھر والوں کو مجبور کیا کہ وہ میت کو جلد دفنا دیں تا کہ لوگ کریموف کے ان وحشیانہ مظالم کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ سکیں۔اے صلاح الدین!تم اور تمہارے بھائی انشاء اللہ جنت الفردوس میں ہونگے۔جہاں تک کریموف اور اس کے غنڈوں کا تعلق ہے،تو اُن کا خاتمہ انشاء اللہ بہت قریب ہے جیسا لیبیا کے صدر قذافی کے ساتھ ہوا۔یہ تو اس دنیا میں سزا ہے اور آخرت میں ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے۔

ظالم کریموف صرف حزب کے شباب کی گرفتاریوں پر راضی نہیں ہے، جو کہ خلافت کے قیام کے ذریعے اسلام کے نفاذ کی دعوت دے رہے ہیں۔وہ اس پر بھی راضی نہیں ہے کہ شباب کو لمبے عرصے کے لیے سزائیں دی جائیں اور سالوں تک جیلوں میں اُن پر مسلسل تشدد کیا جائے۔بلکہ وہ ان سزاؤں کے اختتام پر ان میں مزید اضافہ کر دیتا ہے اور الزام یہ عائد کرتا ہے کہ اس لوگوں نے جیل کے قوانین کی خلاف ورزی کی ہے۔یہ اضافہ صرف اُن مخلص مسلمانوں کی سزاؤں میں کیا جا رہا ہے جو کہ اسلام کی طرف دعوت دے رہے ہیں۔جہاں تک اُن مجرموں کا تعلق ہے جو قتل، چوری، زنا، ڈاکہ یا منشیات میں ملوث ہیں، اُن کو زیادہ تر اپنی سزا پوری ہونے سے پہلے ہی چھوڑ دیا جاتا ہے۔

وہ شباب جن کی سزا میں ماضی قریب میں اضافہ کیا گیا، وہ یہ ہیں:

۱۔حامد ماکھو قدرت اللہ جو ۱۹۷۳ میں پیدا ہوئے اور جیل YR 64/51 میں قید ہیں۔پہلی سزا کے اختتام پر ان کی سزا میں اضافہ کیا گیا اور اب ان کی دوسری سزا کے اختتام پر مزید چار سال چھے ماہ کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

۲۔نور ماتوف صادق جو ۱۹۷۶ میں پیدا ہوئے اور جیل Jasliq میں قید ہیں۔ان کی سزا میں ۵ سال کا اضافہ کر دیا گیا ہے اور انہیں جیل Zarafshan میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

۳۔بہن مراجین جو تاشقند کی جیل KIN-7 میں قید ہیں۔اُن کی ۶ سال ۶ ماہ کی قید کے اختتام پر مزید ۳ سال کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

۴۔تین مزید نوجوان بہنیں گنیاہ عُماد (کراسو شہر سے)، کولیناڑ (خوجآباد) اور ماؤلودہ (پاولہ قباشی) کی سزا جنوری ۲۰۱۲ میں ختم ہونے پر مزید ۳ سال کا اضافہ کر دیا گیا۔

جب آلِ یاسر پر مشرکینِ مکہ نے تشدد کا سلسلہ شروع کیا تو رسول ﷺ نے اُن سے فرمایا: اے آلِ یاسر صبر کرو، تمہارے لیے جنت کا وعدہ ہے۔آج ہم ان نوجوان بہنوں اور ان کے اہل وعیال کو یہ کہتے ہیں: صبر کرو! ظلم کا دور اختتام کے قریب ہے، عدل کا دور سامنے ہے، انشاء اللہ تمہاری فتح بہت قریب ہے اور اللہ کی رحمت سے تمہارہ مقام جنت الفردوس ہے۔

۱۹۹۹ میں کریموف نے اپنے قتل کی منصوبہ بندی کا الزام لگاتے ہوئے حزب کے خلاف مہم کا آغاز کیا۔اُس وقت سے لے کر آج تک ۸۰۰۰ کے قریب شباب ازبکستان کی مختلف جیلوں میں قید ہیں۔اُس وقت اُس نے پارلیمنٹ میں یہ اعلان کیا تھا 'ہم الفاظ کا مقابلہ الفاظ سے اور افکار کا مقابلہ افکار سے کریں گے' اُس نے یہ بھی کہا تھا 'ہم عورتوں اور بچوں کو سزا نہیں دیں گے'۔یہ کہنے کے بعد نہ صرف یہ کہ اُس نے بے گناہ نوجوان عورتوں کو لمبی سزائیں سنائی بلکہ اُن سزاؤں کے اختتام پر اُن میں مزید اضافہ کر دیا گیا۔

اے ظالم کریموف! تم جتنا بھی عرصہ زندہ رہو، تمہارا وقت قریب ہے۔

ازبکستان میں بسنے والے لوگوں کی اکثریت انتہائی غربت وافلاس کی زندگی بسر کر رہی ہے جبکہ اس ملک کے پاس بے پناہ قدرتی وسائل موجود ہیں۔شہری علاقوں میں بجلی صرف ۸۔۱۰ گھنٹے مہیا ہوتی ہے جبکہ دیہی علاقوں میں ۴۔۳ دن لگا تار بجلی منقطع رہتی ہے۔گیس کے معاملے میں بھی یہی صورتحال ہے۔

کریموف نے ملک میں جاسوسی کا بہت بڑا جال بچھا رکھا ہے تا کہ اُن لوگوں کو سخت سزا دی جائے جو حکومت پر تنقید کرتے ہیں۔۲۰۰۵ میں اندیجان

میں ہونے والے قتلِ عام کے بعد عوام کے اندر موجود خوف میں اضافہ ہوا ہے۔

کریموف کی جانب سے عوام پر اس ظلم اور وحشیانہ تشدد کے باوجود مغربی دنیا نے اس حکومت کے جرائم پر آنکھیں اور کان بند کر رکھے ہیں۔ اس کے بعد بھی یہ مغربی ممالک یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ آمریت اور ظلم کے خاتمے کے لیے لڑ رہے ہیں اور آزادی اور انسانی حقوق کی پاسداری کی داستانیں سناتے پھرتے ہیں۔ یہ کفار جھوٹے ہیں اور ان کا جھوٹ اُس وقت بے نقاب ہو گیا جب ان ممالک نے ازبکستان پر عائد پابندیاں ختم کر دیں۔ ۲۰۰۵ میں اندیجان کے قتلِ عام کے بعد یورپی یونین نے کریموف حکومت پر پابندیاں عائد کی تھیں مگر ۲۰۰۹ میں اُنہیں ختم کر دیا گیا۔ امریکہ نے بھی ۲۰۰۴ میں عائد پابندیاں ۲۰۱۱ میں اُٹھا لیں۔ ان ممالک کی طرف سے پابندیاں ختم کرنے کا جواز یہ پیش کیا گیا کہ ان پابندیوں کا کوئی خاطرخواہ فائدہ نہیں ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ مغربی ممالک کی طرف سے پابندیاں ختم کرنے کے اقدامات اپنے مفادات کے تحفظ میں کیے گیے نہ کہ آزادی اور انسانی ہمدردی کو مدِنظر رکھتے ہوئے۔ اُن کو خطرہ تھا کہ چین اور روس اِن ممالک کے قدرتی وسائل پر غلبہ قائم کر لیں گے۔ ترمیز شہر میں موجود جرمنی کا فوجی اڈہ کریموف حکومت کی حفاظت کا کام کر رہا ہے۔ جب ہلری کلنٹن نے ازبکستان کا دورہ کیا تو اُس نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ’ہمیں ازبکستان پر عائد پابندیاں ختم کر دینی چاہیں کیونکہ اِس ملک میں انسانی حقوق کی صورتحال بہت بہتر ہو چکی ہے‘

اے ازبکستان کے مسلمانو!

اپنے عرب بھائیوں کی طرف دیکھو جو خوف کی دیوار کو گراتے ہوئے ظالم حکمرانوں کے سامنے کھڑے ہوئے اور اُن کی طاقت کو مفلوج کر دیا۔ اُن میں سے ایک تو ملک چھوڑ کر بھاگ گیا اور دوسرا آج جیل میں قید ہے جو ہزاروں مسلمانوں کو قید کیا کرتا تھا۔ انشاء اللہ بہت جلد تمہارے درمیان بھی ایسی ہی ایک لہر اُٹھنے والی ہے۔ اور ان کافر منافق ریاستوں کی مدد حاصل کرنے سے خبردار رہنا، یہ ریاستیں ظاہر کرتی ہیں کہ یہ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر مدد کرنا چاہتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کو مسلمانوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے جب تک اِن کے مفادات محفوظ ہیں۔

۸ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ — **حزب التحریر**
۳۱ جنوری ۲۰۱۲ — **ازبکستان**

⊗⊗⊗

بقیہ صفحہ نمبر 24 سے

شہداء کے سردار

مبعوث فرمایا ہے۔ تاوقت کہ یہ دین غالب آجائے یا میری گردن اُڑا دی جائے‘‘

وہ اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ بہترین رزق وہ ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جنت میں مومنین کے لیے عطا کر رکھا ہے۔ اور بہترین صحبت اُن لوگوں کی ہے جو اس جنت کے سب سے اُونچے درجے میں ہیں۔ وہ اس بات پر بھی ایمان رکھتا ہے کہ جن لوگوں سے وہ اس دنیا میں محبت رکھتا ہے، قیامت کے دن اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس کے درجے کو اُن لوگوں تک بلند کر دیگا تا کہ اُسے اپنے محبوب لوگوں کا ساتھ نصیب ہو۔ یہ ایمان اُس میں تحریک پیدا کرتا ہے کہ وہ زیادہ جدوجہد کرے، زیادہ قربانی دے، جنت الفردوس کی تمنا رکھے، ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی میں بہترین رزق اور بہترین صحبت حاصل کرے اور اُس کا حشر اُن لوگوں کے ساتھ ہو جن سے وہ محبت رکھتا ہے۔ انشاء اللہ۔

تو پھر آخر کیوں ایک مسلمان کے دل میں اس عارضی دنیا میں مال اور اہل وعیال کے نقصان کا خوف ہو؟ یہ ہے وہ عزم جو ہمارے گھر والوں کو بھی متاثر کرتا ہے اور پریشانی کے وقت اُنہیں مضبوط رکھتا ہے۔ یہ ہے وہ عزم جو اُس تحریک کی آنکھوں میں نظر آتا ہے اور جوش وولولے میں محسوس کیا جاتا ہے جو کفر وباطل کو مٹا ڈالنے کے لیے اُٹھی ہے۔ یہ ہے وہ عزم کہ جسے دیکھ کر داعی کے گھر والے اُسے کہتے ہیں ’’اگر تم ظالموں کے آگے کانپ گئے یا کمزور پڑے، تو تمہیں واپسی پر خیر مقدم نہیں کیا جائے گا۔ شہادت تک ثابت قدم رہنا اور ہم مل کر جنت میں خوشیاں منائیں گے‘‘

اے سیدالشہداء کے راستے پر بھاگنے کی تمنا رکھنے والو!

آؤ اس راستے پر مضبوطی سے قدم رکھیں۔ آؤ کہ ایک قدم بھی ہم کمزور مت پڑیں، نہ ہی ظالموں کے خوف کی وجہ سے اور نہ ہی اپنے پیاروں کی محبت کی وجہ سے۔ آؤ آگے بڑھیں، اُس اجر پر یقین رکھتے ہوئے جو ہم اپنے لیے اور اپنے پیاروں کے لیے اکٹھا کریں گے۔ آؤ آگے بڑھیں، اِس بات پر یقین رکھتے ہوئے کہ اُمت کی پُرعزم جدوجہد کے سامنے جابر حکمران کمزور پڑ رہے ہیں اور ختم ہو رہے ہیں۔ آؤ آگے بڑھیں، اِس دعا کے ساتھ کہ بہت جلد ہم کفر کے خاتمے اور اسلامی حکومت کے آغاز پر خوشیاں منائیں۔ ہماری زندگی سرداروں کی طرح گزرے اور ہماری موت شہداء کی طرح ہو۔ آمین۔

﴿وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُواْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ أَمْوَاتاً بَلْ أَحْيَاء عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ()فَرِحِيْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُواْ بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلاَّ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ﴾

ترجمہ: ’’جو لوگ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی راہ میں شہید کیے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھو، بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس روزیاں دیے جاتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنا فضل جو انہیں دے رکھا ہے اس سے بہت خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں ان لوگوں کی بابت جواب تک ان سے نہیں ملے اور ان کے پیچھے ہیں، اس پر کہ انہیں نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے ‘‘(آلِ عمران۔۱۶۹،۱۷۰)

⊗⊗⊗

اخوان المسلمون پارلیمنٹ میں خاموش رہی جبکہ حکومت نے اُس پر حملہ کیا۔ ’’Freedom and Justice‘‘ پارٹی نے Camp David معاہدے پر محض نظرثانی کی دھمکی دی ہے، اگر امریکہ مصر کی امداد بند کرتا ہے۔ درحقیقت یہ بہت عجیب بات ہے!

انتظامی عدالت ایک قانونی کارروائی پر غور کررہی ہے جو اخوان المسلمون کو تحلیل کرنے، اُن کی تمام سگرمیوں، بینک اکاونٹس اور فنڈز کو منجمد کرنے، اُن کی تمام دفاتر کو بند کرنے، تمام بینرز جس میں اخوان المسلمون کے ہیڈکوارٹر کا بینر بھی شامل ہے کو ہٹانے اور تمام آڈیو اور ویڈیو میڈیا میں ان کے نام استعمال کرنے پر پابندی کی صورت میں ہوگی۔ یہ اس لیے کیونکہ وہ Social Affairs کی وزارت سے لائسنس کے بغیر عوامی کاموں میں مشغول ہے، جو کہ اُن کی جانب سے NGO کے قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ Political Party Law کسی بھی سیاسی جماعت کو ایسے کام سے روکتا ہے جو مزہبی بنیادوں پر قائم ہوئی ہو۔

اِسی دوران پیپلز اسمبلی کے خارجہ امور کی کمیٹی کے چئیر مین، Dr.Essam el-Erain نے کہا کہ اگر امریکہ مصر کی امداد میں کمی کرتا ہے، جو وہ ۱۹۷۹ سے اس معاہدہ پر دستخط کرنے کے بعد سے دے رہا ہے، تو مصر یہ حق رکھتا ہے کہ صیہونی وجود کے ساتھ ہونے والے امن معاہدے پر نظر ثانی کرے۔

"Freedom and Justice" پارٹی کے چئیر مین محمد مصری نے ایک پریس بیان میں کہا ہے ’’امریکی امداد مصر اور اسرائیل کے مابین ہونے والے Camp David معاہدے کا ایک حصہ ہے، جس کا امریکہ ضامن ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ اس معاہدہ کا اصل signatory ہے‘‘۔ اُنھوں نے اپنے بیان میں کہا’’ امریکی انتظامیہ کی طرف سے امداد روکنے کی دھمکی نامناسب ہے، بصورتِ دیگر پورے معاہدہ پر نظر ثانی کی جائے گی جو ختم بھی ہوسکتا ہے‘‘۔ انہوں نے مزید کہا کہ’’ اس معاہدہ کے فریم ورک کے علاوہ امداد پر بات کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے‘‘۔

Al-Masryoon اخبار نے مصر کی تقسیم کے منصوبے اور ۱۵۰ سے زائد CIA کے کارندے جو مصر کے خلاف جاسوسی کررہے ہیں کی موجودگی کا انکشاف کیا ہے جو کہ مصر کے معاملات میں مداخلت اور امریکی سفارتخانے میں کام کررہے ہیں۔

ہم حزب التحریر ولایہ مصر، پیپلز اسمبلی میں منتخب ہونے والوں کو کہتے ہیں:’’ غفلت سے جاگو! دیکھو مصر اور اُس کے لوگوں کے لیے دشمنوں امریکہ، یہودی اور اُن کے ایجنٹوں کی طرف سے کیا منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔ لوگوں نے تمھیں اسلام کے لیے منتخب کیا جس کا تم نے نعرہ لگایا تھا۔ اسلام دشمن کے ساتھ Camp David جیسے معاہدہ کا انکار کرتا ہے جس نے مسجد اقصی اور اس کے اردگرد کی مقدس زمین پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ اسلام اس سے بھی منع کرتا ہے کہ قوم کے دشمن سے کسی قسم کی امداد نہ قبول کی جائے۔ امریکہ نے اس امداد کے بدلے میں سخت پابندیاں لگا کر پورے مصر پر اپنا اثر ورسوخ قائم کرلیا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی فرماتا ہے کہ’’ اللہ کافروں کو مومنوں پر کبھی سبقت نہیں دے گا‘‘۔

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ تم اُس امریکہ سے بھیک مانگو، جو مصر کو تقسیم اور تباہ کرنے کا منصوبہ رکھتا ہے، کہ وہ تمھیں ایک حرام شے کے وعدہ کی بناء پر ایک اور حرام شے دے؟۔ بجائے اس کے انھیں کنانہ کی زمین سے باہر نکالا جائے؟

بے شک اللہ تعالی تم سے جواب مانگے گا اُن تمام احکامات الٰہی کا جو تم پر واجب کیے گئے ہیں اور جن سے تم روگردانی کررہے ہو۔ خاص طور پر آج جب تم آواز بلند کررہے ہو اور فیصلے کررہے ہو اُن لوگوں کی طرف سے جنھوں نے تمھیں منتخب کیا ہے؟

حکومت ختم نہیں ہوئی جبکہ اس کی کچھ پہلووں کو نظر انداز کردیا گیا ہے۔ لہٰذہ، آئین اور تمام قوانین جو لوگوں پر لاگو ہیں، اُن کو لازمی طور پر ہٹا دینا چاہئے اور اُن پر اللہ کی طرف سے نازل کردہ احکامات نافذ ہونے چاہئے مکمل طور پر، نہ کہ ٹکڑوں میں۔ حکومت کی طرف سے تم پر Political Party Law نافذ کرنے کی کوشش اُن کی طرف سے انقلاب کی کوششوں کو روکنے کا ایک اور ثبوت ہے، جو بنیادی طور پر ناانصافی، اور وہ تمام چیزیں جو اُس کی پشت پر کھڑی ہیں، کے خلاف ایک ردعمل تھا۔ تو آپ کیوں اس ظالم Party Law پر خاموش کھڑے ہیں؟

’’اے ایمان والو! تم وہ کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں‘‘۔

’’اللہ کی نظر میں سب سے زیادہ مکروہ شے یہ ہے جو تم کہتے ہو کرتے نہیں‘‘۔

۲۶ ربیع الاول ۱۴۳۳	حزب التحریر
۲۰۱۲/۲/۱۸	ولایہ مصر

⊗⊗⊗

انشاءاللہ،غداروں کے دن اب گِنے جاچکے ہیں

آج 15 مارچ 2012ء کو مغرب کے بعد حکومتی غنڈوں نے حزب التحریر کے اسلام کی خاطر منعقد ایک درس پر چھاپہ مارا اور 15 سے زیادہ حاضرین کو گرفتار کر لیا۔ ان غدار حکمرانوں نے یہ گھناؤنا عمل اس وقت سرانجام دیا جب یہ حکمران نیٹو کی سپلائی لائن کو زمینی راستے سے بحال کرنے جا رہے ہیں اور فضائی راستے سے یہ سپلائی لائن پہلے ہی بحال کی جا چکی ہے۔ اور یہ اقدام ان حکمرانوں نے اس وقت اٹھایا ہے، جب حزب التحریر نے ایک شدید سیاسی مہم چلائی جس میں حزب نے پاکستانی فوج میں سے امریکہ کے خلاف آواز اٹھانے والے ہر مخلص افسر کی چھانٹی کرنے کے گھٹیا امریکی منصوبے کو بے نقاب کیا۔ حزب التحریر نے اس مہم میں ہزاروں کی تعداد میں پمفلٹ تقسیم کیے جن کا عنوان تھا: ''غدار حکمران امریکی راج کو بچانے کیلئے فوج میں سے مخلص افسران کی چھانٹی کر رہے ہیں''۔ اس مہم کے دوران پورے ملک میں درجنوں بیانات اور احتجاجی مظاہرے کیے گئے، جن میں ہزاروں لوگوں کو افواجِ پاکستان کے خلاف جاری امریکی جنگ کے بارے میں آگاہ کیا گیا کہ جس جنگ کا مقصد خلافت کے قیام کو روکنا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مدد سے حزب کی اس مہم نے عسکری اور سیاسی قیادت میں موجود غداروں کی کمر توڑ کر رکھ دی اور ان غداروں کو مسلمانوں کے سامنے کسی بھی عزت و وقار سے محروم کر دیا۔ اس سیاسی مہم نے مسلح افواج میں موجود مخلص افسران کو اس امر پر ابھارا کہ وہ ان غداروں کو گلے سے پکڑ لیں اور امت کے ہاتھوں انہیں وہ سزا دلوائیں جس کے وہ حق دار ہیں۔

امت، مسلح افواج اور ملک سے غداری کے خلاف اپنی صفائی میں کوئی بہانہ نہ ملنے پر ان غداروں نے اسلام کے اُن داعیوں پر ظلم ڈھانا شروع کر دیا ہے جو کہتے ہیں کہ ہمارا رب صرف اللہ ہے۔ ان غداروں کا حالیہ اقدام کوئی پہلا ظالمانہ قدم نہیں بلکہ پچھلے کئی سالوں سے پاکستان کے غدار حکمران حزب التحریر کے شباب کو اغوا کر رہے ہیں، انہیں تشدد کا نشانہ بناتے رہے ہیں اور انہیں دھمکا رہے ہیں۔ اپنے ان خبیث اقدامات میں پاکستان کے حکمرانوں نے ہر حد کو عبور کیا ہے، انہوں نے حزب کی خواتین کو ان کے شیر خوار بچوں سمیت گرفتار کیا، حزب کے شباب کے والدوں کو اغوا کیا، کمپنی انتظامیہ پر دباؤ ڈال کر حزب کے شباب کو نوکریوں سے بے دخل کیا، عدالت میں حزب کے شباب کی ضمانت دینے والوں کو دھمکایا اور حزب کے شباب کو لوہے کی سلاخوں اور تاروں سے اس حد تک تشدد کا نشانہ بنایا کہ ان کی کمر کے مہرے ناکارہ ہو گئے یا انکے بازو کندھوں سے نکل گئے۔ اپنی دیگر تمام غداریوں کی مانند پاکستان کے حکمران یہ اقدامات بھی اپنے آقا امریکہ کے کہنے پر اٹھا رہے ہیں۔ وہ امریکہ جو اوپر سے لے کر نیچے تک انہیں آڈر جاری کرتا ہے، ہر پالیسی ڈکٹیٹ کراتا ہے اور ہر ڈالر اپنی مرضی سے خرچ کرواتا ہے۔

اے مسلمانانِ پاکستان! غدار حکمران، خواہ وہ فوجی قیادت میں موجود ہوں یا پھر سیاسی قیادت میں، ہم میں سے نہیں اور ہم ان میں سے نہیں ہیں۔ یہ غدار پوری امت کے سامنے بے نقاب ہو چکے ہیں اور اب ان کے دن گنے جا چکے ہیں، انشاءاللہ جلد ہی انہیں ہٹایا جائے گا۔ جس طرح ایک شخص کہ جس کا خاتمہ نزدیک ہو بے چینی اور اضطراب میں ہاتھ پاؤں مارتا ہے، یہ غدار حکمران بھی ہر اس شخص کے پیچھے لپکتے ہیں جو ان کے آقا امریکہ کے منصوبوں کو ناکام بنانے کے لیے کوشش کر رہا ہے۔ یہ غدار حکمران اللہ کی اس شدید وارننگ سے غافل ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے اس حدیثِ قدسی میں بیان کی ہے: ((قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ قال من عادی لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب)) ''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ جس نے میرے دوست سے دشمنی کی، میں اس کے خلاف جنگ کا اعلان کرتا ہوں'' (بخاری)۔

اے مسلمانانِ پاکستان! ایسے حکومتی اقدامات مومنین کے عزم اور کوششوں میں مزید اضافہ ہی کرتے ہیں اور اللہ کے وعدے اور مدد و نصرت پر ان کا ایمان مزید بڑھ جاتا ہے۔ اللہ کے اذن سے حزب التحریر کے شباب اسی طرح کھڑے رہیں گے جس طرح وہ گذشتہ کئی دہائیوں سے اسلامی دنیا کے جابر حکمرانوں کے سامنے ثابت قدمی سے کھڑے ہیں۔ اور وہ صبر و استقامت کے ساتھ اللہ الحی و القیوم کی بندگی کی طرف بلاتے رہیں گے، اور وہ اپنی اِس کوشش میں اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈریں گے، یہاں تک کہ اللہ اپنا وعدہ پورا کر دے۔ ﴿رَبِّ انْصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ﴾ ''اے میرے رب، مجھے شریر لوگوں پر فتح عطا فرما'' (العنکبوت:30)

اے مسلح افواج میں موجود مخلص افسران! حزب التحریر کے شباب اللہ کے ساتھ اپنے کیے ہوئے وعدے کو پورا کر رہے ہیں۔ اب آپ کی باری ہے کہ آپ اپنا وعدہ پورا کریں۔ یہی وہ وقت ہے اے بھائیو کہ آپ خلافت کے قیام کے لیے حزب التحریر کو نصرۃ دیں، جو مومنین کے دلوں کو راحت دے گی اور انہیں ظالموں پر غالب کرے گی اور اُس دن غدار ظالم حسرت زدہ ہو جائیں گے۔

﴿وَ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ﴾ ''اور ظالم جلد ہی جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ گرنے والے ہیں'' (الشعراء: 227)

15 مارچ 2012ء — حزب التحریر

22 ربیع الثانی 1433ھ — ولایہ پاکستان

⊗⊗⊗

حزب التحریر کے ملک بھر میں پبلک مقامات پر بیانات اور مظاہرے

غدار حکمران امریکی راج کو بچانے کے لیے فوج سے مخلص افسروں کی چھانٹی کر رہے ہیں

حزب التحریر نے کراچی، لاہور، راولپنڈی اسلام آباد اور پشاور میں سیکڑوں کی تعداد میں مظاہرے کیے جن میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ مظاہرے ملک سے امریکی راج کے خاتمے، غدار حکمرانوں سے نجات اور حقیقی تبدیلی خلافت کے قیام کے لیے کئے گئے۔ مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے اراکین حزب التحریر نے کہا کہ زرداری، گیلانی، کیانی اور پاشا نے بھی مشرف کی امریکہ نواز، اسلام و ملک دشمن پالیسیوں کو جاری رکھا ہے۔ ان غدار حکمرانوں نے ملک کی سرزمین، فضائیں، فوجی اڈے اور انٹیلی جنس ادارے امریکہ کے حوالے کر رکھے ہیں اور جب فوج یا امت سے ان کی غداریوں کے خلاف آواز بلند کی جاتی ہے تو اغوا، ٹارچر اور کورٹ مارشل سمیت تمام انتقامی کروائیاں کی جاتی ہیں۔ چاہے عافیہ صدیقی کا معاملہ ہو یا ریمنڈ ڈیوس کا، سلالہ چیک پوسٹ پر حملہ ہو یا قبائلی علاقوں پر ڈرون حملوں میں ہزاروں شہریوں کی شہادت، ان غدار حکمرانوں نے ہمیشہ اپنی امت کے خلاف امریکہ



کراچی میں حزب التحریر کی طرف سے پبلک بیان دیا جارہا ہے



اسلام آباد میں حزب التحریر کے ممبران لوگوں کے درمیان بیان دے رہے ہیں

کا ساتھ دیا ہے۔ مقررین نے کہا کہ اب ان غدار حکمرانوں نے افواج پاکستان میں موجود مخلص افسران کو انتقام کا نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے تا کہ پاکستان میں امریکی راج کے خلاف موجود ایک انتہائی مضبوط آواز کو ہر صورت خاموش کر دیا جائے۔ انھوں نے کہا کہ امریکہ کیانی اور پاشا کے ذریعے بریگیڈیر علی اور اس جیسے بے شمار مخلص افسران کو بغاوت کا الزام لگا کر خاموش کروانا چاہتا ہے جبکہ دوسری طرف وہ اللہ، رسول ﷺ اور امت سے غداری کرنے والے کیانی اور پاشا کی مدت ملازمت میں توسیع دلواتا ہے۔ مقررین نے کہا کہ حقیقی تبدیلی جمہوریت اور اس کے پروردہ سیاستدانوں کے ذریعے نہیں آئے گی کیونکہ یہ لامحالہ اس کفریہ نظام ہی کو مضبوط کرتے ہیں۔ مقررین نے کہا کہ صرف خلافت کے قیام کے ذریعے ہی حقیقی تبدیلی ممکن ہے جو پاکستان سے امریکی راج کا خاتمہ کرے گی، امریکی افواج اور انٹیلی جنس اداروں کو ملک بدر کرے گی، امریکی سفارت خانوں کو بند کرے گی اور خطے سے امریکی افواج کو بھگانے کے لیے افواج کو حرکت میں لائے گی، ڈرون طیاروں کو مار گرائے گی اور زرداری اور کیانی جیسے غداروں کو ان کے منطقی انجام تک پہنچائے گی۔ انھوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ افواج پاکستان کے مخلص افسران سے پاک کرنے کی اس ناپاک سازش پر ان غدار حکمرانوں کے خلاف بھرپور احتجاج کریں اور افواج پاکستان میں موجود مخلص افسران سے مطالبہ کیا کہ وہ فی الفور خلافت کے قیام کے لیے حزب التحریر کو مدد و نصرۃ فراہم کریں۔

⊗⊗⊗



لاہور میں مکہ کالونی بازار میں حزب التحریر کی طرف سے پبلک بیان دیا جا رہا ہے



لاہور پریس کلب کے باہر حزب التحریر کے اراکین کی گرفتاری کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا جا رہا ہے

حزب التحریر پر پابندی کی وجہ : خلافت کے قیام کی دعوت

حزب التحریر پر غیر قانونی، فاسد، اور غیر اسلامی پابندی

نومبر 2003ء میں اپنے آقا امریکہ کے ایماء پر، جنرل مشرف نے حزب التحریر کو کالعدم قرار دے دیا، جو کہ دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سیاسی جماعت ہے اور خلافت کے قیام کے لیے پرامن طریقے سے جدوجہد کر رہی ہے۔

اس غیر قانونی بندش کے بعد کراچی کی انسدادِ دہشت گردی کی عدالت نے اِس پابندی کو فاسد قرار دے دیا، کیونکہ حکومت نے حزب کو کالعدم قرار دیے جانے کی کوئی وجہ نہیں دی۔ حکومت کے پاس اس معاملے پر سچائی کا ایک لفظ بھی کہنے کو نہیں ہے اور وہ اس کیس کو تاخیری حربوں کے ذریعے پچھلے چھ سال سے لٹکائے ہوئے ہے، حالانکہ اس کیس کا فیصلہ چھ پیشیوں میں ہو سکتا ہے۔

اس پابندی کے نتیجے میں حزب التحریر کے سیاسی ورکرز کو آٹھ طویل سالوں میں سینکڑوں گرفتاریوں، اور کئی دفعہ اغواء اور تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

حزب التحریر پر پابندی لگانے کی وجہ

مغربی استعماری ممالک کے منصوبوں اور پاکستان کی سیاسی اور عسکری قیادت میں موجود غداروں کی طرف سے ان منصوبوں کے من وعن نفاذ کو امت کے سامنے بے نقاب کرنا۔

ظلم اور استحصال پر مبنی سرمایہ دارانہ نظام کا خاتمہ اور اسلامی نظامِ حیات کے نفاذ کا مطالبہ کرنا۔

خلافت کے نفاذ کے لیے آواز بلند کرنا جو اسلامی نظام اور پالیسیاں نافذ کرے گی۔ یہ نظام اور پالیسیاں زندگی کے تمام شعبہ جات؛ حکومت، عدلیہ، خارجہ پالیسی، تعلیم، معیشت، معاشرتی نظام اور میڈیا پالیسی وغیرہ پر محیط ہونگیں۔

مسلمانوں کی ، ایک ریاست کے طور پر وحدت، یعنی خلافت کے لیے پکارنا۔

مسلمان افواج سے مطالبہ کرنا کہ وہ فلسطین، کشمیر، عراق، افغانستان کے ساتھ ساتھ ان جیسی باقی مقبوضہ سرزمینوں کو بھی آزاد کرائیں۔

حزب التحریر کے متعلق چند باتیں

حزب التحریر ایک سیاسی جماعت ہے جس کا مبدا (ideology) اسلام ہے، جو کہ پوری دنیا میں پرامن طریقے سے حکمرانوں کا احتساب کرنے کے ساتھ ساتھ استعماری کفار کی سازشوں کو امت کے سامنے بے نقاب کر رہی ہے، اور ساتھ ہی ساتھ خلافت کو بطورِ 'حقیقی متبادل' امت کے سامنے رکھ رہی ہے۔

خلافت کے قیام کے اس اسلامی منہج (طریقہ کار) میں حزب التحریر عسکری جدوجہد کو شریعت کی رو سے حرام سمجھتی ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اسلامی ریاست کے قیام کے لیے تشدد کا راستہ نہیں اپنایا۔

حزب، اسلامی طرزِ حیات کے از سرِ نو احیاء کے لیے کام کر رہی ہے تا کہ اسلام کو، خلافت کے قیام کے ذریعے، تمام عالم تک لے جایا جا سکے۔

اے پاکستان کے مسلمانو!

ہم آپ سے، اور خاص طور پر اُن سے جو عدلیہ، وکلاء برادری، انسانی حقوق کی تنظیموں اور صحافت سے تعلق رکھتے ہیں، یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ حزب التحریر پر اس فاسد، ناجائز اور غیر اسلامی پابندی کے خلاف اپنی آواز بلند کریں۔ آپ اُن لوگوں کے حق میں آواز بلند کریں جو اسلام کے احیاء کے لیے کام کر رہے ہیں اور اس ظالمانہ نظام کو ہٹانے اور اس کی جگہ خلافتِ راشدہ کا نظام قائم کرنے کے لئے منہجِ نبویؐ کے عین مطابق کام کر رہے ہیں۔

(ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ۔)

... پھر ظلم کا دور ہوگا، اور وہ رہے گا جب تک اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ چاہیں گے۔ پھر جب اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ چاہیں گے اُسے اٹھا لیں گے۔ پھر نبوت کی طرز پر خلافت کا دور آئے گا۔ (مسند احمد)

مارچ 2012ء
ربیع الثانی 1433ھ

حزب التحریر
ولایہ پاکستان